قیامت آنے کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

پیشگوئیاں

علاماتِ قیامت

عالم فقری



قیامت آنے کے بارے میں
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئیاں

علامات قیامت

عالم فقری

ادارہ پیغام القرآن
40- اردو بازار لاہور

اللہ تعالیٰ ہمارا مالک اور رزاق ہے

نام کتاب ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ علامات قیامت
مصنف ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عالم فقری
اشاعت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۰۰۵ء
تعداد ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۱۰۰
زیر اہتمام ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ محسن فقری
منتظم ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حسیب فقری
معاون ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جاوید فقری
پریس ۔۔۔۔۔۔۔۔ اشتیاق احمد مشتاق پرنٹرز لاہور
قیمت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 150 روپے

ملنے کا پتہ

شبیر برادرز اردو بازار لاہور

فہرست

علاماتِ قیامت

قیامت اس دنیا کے خاتمے کا نام ہے۔ قیامت ایک مقررہ دن ہے جس روز یہ دنیا ختم ہوجائے گی۔ قیامت ہر حال میں آ کے رہے گی۔ اس کا وعدہ برحق ہے۔ قیامت یوم معلوم ہے جسے اللہ نے اس جہان کو ختم کرنے کیلئے مقرر کررکھا ہے۔ قیامت کو یوم آخر بھی کہا جاتا ہے۔ قیامت اعمال کی جزا وسزا کا دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ اچھے اور برے اعمال کا فیصلہ فرمائے گا۔ قیامت اچانک آئے گی۔ قیامت ایک شدید آواز ہے جو آہستہ آہستہ سنائی دے گی۔ پھر تیز ہوتی جائے گی۔ اس کی شدت اس قدر تیز ہوجائے گی کہ تمام جاندار مر جائیں گے، زمین اور آسمان پھٹ جائیں گے، پہاڑ ریزہ ریزہ ہوکر ختم ہوجائیں گے، چاند، سورج اور ستارے بے نور ہوجائیں گے الغرض ساری کائنات ایک مرتبہ تباہ ہوجائے گی۔

قیامت برپا ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ پھر لوگوں کو از سرنو زندہ کرے گا۔ قیامت سے پہلے مرے ہوئے لوگ بھی اپنی قبروں سے زندہ ہوکر ایک میدان میں جمع ہوں گے۔ قیامت کا دن پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ لوگوں کی اچھائیوں اور برائیوں کا فیصلہ فرمائے گا۔ اچھے لوگوں کو جنت میں داخل کرنے کا حکم ہوگا اور برے لوگوں کو جہنم میں سزا دی جائے گی۔

قیامت آنے سے پہلے کچھ علامات ظاہر ہوں گی۔ یہ علامات دو طرح کی

ہیں یعنی چھوٹی اور بڑی جو علامات قیامت آنے سے بہت پہلے ظاہر ہونا شروع ہوں گی۔ انہیں علامات صغریٰ کہا جاتا ہے جو علامات بالکل قیامت کے قریب ظاہر ہوں گی انہیں علامات کبریٰ کہا جاتا ہے۔ ان دونوں طرح کی علامات کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی احادیث ہیں جن میں ان علامتوں کی خبر دے کر وضاحت فرمائی گئی ہے جو حسب ذیل ہے۔

۱ - قیامت قریب ہے

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی آخرالزماں بنا کر بھیجا اور آپ پر سلسلہ نبوت منتہیٰ ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کے زمانۂ نبوت کے بعد قیامت ہی آئے گی۔ اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ نبوت میں قیامت قریب ہے۔ خواہ کتنا عرصہ گزر جائے۔ قیامت نے بہرحال آ کے ہی رہنا ہے۔ اس بات کی خبر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشادات میں واضح طور پر یوں دی ہے کہ جس طرح دو انگلیاں بالکل ایک دوسرے کے قریب ہوتی ہیں اسی طرح قیامت آپ کے زمانے میں قریب ہے۔ چند احادیث مندرجہ ذیل ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَیْنِ وَجَمَعَ بَیْنَ اَصْبَعَیْهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں اور قیامت اس طرح ساتھ ساتھ بھیجے گئے ہیں اور آپ نے دو انگلیوں کو اکٹھا کر کے دکھایا۔

(ابن ماجہ دوم کتاب الفتن باب الشراط الساعہ ۱۸۳۹)

عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادِ الْفِهْرِیُّ رَوَاهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ اَنَا فِیْ نَفْسِ السَّاعَةِ فَسَبَقْتُهَا كَمَا سَبَقَتْ هٰذِهٖ هٰذِهٖ لِاَصْبَعَیْهِ السَّبَابَةِ وَالْوُسْطٰی.

مستور بن شداد فہری سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں قیامت کے بالکل قریب بھیجا گیا ہوں۔ مجھے قیامت سے صرف اس قدر سبقت حاصل ہے جس قدر اس انگلی یعنی درمیانی انگلی کو انگشت شہادت پر حاصل ہے۔ (ترمذی دوم کتاب الفتن حدیث ۹۲)

سَهْلاً یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُشِیْرُ بِاصْبَعِهِ الَّتِیْ تَلِی الْاِبْهَامَ وَالْوُسْطٰی وَهُوَ یَقُوْلُ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ هٰكَذَا.

حضرت سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے انگوٹھے کے قریب والی انگلی اور درمیانی انگلی سے اشارہ کر کے فرما رہے تھے۔ مجھے اور قیامت کو اس طرح مبعوث کیا گیا ہے۔

(مسلم کتاب الفتن باب قرب الساعۃ ۷۲۷۱)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَیْنِ قَالَ وَضَمَّ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰی.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اور قیامت کو اس طرح مبعوث کیا گیا ہے۔ آپ نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کو ملایا۔ (مسلم کتاب الفتن باب قرب الساعۃ ۷۲۷۷)

وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ حَوَالَةَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِنَغْنَمَ عَلٰی اَقْدَامِنَا فَرَجَعْنَا فَلَمْ نَغْنَمْ شَیْئًا وَعَرَفَ الْجَهْدَ فِیْ وُجُوْهِنَا فَقَامَ فِیْنَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَا تَكِلْهُمْ اِلَیَّ فَاَضْعُفَ عَنْهُمْ وَلَا

تَكِلْهُمْ اِلٰی اَنْفُسِهِمْ فَیَعْجِزُوْا عَنْهَا وَلَا تَكِلْهِمْ اِلَی النَّاسِ فَیَسْتَاثِرُوْا عَلَیْهِمْ ثُمَّ وَضَعَ یَدَهٗ عَلٰی رَاْسِیْ ثُمَّ قَالَ یَا ابْنَ حَوَالَةَ اِذَا رَاَیْتَ الْخِلَافَةَ قَدْ نَزَلَتِ الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ فَقَدْ دَنَتِ الزَّلَازِلُ وَالْبَلَابِلُ وَالْاُمُوْرُالْعِظَامُ وَلسَّاعَةُ یَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنَ النَّاسِ مِنْ یَدِیْ هٰذِهٖ اِلٰی رَاْسِکَ.

حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جہاد کیلئے پیدل روانہ فرمایا۔ ہم غنیمت کے بغیر واپس لوٹے۔ حضور نے ہمارے چہروں پر مشقت کے آثار ملاحظہ کئے تو ہمارے درمیان کھڑے ہوکر دعا کی۔ اے اللہ! انہیں میرے سپرد نہ کرنا کہ میں کمزور رہ جاؤں۔ انہیں ان کی جانوں کے سپرد بھی نہ کرنا کہ وہ دوسروں کو ان پر ترجیح دیں۔ پھر دست مبارک میرے سر پر رکھ کر فرمایا۔ اے ابن حوالہ! جب تم دیکھو کہ خلافت ارض مقدس میں اتر آئی ہے تو سمجھنا کہ زلزلے' رنج وغم اور عظیم امور نزدیک آ گئے۔ اس روز قیامت لوگوں سے اتنی نزدیک ہوگی جتنا میرا ہاتھ تمہارے سر سے۔ (مشکوٰۃ کتاب الفتن حدیث ۵۲۱۳ بحوالہ ابوداؤد)

۲ - قیامت تک کے واقعات کی خبر

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گاہے بگاہے ایسی باتیں بتا دیا کرتے تھے جن کا تعلق قیامت تک ہونے والے واقعات سے ہے۔ ایک مرتبہ آپ نے عصر کی نماز پڑھانے کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے ایک خطبہ ارشاد فرمایا جس میں قیامت تک ہونے والے واقعات کی خبر صحابہ کو دی۔ اس خطبے کا متن حسب ذیل ہے۔

عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِىِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا صَلَاةَ الْعَصْرِ بِنَهَارٍ ثُمَّ قَامَ خَطِيْبًا فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا يَّكُوْنُ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا اَخْبَرَنَا بِهٖ حَفِظَهٗ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ فَكَانَ فِيْمَا قَالَ اِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ" حُلْوَةٌ" وَاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَنَاظِرٌ" كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ اَلَا وَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَآءَ وَكَانَ فِيْمَا قَالَ اِلَا لَا تَمْنَعَنَّ رَجُلاً هَيْبَةُ النَّاسِ اَنْ يَّقُوْلَ بِحَقٍّ اِذَا عَلِمَهٗ قَالَ فَبَكٰى اَبُوْ سَعِيْدٍ فَقَالَ قَدْ وَاللّٰهِ رَاَيْنَا اَشْيَاءَ فَهِبْنَا وَكَانَ فِيْمَا قَالَ اَلَا اِنَّهٗ يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ" يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهٖ وَلَا غَدْرَةَ اَعْظَمُ مِنْ غَدْرَةِ اِمَامِ عَامَّةٍ يُرْكَزُ لِوَاءُهٗ عِنْدَ اِسْتِهٖ وَكَانَ فِيْمَا حَفِظْنَا يَوْمَئِذٍ اِلَّا اَنْ بَنِىْ اٰدَمَ خُلِقُوْا عَلٰى طَبَقَاتٍ شَتّٰى فَمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيٰى مُؤْمِنًا وَيَمُوْتُ مُؤْمِنًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ كَافِرًا وَيَحْيٰى كَافِرًا وَيَمُوْتُ كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيٰى مُؤْمِنًا وَيَمُوْتُ كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ كَافِرًا وَّيَحْيٰى كَافِرًا وَّيَمُوْتُ مُؤْمِنًا اَلَا وَاِنَّ مِنْهُمُ الْبَطِىْءَ الْغَضَبِ سَرِيْعَ الْفَىْءِ وَمِنْهُمْ سَرِيْعُ الْغَضَبِ سَرِيْعُ الْفَىْءِ فَتِلْكَ بِتِلْكَ اَلَا وَاِنَّ مِنْهُمْ سَرِيْعَ الْغَضَبِ بَطِىْءُ الْفَىْءِ اَلَا وَخَيْرُهُمْ بَطِىْءُ الْغَضَبِ سَرِيْعُ الْفَىْءِ وَشَرُّهُمْ سَرِيْعُ الْغَضَبِ بَطِىْءُ الْفَىْءِ اَلَا وَاِنَّ مِنْهُمْ حَسَنَ الْقَضَاءِ حَسَنَ الطَّلَبِ وَمِنْهُمْ سَيِّئُ الْقَضَاءِ حَسَنُ الطَّلَبِ وَمِنْهُمْ حَسَنُ الْقَضَاءِ سَيِّئُ الطَّلَبِ اَلَا وَاِنَّ مِنْهُمُ السَّيِّئُ الْقَضَاءِ السَّيِّئُ الطَّلَبِ اَلَا وَخَيْرُهُمُ الْحَسَنُ الْقَضَاءِ الْحَسَنُ الطَّلَبِ اَلَا وَشَرُّهُمْ

سَيِّیءُ الْقَضَاءِ سَيِّیءُ الطَّلَبِ اَلاَ وَاِنَّ الْغَضَبَ حَمْرَةٌ" فِيْ قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ مَارَأَيْتُمْ اَبِیْ حَمْرَةَ عَيْنَه وَانْتِفَاحِ اَوْدَاجَهُ فَمَنْ اَحْسَنَ بِشَیْءٍ مِّنْ ذٰلِکَ فَلْيَلْعَقُ بِالْاَرْضِ قَالَ وَجَعَلْنَا نَلْتَفِتُ اِلَى الشَّمْسِ هَلْ بَقِیَ مِنْهَا شَیْءٌ" فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلاَ اَنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا فِيْمَا مَضٰى مِنْهَا اَلاَ كَمَا بَقِیَ مِنْ يَّوْمِكُمْ هٰذَا فِيْمَا مَضٰى مِنْهُ.

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ۔ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی پھر خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور قیامت تک ہونے والے تمام واقعات کی ہمیں خبر دی۔ یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھلا دیا جس نے بھلا دیا۔ آپ نے جو کچھ ارشاد فرمایا۔ اس میں سے یہ بات بھی ہے۔ ''بیشک دنیا سرسبز اور میٹھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں تمہیں اپنا خلیفہ بنایا۔ پس وہ دیکھتا ہے کہ تم کیا عمل کرتے ہو۔ خبر دار ! دنیا اور عورتوں سے بچو۔'' یہ بھی ارشاد فرمایا۔ ''خبردار ! کسی شخص کو لوگوں کا ڈر' حق بات کہنے سے نہ روکے جبکہ اس کو اس کا حق ہونا معلوم ہو۔ یہ کہہ کر ابوسعید رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا ''واللہ ! ہم نے کئی ایسی باتیں دیکھیں لیکن (حق کہنے سے) ڈر گئے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا ''خبردار ! ہر غدار کیلئے قیامت کے دن اس کی بے وفائی کی مقدار پر جھنڈا ہوگا اور کوئی بے وفائی امام (حاکم) کی عام بے وفائی سے بڑھ کر نہیں' اس کا جھنڈا اس کی مقعد کے پاس گاڑا جائے گا۔'' اس دن جو کچھ ہم نے یاد رکھا۔ اس میں سے یہ بھی تھا ''سن لو! اولاد آدم' مختلف طبقات پر پیدا کی گئی۔ بعض مومن پیدا ہوئے۔ حالت ایمان پر زندہ رہے اور مومن ہی مریں گے۔ بعض کافر پیدا ہوئے۔ حالت کفر پر زندہ رہے اور کافر ہی مریں گے جبکہ بعض مومن پیدا ہوئے۔ مومنانہ زندگی

گزاری اور حالت کفر پر رخصت ہوئے اور بعض کافر پیدا ہوئے۔ کافر زندہ رہے اور مومن ہو کر مریں گے بعض وہ ہیں جن کو دیر سے غصہ آتا ہے۔ جلدی ختم ہو جاتا ہے اور بعض کو جلدی غصہ آتا ہے۔ جلدی ختم ہوتا ہے تو یہ اس کا بدلہ ہے سن لو! ان میں سے بعض کو جلدی غصہ آتا ہے۔ دیر سے اترتا ہے سن لو! ان میں سے بہتر وہ ہیں جن کو دیر سے غصہ آئے اور جلدی ختم ہو جائے اور برے وہ ہیں جن کو جلدی غصہ آئے دیر سے زائل ہو۔ خبردار! بعض لوگوں کا لین دین اچھا ہے۔ بعض مانگتے تو اچھی طرح ہیں لیکن ادائیگی میں اچھے نہیں' بعض ادا کرنے میں اچھے ہیں لیکن مانگنے میں اچھے نہیں' بعض ادا کرنے میں اچھے ہیں لیکن مانگنے میں اچھے نہیں۔ یہ اس کا بدل ہے' آگاہ رہو! بعض لوگ لینے اور دینے (دونوں) میں برے ہیں۔ سن لو! جن کا لین دین اچھا ہے وہ بہتر انسان ہیں اور جن کا لین دین اچھا نہیں وہ برے لوگ ہیں۔ سن لو! غصہ انسان کے دل کی ایک چنگاری ہے۔ کیا تم نے اس کی آنکھوں کی سرخی اور گردن کی پھولی ہوئی رگوں کو نہیں دیکھا پس جسے غصہ آئے اسے زمین پر لیٹ جانا چاہئے۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم سورج کی طرف دیکھنے لگے کہ آیا کچھ باقی رہ گیا ہے (یا غروب ہو گیا ہے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سن لو دنیا کا باقی ماندہ' گزرے ہوئے وقت کے مقابلے میں اتنا ہی ہے جتنا اس دن کا باقی حصہ گزرے ہوئے حصے کے مقابلے میں ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ (ترمذی دوم کتاب الفتن ۶۸)

۴۔ عنقریب فتنے ظاہر ہوں گے

جوں جوں قیامت قریب آئے گی۔ فتنے کثرت سے ظاہر ہوں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس بات کی خبر دی ہے کہ عنقریب

فتنے پیدا ہوں گے یعنی مسلمانوں میں باہمی افتراق و انتشار اور جنگ وجدال' آپس میں محاذ آرائی اور خونریزی کے حادثات پیش آئیں گے۔ ایسے حالات میں مسلمانوں کو چاہیے کہ خود کو بچائیں۔ اس پیش گوئی کے الفاظ حسب ذیل ہیں۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّھَا سَتَکُوْنُ فِتَن" اَلاَ ثُمَّ تَکُوْنُ فِتَن" اَلاَ ثُمَّ تَکُوْنُ فِتَن" اَلْقَاعِدُ فِیْھَا خَیْر" مِّنَ الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ فِیْھَا خَیْر" مِّنَ السَّاعِیْ اِلَیْھَا اَلاَ فَاِذَا وَقَعَتْ فَمَنْ کَانَ لَہٗ اِبِل" فَلْیَلْحَقْ بِاِبِلِہٖ وَمَنْ کَانَ لَہٗ غَنَم" فَلْیَلْحَقْ بِغَنَمِہٖ وَمَنْ کَانَتْ لَہٗ اَرْض" فَلْیَلْحَق" بِاَرْضِہٖ فَقَالَ رَجُل" یَارَسُوْلُ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ مَنْ لَّمْ تَکُنْ لَّہٗ اِبِل" وَلاَ غَنَم" وَلاَ اَرْض" قَالَ یَعْمِدُ اِلٰی سَیْفِہٖ فَیَدُقُّ عَلٰی حَدِّہٖ بِحَجَرٍ ثُمَّ لِیَنْجُ اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ اَللّٰھُمَّ ھَلْ بَلَّغْتُ ثَلٰثًا فَقَالَ رَجُل" یَا رَسُوْلُ اللّٰہِ اَرَاَیْتُ اِنْ اُکْرِھْتُ حَتّٰی یُنْطَلَقَ بِیْ اِلٰی اَحَدِ الصَّفَّیْنِ فَضَرَ بَنِیْ رَجُل" بِسَیْفِہٖ اَوْیَجِیءُ سَھْم" فَیَقْتُلُنِیْ قَالَ یَبُوْءُ بِاِثْمِہٖ وَاِثْمِکَ وَیَکُوْنُ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ.

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عنقریب فتنے ظاہر ہونگے خبردار پھر فتنے ظاہر ہونگے' خبردار پھر فتنے ظاہر ہونگے' بیٹھنے والا ان میں چلنے والے کی نسبت بہتر ہوگا۔ ان میں چلنے والا ان میں بھاگنے والے سے اچھا ہوگا۔ خبردار رہو جب یہ فتنے قائم ہوجائیں جو اونٹ رکھتا ہو وہ اونٹوں میں مصروف یعنی ان کی دیکھ بھال کر کے فتنوں سے روپوش ہوجائے ہوجائے جو بکریاں رکھتا ہو وہ بکریوں کی دیکھ بھال میں مصروف ہوجائے اور جس کے پاس اونٹ' بکریاں' زمین کچھ نہ ہو۔ آپ نے فرمایا وہ اپنی تلوار' ہتھیار کو پتھر پر

مار کر توڑ دے اور ممکن ہو تو دوڑ کر بچ جائے۔ اس کے بعد آپ نے تین بار فرمایا۔ اے اللہ! میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا؟ ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ! اگر میری ناپسندیدگی کے باوجود دونوں گروہوں میں سے ایک لے جائے حتیٰ کہ ان کے ساتھ کوئی شخص مجھ پر تلوار چلائے یا مجھے تیر لگ جائے اور میں مر جاؤں؟ آپ نے فرمایا وہ شخص تمہارے اور اپنے گناہوں کو اپنے سر پر لیکر لوٹ گیا اور دوزخیوں میں سے ہوگیا۔ (مسلم کتاب الفتن والشراط الساعۃ ۱۲۲۲ء)

اس حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ ان فتنوں میں سے ایک بہت بڑا فتنہ یعنی مسلمانوں کی باہمی محاذ آرائی اور خونریزی کا حادثہ پیش آئے گا' اس فتنہ میں بیٹھا ہوا شخص چلنے والے شخص سے بہتر ہوگا اور چلنے والا شخص اس فتنہ کی طرف دوڑنے والے شخص سے بہتر ہوگا۔ پس آگاہ رہو! جب وہ فتنہ پیش آئے تو جس شخص کے پاس جنگل میں اونٹ ہوں وہ اپنے اونٹوں کے پاس جنگل میں چلا جائے جس شخص کے پاس بکریاں ہوں' وہ بکریوں کے پاس چلا جائے اور جس شخص کے پاس اس فتنہ کی جگہ سے کہیں دور کوئی زمین و مکان وغیرہ ہو وہ اپنی اس زمین پر یا اس مکان میں چلا جائے۔" حاصل یہ کہ جس جگہ وہ فتنہ ظاہر ہو وہاں نہ ٹھہرے بلکہ اس جگہ کو چھوڑ کر کہیں دور چلا جائے اور گوشہ عافیت پکڑ لے یا اس فتنہ سے غیر متوجہ ہوکر اپنے کاروبار میں مشغول و منہمک ہوجائے۔

ایک شخص نے یہ سن کر عرض کیا کہ یارسول اللہ! مجھے یہ بتایئے کہ اگر کسی شخص کے پاس نہ اونٹ اور نہ بکریاں ہوں اور نہ کسی دوسری جگہ کوئی زمین و مکان وغیرہ ہو کہ جہاں وہ جاکر گوشہ عافیت اختیار کرے اور اس فتنہ کی جگہ سے دور رہ سکے تو اس کو کیا کرنا چاہئے؟ حضور نے فرمایا "اس کو چاہئے کہ وہ اپنی تلوار کی طرف متوجہ ہو اور اس کو پتھر پر مار کر توڑ ڈالے۔" یعنی اس کے پاس جو بھی

آلات حرب اور ہتھیار ہوں ان کو بے کار اور نا قابل استعمال بنادے تا کہ اس کے دل میں جنگ و پیکار کا خیال ہی پیدا نہ ہو اور وہ مسلمانوں کے باہمی جنگ و جدال کے اس فتنہ میں شریک ہی نہ ہو سکے۔ یہ حکم اس لئے ہے کہ جس لڑائی میں دونوں طرف سے مسلمان برسرِ پیکار ہوں اور ایک دوسرے کی خونریزی کر رہے ہوں' اس میں شریک نہیں ہونا چاہئے اور پھر اس شخص کو چاہئے کہ اگر وہ فتنہ کی جگہ سے بھاگ سکے تو جلد نکل بھاگے تا کہ وہ اس فتنہ کے اثرات سے محفوظ رہ سکے۔ اس کے بعد آپ نے یہ فرمایا۔ اے اللہ! میں نے تیرے احکام تیرے بندوں کو پہنچا دیئے۔ یہ الفاظ آپؐ نے تین بار فرمائے۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! مجھے یہ بتایئے کہ اگر مجھے مجبور کر کے یعنی زور و زبردستی سے لڑنے والے دونوں فریق میں سے کسی ایک فریق کی صف میں لے جایا جائے اور وہاں میں کسی شخص کی تلوار سے مارا جاؤں یا کسی کا تیر آ کر مجھ کو لگے جو مجھے موت کی آغوش میں پہنچا دے تو اس صورت میں قاتل اور مقتول کا کیا حکم ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا۔ ''تمہارا وہ قاتل اپنے اور تمہارے گناہ کے ساتھ لوٹے گا اور دوزخیوں میں شمار ہوگا۔''

۴ - دلوں پر فتنوں کے اترنے کی پیش گوئی

فتنوں سے مراد آفات اور ایسے باطل افکار جن سے انسان دین سے گمراہ ہو کر قتل و غارت اور فساد میں پھنس جائے گا۔ قیامت کے نزدیک لوگوں کے دلوں میں ایسی سوچیں پیدا ہوں گی جو انسان کو راہ حق سے ہٹا دیں گی۔ اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے نزدیک دلوں پر فتنے اترنے کی پیش گوئی کی ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوْبِ كَالْحَصِيْرِ عُوْدًا عُوْدًا فَاَىُّ قَلْبٍ اُشْرِبَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَاَىُّ قَلْبٍ اَنْكَرَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ بَيْضَآءُ حَتّٰى تَصِيْرَ عَلٰى قَلْبَيْنِ اَبْيَضَ مِثْلَ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَالْاٰخَرُ اَسْوَدَ مُرْبَادًّا كَالْكُوْزِ مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوْفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا اِلَّا مَا اُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ

حضرت حذیفہؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ دلوں پر فتنے اس طرح اتارے جاتے ہیں جس طرح چٹائی پر تنکے۔ جو دل انکی طرف رغبت کرے تو اس پر سیاہ دھبہ لگادیا جاتا ہے، اور جو دل ان سے نفرت کرے اس میں سفید دھبّہ لگادیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ دل دو اقسام کے ہوجائیں گے۔ ایک سنگ مرمر کی طرح سفید کہ جس کو آسمانوں اور زمینوں کے باقی رہنے تک کوئی فتنہ نقصان نہیں دے گا اور دوسرا کالا تارکول کی طرح کا الٹے کوزے کی مثل نہ تو صالح اعمال کو پہچان سکے اور نہ بدافعال سے نفرت کرے ایسے دل کو اپنی نفسیاتی خواہشات سے محبت ہوگی۔

(مسلم، مشکوٰۃ سوم کتاب الفتن ۵۱۴۵)

اس حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ فتنے لوگوں کے دلوں میں اس طرح پیدا ہوں گے جس طرح چٹائی کے تنکے ہوتے ہیں یعنی جس طرح چٹائی میں تنکے ایک کے پیچھے ایک لگائے جاتے ہیں۔ اسی طرح سے دلوں پر ایک کے بعد ایک فتنے ڈالے جائیں گے۔ پس جو دل ان فتنوں کو قبول کرے گا اس میں سیاہ **نقطہ** ڈال دیا جائے گا اور جو دل ان فتنوں کو قبول کرنے سے انکار کرے گا اس میں سفید **نقطہ** پیدا کردیا جائے گا۔ پس انسان ان فتنوں کے پیش آنے اور ان کے دلوں پر ان فتنوں کی تاثیر و عدم تاثیر کے اعتبار سے دو قسموں میں بٹ جائیں گے یا یہ کہ انسانوں کے دل مذکورہ اعتبار کے مطابق دو قسم کے ہوجائیں گے۔ ایک تو سفید مثل سنگ

مرمر کے کہ جس پر کوئی چیز اثر انداز نہیں ہوتی۔ واضح رہے کہ اس تشبیہ میں محض سفیدی مراد نہیں ہے بلکہ سختی اور قوت کا اعتبار بھی ملحوظ رکھا گیا ہے چنانچہ اس طرح کے دل پر کوئی بھی فتنہ اثر انداز اور مضرت رساں نہیں ہوگا جب تک کہ زمین و آسمان قائم و باقی ہیں یعنی اس دل کی یہ کیفیت ہمیشہ باقی رہے گی اور دوسرا راکھ کے رنگ جیسا سیاہ دل' اوندھے برتن کی مانند کہ اس میں جو کچھ بھی ہو گر پڑے' مطلب یہ کہ اس طرح کا دل راکھ کی مانند سیاہ اور اوندھے برتن کی طرح ایمان و معرفت کے نور سے خالی ہوگا چنانچہ اس طرح کا دل نہ تو نیک و اچھے اور مشروع کاموں کو پہچانے گا اور نہ برے کاموں کو برا جانے گا' وہ تو بس اس چیز سے مطلب رکھے گا جو از قسم خواہشات اس میں رچ بس گئی ہے اور جس کی محبت کا وہ اسیر بن چکا ہے یعنی وہ طبعی طور پر نفسیاتی خواہشات کا غلام ہوگا اور اچھی و بری کا امتیاز کئے بغیر ہر اس چیز کے پیچھے بھاگے گا جو اس کے نفس کو مرغوب ہوگی۔

۵- فجر کو مومن شام کو کافر

قیامت سے پہلے بڑے خوفناک اور ڈرانے والے فتنے بھی پیدا ہوں گے۔ ان فتنوں سے بچنا انسان کے لئے بڑا مشکل ہوگا۔ یہ فتنے مسلمانوں پر بہت بری طرح اثر انداز ہوں گے کہ اگر کوئی صبح کے وقت مومن ہوگا مگر وہ اس فتنے کے باعث شام تک کفر میں ملوث ہو جائے گا۔ یہ لوگوں کے لئے بہت ہی پریشان کن حالت ہوگی اس سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان گوشہ نشینی اختیار کر لے اور اپنے گھر میں چھپ کر خود کو فتنوں سے بچا لے۔ اس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اَنَّ بَیْنَ

يَدَیِ السَّاعَةِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَّيُمْسِي كَافِرًا وَّيُمْسِي مُؤْمِنًا وَّيُصْبِحُ كَافِرًا الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْمَاشِيْ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ فَكَسِّرُوْا فِيهَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوْا فِيهَا اَوْ تَارَكُمْ وَاضْرِبُوْا سُيُوْفَكُمْ بِالْحِجَارَةِ فَاِنْ دُخِلَ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْكُمْ فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ اِبْنَیْ اٰدَمَ.

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بے شک قیامت کے آنے سے پہلے اندھیری رات کے تاریک حصوں کی طرح فتنے ظاہر ہوں گے۔ ان میں فجر کے وقت آدمی مومن ہوگا تو شام کو کافر ہو چکا ہوگا۔ ان فتنوں میں بیٹھا ہوا کھڑے سے بہتر ہوگا اور اس میں چلنے والا دوڑنے والے سے اچھی حالت میں ہوگا۔ ان فتنوں کے ظاہر ہونے کے وقت اپنی کمان کو توڑ دینا' چلوں کو کاٹ دینا اور اپنی تلواروں کو پتھر پر مار دینا اور اگر تم میں سے کسی پر کوئی قاتل قتل کے ارادے سے داخل ہو تو حضرت آدم کے اچھے بیٹے کی طرح کا عمل کرنا۔ (ابن ماجہ دوم کتاب الفتن باب التثبت فی الفتنۃ ۱۷۵۹)

اندھیری رات کے حصوں کی مانند فتنے ظاہر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ فتنے مسلمانوں کے باہمی قتل و قتال اور خونریزی کی صورت میں اتنے زیادہ ہیبت ناک اور اس قدر شدید ہوں گے کہ دین و ملت کا مستقبل تاریک تر نظر آنے لگے گا اور اس وقت نیک و بد کے درمیان امتیاز کرنا اس طرح ناممکن ہو جائے گا جس طرح کہ اندھیری رات میں کسی کو شناخت کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ ایسے ہی فتنوں کے دور میں لوگوں کے عقائد و نظریات اقوال و احوال اور طور طریقوں میں ساعت بساعت تبدیلی ہوتی رہے گی' کبھی کسی نظریہ و عقیدہ کے حامل ہوں گے' کبھی کسی کے' ایک وقت میں کوئی عہد و پیمان کریں گے اور دوسرے وقت میں اس سے منحرف

ہو جائیں گے، کبھی دیانت و امانت پر چلنے لگیں گے اور کبھی بددیانتی و خیانت پر اتر آئیں گے، کبھی سنت پر عمل کرتے نظر آئیں گے اور کبھی بدعت کی راہ پر چلتے دکھائی دیں گے، کسی وقت ایمان و یقین کی دولت سے مالامال ہوں گے اور کسی وقت تشکیک و اوہام اور کفر کے اندھیروں میں بھٹکنے لگیں گے۔ غرضیکہ ہر ساعت اور ہر لمحہ تبدیلی پیدا ہوتی نظر آئے گی اور اس امر کا یقین کرنا دشوار ہوگا کہ کسی شخص کی اصل کیفیت و حالت کیا ہے جو شخص ان فتنوں سے جتنا زیادہ دور ہوگا وہ اس شخص سے اتنا ہی زیادہ بہتر ہوگا جو ان فتنوں کے قریب ہوگا جس طرح آدم کے ایک بیٹے ہابیل نے مظلومیت کی موت کو گوارہ کرلیا تھا لیکن اس نے آدم کے دوسرے بیٹے (یعنی اپنے بھائی قابیل کے جملہ کا جواب نہیں دیا اور سارا ظلم اور تمام زیادتی اسی کے سر ڈال دی تھی، اسی طرح فتنوں کے وقت کوئی شخص تم پر حملہ بھی کرے اور تمہیں قتل بھی کردینا چاہے تو تم اس کا مقابلہ ہرگز نہ کرنا اور اس کے ہاتھوں مر جانے کو صبر وضبط کے ساتھ گوارہ کرلینا۔

۶۔ فتنوں کے مقامات کا جائزہ

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم باطن میں فتنوں کے پیدا ہونے والے مقامات کا مشاہدہ کرایا۔ اس کے بارے میں آپ ہی کی احادیث پاک مندرجہ ذیل ہے۔

عَنْ اُسَامَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْرَفَ عَلٰى اُطُمٍ مِّنْ اٰطَامِ الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَآاَرٰى اِنِّيْ لَاَرٰى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ.

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ

منورہ کے قلعوں میں سے بعض قلعوں پر چڑھے' پھر فرمایا کیا تم وہ دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں؟ میں فتنوں کے گرنے کی جگہوں کو اس طرح دیکھ رہا ہوں جس طرح تمہارے گھروں میں بارش کے قطروں کے گرنے کی جگہیں ہوتی ہیں۔

(مسلم کتاب الفتن ۷/۱۱۷)

پہاڑ کی چوٹی قلعہ اور بلند مکان کو عربی میں اُطم کہا جاتا ہے جس سے مراد مدینہ طیبہ کے گردونواح کے وہ فلک بوس مکانات اور قلعے ہیں جن میں وہاں کے یہودی رہا کرتے تھے چنانچہ آنحضرتؐ ایک دن انہی قلعوں میں سے ایک قلعہ کی چھت پر تشریف لے گئے جہاں سے اللہ تعالیٰ نے گویا اپنے نبی کو اس وقت جبکہ وہ قلعہ کی چھت پر چڑھے' فتنوں کا قریب ہونا دکھایا تاکہ وہ ان فتنوں کے بارے میں آگاہ کردیں اور لوگ یہ جان کر کہ ان فتنوں کا نازل ہونا مقدر ہو چکا ہے' ان سے بچنے کے طریقے اختیار کرلیں اور اس بات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں سے شمار کریں کہ آپ نے جو پیشین گوئی فرمائی تھی وہ بالکل صحیح ثابت ہوئی۔

۷۔ فتنہ احلاس کیا ہے

احلاس سے مراد جنگ و جدل اور قتل و غارت ہے۔ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کے درمیان ایسے فتنے کے متعلق ذکر کیا جو کہ قتل و غارت کے متعلق تھا جس کی متعلقہ حدیث مندرجہ ذیل ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ کُنَّا قُعُوْدًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَالْفِتَنَ فَاَکْثَرَ فِیْ ذِکْرِھَا حَتّٰی ذَکَرَ فِتْنَۃَ الْاَحْلَاسِ فَقَالَ قَائِلٌ وَمَا فِتْنَۃُ الْاَحْلَاسِ قَالَ ھِیَ ھَرَبٌ وَحَرَبٌ ثُمَّ فِتْنَۃُ

السَّرَّاءِ وَدَخَنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يَزْعَمُ اَنَّهُ مِنِّيْ وَلَيْسَ مِنِّيْ اِنَّمَا اَوْلِيَائِيَ الْمُتَّقُوْنَ ثُمَّ يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلٰى رَجُلٍ كَوَرَكٍ عَلٰى ضِلَعٍ ثُمَّ فِتْنَةُ الدُّهَيْمَاءِ لَا تَدَعُ اَحَداً مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً فَاِذَا قِيْلَ اُنْقَضَتْ تَمَادَّتْ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيْهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا حَتّٰى يَصِيْرَ النَّاسُ اِلٰى فُسْطَاطَيْنِ فُسْطَاطِ اِيْمَانٍ لَا نِفَاقَ فِيْهِ وَفُسْطَاطِ نِفَاقٍ لَا اِيْمَانَ فِيْهِ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَانْتَظِرُوْا الدَّجَّالَ مِنْ يَوْمِهٖ اَوْمِنْ غَدِهٖ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے فتنوں کا ذکر کیا۔ آپ نے فتنوں کے بارے میں وضاحت سے بیان کیا۔ حتیٰ کہ آپ نے فتنہ احلاس کا ذکر بھی کیا۔ ایک آدمی نے عرض کی کہ فتنہ احلاس کیا ہے؟ آپ نے فرمایا بھاگ دوڑ اور جنگ و جدل ہے۔ اس کے بعد فتنہ سرا اور اس کے آغاز کے متعلق ارشاد فرمایا کہ وہ میرے اہل بیت میں سے ایک کے قدموں کے نیچے سے برپا ہوگا اور وہ گمان کرے گا کہ وہ میرا ہے مگر میرا نہیں ہوگا۔ بے شک میرے دوست تو متقین ہیں۔ پھر لوگ ایسے شخص پر اتفاق کرلیں گے۔ جو پسلی پر گوشت کی مانند ہوگا پھر اندھیروں کا فتنہ سیاہ فتنہ ہوگا جو میری امت میں سے ہر ایک کو طمانچہ مارے بغیر نہ چھوڑے گا جب اس کے متعلق کہا جائے گا کہ اب بس ختم ہوگیا تو اور پھیلے گا۔ آدمی صبح کے وقت صاحب ایمان مگر شام تک کافر ہو چکا ہو گا حتیٰ کہ لوگ ایمان کی تقسیم کے لحاظ سے دو خیموں میں بٹ جائینگے ایک خیمے میں کفر ونفاق سے جدا ایمان ہوگا اور دوسرے خیمے میں ایمان سے بالکل جدا کفرونفاق ہوگا جب ایسی صورتحال ہوجائے تو اس دن یا اس سے اگلے دن دجال کا انتظار کرنا۔

(ابوداؤد سوم کتاب الفتن باب ذکر فتن ۸۴۱)

اس حدیث میں فتنہ احلاس کا جو ذکر ہوا ہے۔ اس سے مراد عداوت اور دشمنی کی بناء پر ایک دوسرے سے بھاگنا ۔ اس فتنہ کے دور میں کوئی کسی کی صورت دیکھنا نہ چاہے گا۔ دوسرے کے مال کو زبردستی چھیننے کا رواج عام ہو جائے گا۔ لوگ آپس میں لڑیں گے اور قتل و غارت کریں گے۔

دوسرا فتنہ سراء کا فتنہ ہوگا۔ یہ فتنہ اندر ہی اندر سے اسلام کی بنیادوں کو کمزور کرے گا۔ اس فتنے کے علمبردار ایسے لوگ ہوں گے جو بظاہر اسلام اور مسلمانوں کی ہمدردی کا دعویٰ کریں گے لیکن پس پردہ مسلمانوں کی تباہی و بربادی کے درپے ہوں گے۔ وہ طرح طرح کی سازشوں کا جال پھیلائیں گے جس سے وہ مسلمانوں کو فتنہ و فساد میں مبتلا کریں گے۔ اس فتنے کا بانی نسبتاً آپ کے خاندان سے ہوگا لیکن طورطریقے اور فعل و کردار کے لحاظ سے وہ آپ کے اپنوں میں سے نہیں ہوگا کیونکہ اگر وہ آپ کے اہل میں سے ہوتا تو وہ فتنہ فساد نہ مچاتا ۔ آپ کے لوگ تو وہی ہیں جو پرہیزگار ہوں گے۔ پھر اس فتنہ کے بعد لوگ ایک ایسے شخص کی بیعت پر اتفاق کریں گے جو پسلی کے اوپر کولہے کی مانند ہوگا' پھر وہیماء کا فتنہ ظاہر ہوگا اور وہ فتنہ اس امت میں سے کسی ایسے شخص کو نہیں چھوڑے گا جس پر اس کا طمانچہ' طمانچہ کے طور پر نہ لگے (یعنی وہ فتنہ اتنا وسیع اور ہمہ گیر ہوگا کہ یہ فتنہ ختم ہوگیا ہے تو اس کی مدت کچھ اور بڑھ جائے گی یعنی لوگ یہ گمان کریں گے کہ فتنہ ختم ہوگیا مگر حقیقت میں وہ ختم کی حد تک پہنچا ہوا نہیں ہوگا بلکہ کچھ اور طویل ہوگیا ہوگا۔ یہ اور بات ہے کہ کسی وقت اس کا اثر کچھ کم ہو جائے جس سے لوگ اس کے ختم ہو جانے کا گمان کرنے لگیں لیکن بعد میں پھر بڑھ جائے گا۔ اس وقت آدمی صبح کو ایمان کی حالت میں اٹھے گا اور شام کو کافر ہو جائے گا (یعنی اس

فتنہ کے اثرات سے لوگوں کے دل و دماغ کی حالت و کیفیت میں اس قدر تیزی کے ساتھ تبدیلی پیدا ہوتی رہے گی کہ مثلاً ایک شخص صبح کو اٹھے گا تو اس کا ایمان و عقیدہ صحیح ہوگا اور اس پختہ اعتقاد کا حامل ہوگا کہ کسی مسلمان بھائی کا خون بہانا یا اس کی آبروریزی کرنا اور یا اس کے مال و اسباب کو ہڑپ کرنا و نقصان پہنچانا مطلقاً حلال نہیں ہے مگر شام ہوتے ہوتے اس کے ایمان و عقیدہ میں تبدیلی آجائے گی اور وہ اپنے قول و فعل سے یہ ثابت کرنے لگے گا کہ گویا اس کے نزدیک کسی مسلمان بھائی کا خون بہانا' اس کی آبروریزی کرنا اور اس کے مال و جائیداد کو ہڑپ کرنا و نقصان پہنچانا جائز و حلال ہے۔ اس طرح وہ جو صبح کے وقت مومن تھا۔ شام کو اس عقیدے کی تبدیلی کی وجہ سے کافر ہوجائے گا اور یہ صورتحال جاری رہے گی تآنکہ لوگ خیموں میں تقسیم ہوجائیں گے۔ ایک خیمہ ایمان کا ہوگا کہ اس میں نفاق نہیں ہوگا اور ایک خیمہ نفاق کا ہوگا کہ اس میں ایمان نہیں ہوگا جب یہ بات ظہور میں آجائے گی تو پھر اس دن یا اس کے اگلے دن دجال کے ظاہر ہونے کے منتظر رہنا۔

۸۔ فتنوں سے بچ جانا خوش بختی ہوگا

اللہ اپنے کرم سے زاہدوں' عابدوں اور ساجدوں کو فتنوں کے دور میں محفوظ رکھے گا۔ وہی خوش بخت لوگ ہوں گے اُٹھو تو بھی خدا کا بندہ بن اور اس کے کرم سے دورِ فتن میں فتنوں سے محفوظ ہو جا۔ اللہ کے نبی کا یہ فرمان ہے۔

عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ اِنَّ السَّعِيْدَ لِمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ اِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ وَلَمَنْ اُبْتُلِیَ فَصَبَرَ فَوَاهًا۔

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا وہ شخص بہت خوش بخت ہے جو فتنوں سے محفوظ کر کے ایک طرف رکھا گیا۔ وہ شخص خوش بخت ہے جو فتنوں سے چھڑا کر ایک طرف محفوظ رکھا گیا وہ شخص خوش بخت ہے جو فتنوں سے چھڑا کر ایک طرف محفوظ رکھا گیا جو بلاقصد گرفتار ہو گیا اور صبر کرتا رہا پھر بھی عمدہ رہا۔

(ابوداؤد سوم کتاب الفتن باب نہی عن السعی فی الفتنہ ۸۶۰)

اس حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ یقیناً وہ شخص انتہائی خوش قسمت ہے جو فتنوں سے محفوظ کر دیا گیا۔ آپ نے اس بات کی اہمیت کو زیادہ موثر اور تاکیدی انداز میں یہ جملہ تین بار ارشاد فرمایا ہے اور اس کے بعد یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر خدا نخواستہ اللہ کا نیک بندہ کسی فتنے میں مبتلا ہو ہی جائے تو اللہ تعالیٰ اسے صبر کی توفیق فرما دے گا۔ پھر ایک وقت ایسا آ جائے گا تاکہ وہ فتنے سے محفوظ ہو جائے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ اپنے بندوں کو کسی نہ کسی طرح فتنوں سے محفوظ کر لے گا۔

۹۔ فتنوں میں مقام پناہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیش گوئی یہ ہے کہ قیامت کے قریب جب فتنے پیدا ہوں گے تو ان سے وہی شخص بچ سکے گا جو بچنے کی کوشش کرے گا ورنہ وہ فتنے اسے گھیر کر گمراہی میں ملوث کر دیں گے لہٰذا ان سے بچنا بہت ضروری ہے ان فتنوں کی متعلقہ حدیث مندرجہ ذیل ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَیَکُوْنُ فِتَنٌ اَلْقَاعِدُ فِیْھَا خَیْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِیْھَا خَیْرٌ مِّنَ الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ فِیْھَا خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ مَنْ تَشَرَّفَ لَھَا تَسْتَشْرِفُہٗ فَمَنْ

وَجَدَ مَلْجَاءً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهٖ –

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عنقریب فتنوں کا ظہور ہوگا جن میں بیٹھا ہوا کھڑے سے بہتر ہوگا اور کھڑا چلنے والے سے اچھی حالت میں ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے اچھی حالت میں ہوگا جو ان کی طرف مائل ہوگا۔ وہ فتنے اسے اپنی طرف کھینچ لیں گے جسے کوئی پناہ گاہ مل جائے وہ اس پناہ گاہ کو حاصل کرے۔

(مسلم کتاب الفتن واشراط الساعۃ ۲۱۱۹ء)

یہی بات ایک اور حدیث میں یوں بیان ہوئی ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ اَلنَّائِمُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ وَالْیَقْظَانِ وَالْیَنْقَظَانُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ الْقَائِمُ وَالْقَائِمُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَاءً اَوْ مَعَاذًا فَلْیَسْتَعِذْبِهٖ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ اس طرح کے فتنے ظاہر ہوں گے کہ جن میں سویا ہوا بیدار سے بہتر ہوگا اور بیدار کھڑے سے بہتر ہوگا اور کھڑا شخص تیز دوڑنے والے سے بہتر حالت میں ہوگا تو جسے کوئی ٹھکانہ یا جائے پناہ میسر ہوتو وہ اسے حاصل کرلے۔

(مسلم کتاب الفتن واشراط الساعۃ ۲۱۲۱ء)

اس حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ قتل و غارت اور فتنہ فساد کے دور میں نیک اور اچھے بندوں کو جہاں بھی پناہ مل جائے انہیں حاصل کرلینی چاہئے اور خود کو ہر ممکن طریقے سے گناہوں سے بچا لینا چاہئے ۔ اسی کے بارے میں ایک اور حدیث یہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْشِکُ اَنْ یَّکُوْنَ خَیْرَ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ یَتْبَعُ بِھَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ یَفِرُّ بِدِیْنِہٖ مِنَ الْفِتَنِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔عنقریب مسلمان کیلئے اس کا بہترین مال و متاع بکریاں ہوں گی جن کے ساتھ وہ پہاڑی چوٹیوں پر چلا جائے گا اس لئے کہ وہ فتنہ فساد سے بچنے کے لئے فرار حاصل کررہا ہوگا۔

(بخاری جلد سوم کتاب الرقاق باب العزلۃ راحہ ۱۴۱۵)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب فتنوں کے دور میں لڑائی جھگڑا اور فساد بہت ہوگا۔ صاحب ایمان کے لئے خود کو بچانا بڑا ضروری ہوگا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی ہے کہ فتنوں کے دور میں خود کو بچانے کیلئے اگر کوئی شخص پہاڑوں میں یا کسی اور مقام پر پناہ لے لے تو اس کے لئے بہت ہی بہتر ہوگا۔

۱۰-فتنوں کے زمانہ میں اللہ کی عبادت

فتنوں کے دور میں اچھا شخص وہ ہوگا جو خود کو فتنوں سے بچا کر اللہ کی عبادت کرے گا کیونکہ انسان کی زندگی کا اصل مقصد اللہ کی عبادت ہی ہے اور عبادت اس شخص کے لئے آسان ہوگی جو خود کو برائیوں میں ملوث نہیں کرے گا۔ اس کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تاکیدی حدیث حسب ذیل ہے۔

عَنْ اُمِّ مَالِکِ نِ الْبَھْزِیَّۃِ قَالَتْ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِتْنَۃً فَقَرَّ بَھَا قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ خَیْرُالنَّاسِ فِیْھَا قَالَ رَجُلٌ فِیْ مَاشِیَتِہٖ یُؤَدِّیْ حَقَّھَا وَیَعْبُدُ رَبَّہٗ وَرَجُلٌ اٰخِذٌ بِرَأْسِ

فَرَسِهٖ يَخِيْفُ الْعَدُوَّ وَيُخَوِّفُوْنَهٗ

حضرت ام مالک بہزیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنے کا تذکرہ فرمایا اور اس کے وقوع کو قریب بتایا۔ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی۔ یارسول اللہ! اس میں اچھا آدمی کون ہوگا۔ آپ نے فرمایا جو اپنے مویشیوں میں رہے ان کی دیکھ بھال کرے اور اپنے رب کی عبادت کرے اور وہ آدمی جو اپنے گھوڑے کا سر پکڑ کر دشمن کو ڈرائے اور وہ اسے دھمکائے۔

(ترمذی دوم کتاب الفتن حدیث ۵۱)

اللہ کی عبادت کے بارے میں ایک اور حدیث میں یوں بیان ہوا ہے۔

عَنْ مَعْقَلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ اِلَيَّ.

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قتل و غارت کی کثرت کے زمانے میں عبادت کرنا میری جانب ہجرت کرنے کی طرح ہے۔ (ابن ماجہ دوم باب الوقوف عند الشبہات ۱۷۸۳)

اس حدیث میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ فتنہ و فساد میں اللہ کی عبادت ہجرت کرنے کے مانند ہے۔

۱۱۔ قتل کا جرم عام ہو جائے گا

اللہ تعالیٰ نے اپنے حکم کے بغیر کسی دوسرے انسان کو جان سے مار دینے کی اجازت نہیں دی لہٰذا کسی کو قتل کرنا بہت ہی بڑا جرم ہے۔ شرعی اعتبار سے قتل گناہ کبیرہ بھی ہے کیونکہ جو کوئی عمداً کسی مسلمان کو قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے اس لئے کسی جان کو ناحق قتل نہیں کرنا چاہئے کیونکہ اللہ نے قتل کو حرام قرار دیا ہے۔

قیامت کے قریب ہونے کی ایک علامت یہ بھی ہے۔قتل کا جرم بہت بڑھ جائے گا۔لوگ اس جرم سے اتنا نہیں ڈریں گے جتنا ڈرنا چاہیے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قتل قیامت کے نزدیک بہت زیادہ ہو جائے گا۔اس کے بارے میں چند احادیث مندرجہ ذیل ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْیَا حَتّٰی یَاْتِیَ عَلَی النَّاسِ یَوْمٌ لَّا یَدْرِی الْقَاتِلُ فِیْمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُوْلُ فِیْمَ قُتِلَ فَقِیْلَ کَیْفَ یَکُوْنُ ذٰالِکَ قَالَ الْهَرْجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے۔دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک کہ لوگ ایسے دن نہ دیکھ لیں کہ جن میں قاتل کو قتل کرنے کی وجہ معلوم نہیں ہوگی اور نہ مقتول کو معلوم ہوگا کہ اسے کیوں قتل کیا گیا۔پوچھا گیا ایسا معاملہ کیونکر ہوگا۔آپ نے فرمایا قتل عام ہونے کی بناء پر قاتل و مقتول دونوں جہنمی ہوں گے۔(مسلم کتاب الفتن حدیث ۷۱۷۶)

عَنْ شَقِیْقٍ" قَالَ جَلَسَ عَبْدُ اللهِ وَ اَبُوْمُوْسٰی فَتَحَدَّثَا فَقَالَ اَبُوْمُوْسٰی قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ اَیَّامًا یُّرْفَعُ فِیْهَا الْعِلْمُ وَیَنْزِلُ الْجَهْلُ وَیَکْثُرُ فِیْهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ .

شقیق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیٹھے گفتگو کر رہے تھے۔حضرت ابوموسیٰ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔قیامت کے قریب آنے والے لوگوں سے علم دین اٹھا لیا جائے گا اور جہالت کا دور دورہ ہوگا اور ہرج کی کثرت ہو جائے گی' ہرج کے معنی قتل ہے۔

(بخاری جلد سوم کتاب الفتن ۱۹۴۴)

اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقْبَضُ الْعِلْمُ وَيَظْهَرُ الْجَهْلُ وَالْفِتَنُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللهِ وَمَا الْهَرَجُ فَقَالَ هٰكَذَا بِيَدِهٖ فَحَرَّكَهَا كَاَنَّهٗ يُرِيْدُالْقَتْلَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم اٹھا لیا جائے گا' جہالت اور فتنے پھیل جائیں گے اور ہرج کی کثرت ہوجائے گی۔ عرض کی گئی کہ یارسول اللہ! ہرج کیا ہے؟ تو دست مبارک کو اس طرح حرکت دے کر فرمایا گویا آپ قتل مراد لے رہے تھے۔

(بخاری) جلد اول کتاب العلم حدیث ۸۵)

اَبُوْمُوْسٰی حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ بَيْنَ يَدِیَ السَّاعَةِ لَهَرْجًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّا نَقْتُلُ الاٰنَ فِی الْعَامِ الْوَاحِدِ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِقَتْلِ الْمُشْرِكِيْنَ وَلٰكِنْ يَقْتُلُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا حَتّٰى يَقْتُلَ الرَّجُلُ جَارَهٗ وَابْنَ عَمِّهٖ وَذَا قَرَابَتِهٖ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَمَعَنَا عُقُوْلُنَا ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْزَعُ عَقُوْلُ اَكْثَرِ ذٰلِكَ الزَّمَانِ وَيَخْلِفُ لَهٗ هَبَآءٌ مِّنَ النَّاسِ لَا عُقُوْلَ لَهُمْ ثُمَّ قَالَ الْاَشْعَرِیُّ وَاَيْمُ اللهِ اِنِّیْ لَاَظُنُّهَا مُدْرِكَتِیْ وَاِيَّاكُمْ وَاَيْمُ اللهِ مَالِیْ وَلَكُمْ مِنْهَا مَخْرَجٌ اِنْ اَدْرَكَتْنَا فِيْمَا عَهِدَ اِلَيْنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا نَخْرُجَ مِنْهَا كَمَا دَخَلْنَا

فِيهَا.

حضرت ابوموسیٰ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت سے پہلے ہرج ہوگا۔ میں نے کہا یا نبی اللہ ہرج کیا ہے۔ فرمایا خونریزی صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ خون ریزی تو اب بھی ہوتی ہے۔ ہم مشرکین کو کثرت سے قتل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا مشرکین کا قتل مراد نہیں بلکہ تم آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرو گے۔ حتیٰ کہ آدمی اپنے پڑوسی اپنے چچازاد بھائی اور قربت داروں کو بھی قتل کرے گا۔ بعض صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ کیا۔ اس وقت ہم لوگوں میں شعور نہ ہوگا۔ آپ نے فرمایا ان میں سے اکثر لوگوں کا شعور سلب ہوجائے گا اور آفتاب کی شعاعوں میں اڑنے والے ذروں کی طرح ذلیل لوگ باقی رہ جائیں گے جو بے خوف ہوں گے۔ اس کے بعد ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم اگر ایسا زمانہ مجھ پر اور تم پر آگیا تو اس سے نکلنا مشکل ہوگا جیسا کہ حضور نے فرمایا تھا جو اس فتنہ میں جائے گا۔ اس سے نکلنا مشکل ہوگا۔

(ابن ماجہ دوم باب التثبت فی الفتنۃ ۱۷۵۷)

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّتِیْ هٰذِهٖ اُمَّةٌ مَّرْحُوْمَةٌ لَّيْسَ عَلَيْهَا عَذَابٌ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابُهَا فِی الدُّنْيَا الْفِتَنُ وَالزَّلَازِلُ وَالْقَتْلُ.

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری یہ امت رحم فرمائی گئی امت ہے اسے آخرت میں عذاب نہیں ہوگا۔ اس کا عذاب دنیا میں فتنے، زلزلے اور قتل ہے۔ (ابوداؤد)

۱۲-شراب کا نام بدل کر جائز قرار دینے والا زمانہ

شراب انسان کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے اس لئے اسلام میں اس کا پینا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ یہ بے شمار برائیوں کی جڑ ہے۔ اس سے لوگوں میں فساد پیدا ہوتا ہے بلکہ اسلام میں اسے جرم قرار دیا گیا ہے اور اس کی سزا رکھی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں پیش گوئی فرمائی ہے کہ ایک وقت آئے گا کہ مسلمان کسی نہ کسی بہانے سے شراب پئیں گے لیکن اسے نام بدل کر جائز سمجھنا شروع کر دیں گے اس کے متعلق حدیث پاک یہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ وَمَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ بَدَأَ نُبُوَّةً وَّرَحْمَةً ثُمَّ یَکُوْنُ خِلَافَةً وَّرَحْمَةً ثُمَّ مُلْکًا عَضُوْضًا ثُمَّ کَائِنٌ جَبْرِیَّةً وَّعُتُوًّا وَّفَسَادًا فِی الْاَرْضِ یَسْتَحِلُّوْنَ الْحَرِیْرَ وَالْفُرُوْجَ وَالْخُمُوْرَ یُرْزَقُوْنَ عَلٰی ذٰلِکَ وَیُنْصَرُوْنَ حَتّٰی یَلْقَوا اللّٰہَ.

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کام نبوت و رحمت سے شروع ہوا۔ پھر خلافت و رحمت ہوگی۔ پھر بادشاہی کاٹ کھانے والی' پھر ظلم و جور' سرکشی اور زمین میں فساد ہوگا۔ ریشم' شرمگاہوں اور شرابوں کو حلال ٹھہرالیں گے' اس کے باوجود رزق دیئے جائیں گے اور مدد کیے جائیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے ملیں۔ بیہقی فی شعب الایمان

اس حدیث پاک میں یہ بتایا گیا ہے کہ اسلام زمانہ نبوت سے شروع ہوا جو انسانوں کے لئے رحمت ہی رحمت تھی پھر خلافت کا دور آ گیا۔ اس میں بھی اللہ کی

تائید اور رحمت شامل حال رہی۔ پھر ایسا دور آجائے گا جس میں ظلم وستم، سرکشی اور فساد ہوگا۔ ایسے دور میں لوگ ریشم اور بے حیائی کے کاموں کو اور شراب کو کسی نہ کسی بہانے سے استعمال میں لے آئیں گے حالانکہ ایسا کرنا ان کے لئے جائز نہ ہوگا۔ ان کے ان گناہوں کے باوجود اللہ ان کو رزق عطا فرماتا رہے گا۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَایُکْفَأُ قَالَ زَیْدُ بْنُ یَحْیَی الْھَمَاوِیُّ یَعْنِی الْاِسْلَامَ کَمَا یُکْفَأُ الْاِنَاءُ یَعْنِی الْخَمْرَ قِیْلَ فَکَیْفَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَقَدْ بَیَّنَ اللّٰہُ فِیْھَا مَا بَیَّنَ قَالَ یُسَمُّوْنَھَا بِغَیْرِ اِسْمِھَا فَیَسْتَحِلُّوْنَھَا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ سب سے پہلے جس کو الٹایا جائے گا۔ زید بن یحیٰ ہمادی نے کہا کہ اسلام کو جیسے شراب کے برتن کو الٹایا جاتا ہے عرض کی گئی یا رسول اللہ! یہ کیسے ہوگا جبکہ اللہ تعالیٰ نے اس کا واضح حکم فرما دیا ہے۔ فرمایا کہ اس کا کوئی اور نام رکھ کر حلال ٹھہرالیں گے۔ (دارمی)

اس حدیث میں بھی پہلے والی بات دہرائی گئی ہے کہ قرب قیامت کے مسلمانوں کی زندگی صحیح طرح اسلام کے طریقوں پر نہ رہے گی۔ وہ حرام اور ناجائز چیزوں کے استعمال کو برا نہ سمجھیں گے۔ وہ مختلف حیلوں اور بہانوں سے اسے جائز کرنے کی کوشش کریں گے اور انہیں احساس تک نہ ہوگا کہ وہ گناہ کبیرہ اور قابل تعزیر جرم میں ملوث ہیں اس لئے ایسے دور میں انسان کو حلال وحرام کی تمیز کرنی چاہئے اور شراب کی برائی سے بچ جانا چاہئے۔

۱۳ - بعد میں آنے والا دور پہلے سے برا ہوگا

عَنْ الذُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ اَتَيْنَا اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَشَكَوْنَا اِلَيْهِ مَا نَلْقَى مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ اصْبِرُوْا فَاِنَّهُ لَا يَاتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ اِلَّا الَّذِىْ بَعْدَهُ اَشَرُّمِنْهُ حَتّٰى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَّبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت زبیر بن عدی سے مروی ہے کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے اور ان سے حجاج کے مظالم کی شکایت کی۔ انہوں نے فرمایا صبر اختیار کرو کیونکہ جو زمانہ بھی بعد میں آئے گا وہ اپنے پہلے والے کی نسبت بدترین ہوگا حتیٰ کہ تم اپنے رب سے ملاقات کرو اور میں نے یہ ارشاد حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ (مشکوٰۃ کتاب الفتن ۵۱۵۷ بحوالہ بخاری)

اس حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ آنے والا وقت لوگوں کیلیے بڑا پرفتن ہوگا جس میں ایمان بچانا مشکل ہوجائے گا مگر قیامت سے پہلے جو زمانہ حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ ہوگا وہ اچھا ہوگا اس میں برائیاں ختم ہوجائیں گی اور نئے سرے سے اچھائیاں آجائیں گی لہٰذا تنگی کے دور میں صبر وتحمل سے کام لینا چاہیے۔

۱۴ - انسان جھوٹ بولنے سے گریز نہیں کرے گا

اللہ کے بندے کبھی جھوٹ نہیں بولا کرتے۔ انہوں نے ہمیشہ سچ اپنایا۔ سچی بات کہی اور سچ کا ڈنکا بجایا لیکن جب اکثر لوگ جھوٹ بولنے لگیں گے تو سمجھ لینا۔ قیامت قریب آ گئی ہے۔ جھوٹ کا مطلب غلط بیانی ہے یعنی جس طرح کوئی بات

حقیقت ہوتی ہے۔ جھوٹ بولنے والا اسے اسی طرح بیان نہیں کرتا۔ (۲) طرح دوسروں کو دھوکہ ملتا ہے۔ جھوٹ خواہ زبان سے بولا جائے یا عمل سے ظاہر کیا جائے وہ ہر لحاظ سے برائیوں کی جڑ ہے اور گناہ کبیرہ ہے اس لئے جھوٹ کو ہمیشہ کے لئے ترک کردینا چاہئے کیونکہ جھوٹ بولنے سے دین و دنیا میں بے حد نقصان ہوتا ہے پھر جھوٹ بولنے کا کیا فائدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ممانعت حسب ذیل احادیث میں فرمائی ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ كَذَّابِیْنَ فَاحْذَرُوْهُمْ.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت سے قبل بہت زیادہ جھوٹ بولنے والے بھی ہوں گے' ان سے پرے رہنا۔ (مسلم' مشکوۃ سوم کتاب الفتن ۵۲۰۲)

عَنْ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْه وَسَلَّمَ یَكُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ یَاْتُوْنَكُمْ مِنَ الْاَحَادِیْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَاؤُكُمْ فَاِیَّاكُمْ وَاِیَّاهُمْ لَایُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَكُمْ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اخیر زمانہ میں جھوٹے دجال لوگوں کا ظہور ہوگا اور وہ تم کو ایسی احادیث سنائیں گے جن کو نہ تم نے سنا ہوگا نہ تمہارے باپ دادا نے' جس قدر ممکن ہو' تم ان سے دور رہنا کہیں وہ تمہیں گمراہی اور فتنہ میں نہ مبتلا کردیں۔

(مسلم اول مقدمہ باب تغلیظ الکذب حدیث ۱۴)

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَیَتَمَثَّلُ فِیْ صُوْرَةِ الرَّجُلِ فَیَاْتِیْ

اَلْقَوْمَ فَيُحَدِّثُهُمْ بِالْحَدِيْثِ مِنَ الْكِذْبِ فَيَتَفَرَّقُوْنَ فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَجُلاً اَعْرِفُ وَجْهَهُ وَلاَ اَدْرِیْ مَا اِسْمُهُ يُحَدِّثُ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شیطان آدمی کی صورت اختیار کر کے لوگوں کے پاس آتا ہے اور انہیں جھوٹی حدیث سناتا ہے۔ لوگ متفرق ہو جاتے ہیں تو ان میں سے ایک آدمی کہتا ہے کہ میں نے ایک آدمی سے خود سنا جس کو میں چہرے سے پہچانتا ہوں اگرچہ اس کا نام نہیں جانتا' جو یوں حدیث بیان کرتا ہے۔ (مسلم اول مقدمہ باب تغلیظ الکذب حدیث ۱۵)

عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِیْ غَرْزَةَ قَالَ كُنَّا نُسَمَّی السَّمَا سِرَةَ فَاَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَبِيْعُ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ خَيْرٌ مِّنِ اسْمِنَا فَقَالَ يَامَعْشَرَ التُّجَّارِ اِنَّ هٰذَا الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ الْحَلَفُ وَالْكِذْبُ فَتُوْبُوْا بَيْعَكُمْ بِالصَّدَقَةِ۔

سیدنا حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ لوگ ہمیں دلال کہا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ہم سودا کرا رہے تھے کہ حضور سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہمارے سابقہ نام سے بہتر نام لے کر ارشاد فرمایا اے تاجروں کے گروہ بیچنے میں قسم کھانے کا اتفاق بھی ہوتا ہے اور جھوٹ بولنے کا بھی۔ اگرچہ تم دل سے نہ بولو' تو تم اپنی خرید وفروخت میں صدقہ کو ملا دیا کرو یعنی اگر تم کچھ للہ دو تو یہ صدقہ ہو جائے گا۔ (نسائی جلد سوم باب قسم اور نذر ۳۸۳۰)

۱۵ - وعدہ خلافی اور بے ایمانی عام ہو جائیگی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیش گوئی یہ بھی ہے کہ قیامت کے قریب ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جس میں اچھے لوگ بہت ہی کم رہ جائیں گے اور لوگوں کی

اکثریت جو وعدہ کرے گی اسے پورا نہ کرے گی۔ دینوی معاملات کے لین دین میں بے ایمانی یعنی بددیانتی بڑھ جائے گی اور آپس کے اختلافات بھی بڑھ جائیں گے غرضیکہ کے برائیوں میں دن بدن اضافہ ہوگا اور لوگوں کی اخلاقی حالت بگڑتی چلی جائے گی۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کَیْفَ بِکُمْ وَبِزَمَانٍ اَوْ یُوْشِکُ اَنْ یَاْتِیَ زَمَانٌ یُغَرْبِلُ النَّاسَ فِیْهِ غَرْبَلَةً تَبْقٰی حُثَالَةٌ مِنَ النَّاسِ قَدْ مَرِجَتْ عُهُوْدُهُمْ وَاَمَانَاتُهُمْ وَاخْتَلَفُوْا فَکَانُوْا هٰکَذَا وَشَبَّکَ بَیْنَ اَصَابِعِهٖ فَقَالُوْا کَیْفَ بِنَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ تَاْخُذُوْنَ مَاتَعْرِفُوْنَ وَتَذَرُوْنَ مَاتُنْکِرُوْنَ وَتُقْبِلُوْنَ عَلٰی اَمْرِ خَاصَّتِکُمْ وَتَذَرُوْنَ اَمْرَعَامَّتِکُمْ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس زمانے میں تمہارا کیا حال ہوگا یا عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ اچھے لوگوں کی اس میں کمی ہوجائے گی اور لوگوں کا کوڑا کرکٹ رہ جائے گا جو وعدہ خلافی کریں گے اور بے ایمان ہوں گے اور اختلاف کریں گے بلکہ ان انگلیوں کی طرح دست وگریباں رہیں گے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! اس وقت ہم کیا کریں؟ فرمایا کہ جنہیں تم اچھے جانتے ہو انہیں اختیار کرنا اور جنہیں ناپسند کرتے ہو انہیں چھوڑ دینا۔ خاص لوگوں کے معاملے کو قبول کرنا اور عام لوگوں کے معاملے کو چھوڑ دینا۔

(ابوداؤد سوم کتاب الملاحم باب الامر ونہی ۹۳۷)

اسی موضوع پر سرکار دوعالم کا ایک اور ارشاد حسب ذیل ہے۔

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ ذَكَرَالْفِتْنَةَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ النَّاسَ قَدْ مَرَجَتْ عُهُوْدُهُمْ وَخَفَّتْ اَمَانَاتُهُمْ وَكَانُوا هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ قَالَ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ كَيْفَ اَفْعَلُ عِنْدَ ذٰلِكَ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاكَ قَالَ الْزَمْ بَيْتَكَ وَاَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَخُذْ بِمَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَاتُنْكِرُوْ عَلَيْكَ بِاَمْرِ خَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعْ عَنْكَ اَمْرَ الْعَآمَّةِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فتنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا جب تم لوگوں کو دیکھو کہ انہوں نے وعدوں کا پاس چھوڑ دیا اور امانتوں کی پرواہ نہ رہے اور انگشت ہائے مبارک کو آپس میں پیوست کر کے فرمایا کہ یوں گتھم گتھا ہو جائیں۔ میں آپ کی طرف کھڑا ہوا اور عرض کی کہ یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے۔ اس وقت میں کیا کروں؟ فرمایا کہ اپنے گھر میں ہی رہنا' اپنی زبان کو قابو میں رکھنا' اچھی چیز کو اختیار کرنا' بری بات کو چھوڑ دینا' صرف اپنی ہی جان کا فکر رکھنا اور عام لوگوں کا خیال چھوڑ دینا۔

(ابوداؤد سوم کتاب الملاحم باب امرونی ۹۳۸)

۱۶- جھوٹے کو سچا اور سچے کو جھوٹا سمجھا جائے گا

اللہ تعالیٰ ہمیشہ سچائی اور امانت کو پسند فرماتا ہے۔ اللہ چاہتا ہے لوگ سچے ہوں یعنی جھوٹ بولنے والے نہ ہوں' امانتدار ہوں۔ خیانت کرنے والے نہ ہوں لیکن ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جس میں فریب ہی فریب ہوگا یعنی لوگ دوسروں کو دھوکہ دیں گے اور سچے لوگوں کو خواہ مخواہ جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش کریں گے۔

خیانت کرنے والے کو امین اور امین کو خائن سمجھا جائے گا اور کم حیثیت کے لوگ جن کے پاس علم نہیں ہوگا۔ وہ واعظ بن جائیں گے اور لوگوں کے کاموں میں خواہ مخواہ دخل اندازی کریں گے۔ اللہ ایسے دور میں برائیوں سے بچنے کی ہر ممکن توفیق عطا فرمائے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَیَاتِیْ عَلَی النَّاسِ سَنَوَاتٌ خِدَاعَاتٌ یُصَدَّقُ فِیْهَا الْکَاذِبُ وَیُکَذَّبُ فِیْهَا الصَّادِقُ وَیُؤْتَمَنُ فِیْهَا الْخَآئِنُ وَیَخُوْنُ فِیْهَا الْاَمِیْنُ وَیَنْطِقُ فِیْهَا الرُّوَیْبِضَةُ قِیْلَ وَمَا الرُّوَیْبِضَةُ قَالَ فَالرَّجُلُ التَّافِهُ فِیْ اَمْرِ الْعَامَّةِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ لوگوں پر ایسے سال بھی آنے والے ہیں جن میں فریب ہی فریب ہوگا جس میں جھوٹے کو سچا سمجھا جائے گا اور سچے کو جھوٹا' خائن کو امانتدار اور امانتدار کو خائن اور اس زمانہ میں رویبضہ بہت تقریر کرنے والا ہوگا۔ آپ سے دریافت کیا گیا۔ رویبضہ کسے کہتے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا۔ حقیر اور کمینہ آدمی لوگوں کے انتظام میں مداخلت کرے گا۔

(ابن ماجہ جلد دوم کتاب فتن باب شدت زمان ۱۸۳۵)

اس حدیث سے مسلمانوں کو یہ نصیحت حاصل کرنی چاہئے کہ ہمیشہ خود سچ بولیں اور سچے آدمی کا ساتھ دیں اور کم علم لوگوں کو انتظامی معاملات میں دخل نہیں دینا چاہئے۔

۱۷- قیامت کے نزدیک سود عام ہو جائیگا

کتاب و سنت کے مطابق اسلام میں سود لینا حرام ہے کیونکہ یہ گناہ کبیرہ ہے۔ سود لینے میں چونکہ دوسروں کی مجبوری سے ناجائز فائدہ اٹھایا جاتا ہے اس لئے سود ایک طرح کا ظلم ہے جسے اللہ نے ناپسند کرتے ہوئے حرام قرار دیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں پیش گوئی فرمائی ہے کہ قیامت کے قریب زمانہ میں سود عام ہو جائے گا بلکہ اس کے متعلق لوگوں کے دلوں سے احساس برائی ہی ختم ہو جائے گی۔ سود معاشرے میں اس طرح سرایت کر جائے گا کہ اگر کوئی اس سے اپنے آپ کو بچائے گا تو پھر بھی اس کا دھواں ہی یعنی اس کے برے اثرات اس کے گھر تک پہنچ جائیں گے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیَاْتِیَنَّ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَّا یَبْقٰی مِنْهُمْ اَحَدٌ اِلَّا اٰکِلَ الرِّبَا فَمَنْ لَّمْ یَاْکُلْ اَصَابَهٗ مِنْ غُبَارِهٖ

ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عنقریب لوگوں پر وہ زمانہ آئے گا کہ کوئی شخص ایسا باقی نہ رہے گا جو سود نہ کھاتا ہو اور جو نہ کھاتا ہوگا اسے بھی اس کا غبار پہنچے گا۔

(ابن ماجہ دوم کتاب تجارت باب الربو حدیث ۴۴)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت سے پہلے سود شراب اور زنا عام ہو جائیں گے۔ (طبرانی)

۱۸۔ پندرہ بری باتوں کے بارے میں پیش گوئی

قیامت سے قبل لوگوں میں بہت سی برائیاں پیدا ہو جائیں گی۔ برائی انسان کو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سے بڑی دور لے جاتی ہے۔ اللہ کا بندہ وہی بن سکتا ہے جو برائی سے دور رہیں' برائیاں گناہ کی وردیاں ہیں اور گناہ راہ حق میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے اس لئے اللہ کی راہ پر گامزن رہنے کے لئے تو ان برائیوں سے دور رہ جن کی پیش گوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک ارشاد میں یوں فرمائی ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا فَعَلَتْ اُمَّتِیْ خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ قِیْلَ وَمَا هِیَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِذَا کَانَ الْمَغْنَمُ دُوَلاً وَالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّکٰوةُ مَغْرَمًا وَاَطَاعَ الرَّجُلُ زَوْجَتَهٗ وَعَقَّ اُمَّهٗ وَبَرَّ صَدِیْقَهٗ وَجَفَا اَبَاهُ وَارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ فِی الْمَسَاجِدِ وَکَانَ زَعِیْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ وَاُکْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَلُبِسَ الْحَرِیْرُ وَاتُّخِذَتِ الْقِیَانُ وَالْمَعَازِفُ وَلَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا فَلْیَرْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِکَ رِیْحًا حَمْرَاءَ اَوْخَسْفًا اَوْمَسْخًا۔

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کریم سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میری امت پندرہ (بری) باتوں کو اپنائے گی تو وہ مصائب میں گھر جائے گی۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا جب مال غنیمت ذاتی دولت بن جائے گی۔ امانت' مال غنیمت شمار ہونے لگے گی۔ آدمی اپنی بیوی کی بات مانے گا اور ماں کی نافرمانی کرے گے۔ دوستوں سے

بھلائی اور اپنے باپ سے برا سلوک کرے گا۔ مساجد میں آوازیں بلند ہوں گی۔ ذلیل قسم کے لوگ حکمران بن جائیں گے۔ انسان کی شرارت کے خوف سے اس کی عزت کی جائے گی۔ شراب پی جائے گی، ریشم پہنا جائے گا۔ گانے بجانے والیاں لڑکیاں اور گانے کا سامان (گھروں میں) رکھا جائے گا۔ بعد والے افرادِ امت، پہلوں پر لعن طعن کریں گے۔ اس وقت لوگوں کو سرخ آندھی یا زمین میں دھنسنے یا چہروں کے مسخ ہونے کا انتظار کرنا چاہیے۔

(ترمذی دوم کتاب الفتن باب سامان ہلاکت ۸۹)

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ قرب قیامت میں برائیاں بے پناہ ہوجائیں گی مگر لوگ برائی کو برائی تصور نہیں کریں گے۔ ایسے دور میں لوگ جنگ سے حاصل ہونے والے مال کو ذاتی مال تصور کریں گے ایسے ہی کسی کی امانت کو واپس لوٹانے کی بجائے ذاتی استعمال میں لے آئیں گے اور زکوٰۃ کو تاوان سمجھیں گے۔ ایسی برائیوں کے دور میں لوگ اپنے ماں باپ کی نافرمانی کریں گے اور بیوی کی ہر جائز اور ناجائز خواہش کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔ ایسے ہی دور میں لوگ اپنے والد سے دور رہیں گے اور دوستوں کے ساتھ مہربانیاں کریں گے اور مسجدوں میں عبادت کی بجائے دنیا کی باتیں کریں گے۔ لوگوں کے سربراہ اچھے انسان نہ ہوں گے بلکہ بدکردار ہوں گے۔ مسلمانوں میں جو لوگ ذلت آمیز حرکتیں کرتے ہیں۔ اس پرفتن دور میں انہیں باعزت تصور کیا جائے گا۔ کسی کے شر سے بچنے کے لئے اس کی عزت کی جائے گی۔ گانے اور بجانے والی عورتیں سرعام گائیں گی۔ شراب نوشی یعنی نشہ عام ہوجائے گا۔ بعد میں آنے والے لوگ پہلے گزرے ہوئے لوگوں کو کم عقل تصور کریں گے اور خود کو بڑے ذہین اور سمجھدار جانیں گے غرضیکہ زندگی کے ہر شعبے میں برائی پورے عروج پر ہوجائے گی تو اس

وقت ان برائیوں کی وجہ سے لوگوں پر سرخ آندھیاں اور پے در پے زلزلے اور پتھروں کی بارش اور زمین میں دھنسایا جانا اور شکل کا مسخ ہوجانا کی طرح کی ابتلائیں ملیں گی۔ لوگ بے پناہ پریشان ہوں گے۔ یہی باتیں ایک اور حدیث میں یوں مروی ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اتُّخِذَالْفَیْئُ دِوَلًا وَالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّکٰوةُ مَغْرَمًا وَتُعَلِّمَ لِغَیْرِالدِّیْنِ وَاَطَاعَ الرَّجُلُ اُمْرَاَتَهٗ وَعَقَّ اُمَّهٗ وَاَدْنٰی صَدِیْقَهٗ وَاَقْصٰی اَبَاهُ وَظَهَرَتِ الْاَصْوَاتُ فِی الْمَسَاجِدِ وَسَادَ الْقَبِیْلَةَ فَاسِقُهُمْ وَکَانَ زَعِیْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلُهُمْ وَاُکْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ وَظَهَرَتِ الْقَیْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَلَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا فَارْتَقِبُوْا عِنْدَ ذَالِکَ رِیْحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَّخَسْفًا وَّمَسْخًا وَّقَذْفًا وَّاٰیَاتٍ تَتَابَعُ کَنِظَامٍ قُطِعَ سِلْکُهٗ فَتَتَابَعَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب مال غنیمت کو ذاتی ملکیت اور امانت کو غنیمت اور زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جائے۔ آدمی اپنی بیوی کی پیروی اور ماں کی نافرمانی کرے۔ اپنے دوست کے قریب اور باپ سے پرے رہے' مسجدوں میں شوروغوغا ہو۔ قبیلے کا سردار انتہائی بدکردار ہو۔ قوم میں رذیل لوگ قابل عزت سمجھے جائیں۔ آدمی کے شر سے بچنے کے لئے اس کی عزت کی جائے' گیت گانے والی عورتیں ظاہر و عام ہوجائیں۔ شرابیں نوش کی جائیں۔ اس امت کے آخری لوگ پہلے والوں کو ملعون کہیں۔ اس وقت سرخ آندھیوں' زلزلوں زمین میں دھنسنے' شکل مسخ ہونے' پتھروں کی بارش کا انتظار کرنا اور ایسی علامات کا جو اس طرح مسلسل آئیں گی۔ جیسے کہ ہار

کا دھاگہ ٹوٹنے پر دانے مسلسل گرتے ہیں۔

(ترمذی جلد دوم کتاب فتن حدیث ۹۰)

۱۹-لوگ خواہشات کی پیروی کرینگے اور دنیا کو ترجیح دینگے

اللہ کا اس بندے پر بڑا احسان ہے جس کی خواہشات ایمانی تقاضوں کے تابع ہوں۔ نفس بڑا فریبی ہے کیونکہ اس میں ہر وقت طرح طرح کی خواہشات اٹھتی رہتی ہیں۔ ان خواہشات کو شرعی حدود کے مطابق سرانجام دینا چاہیے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو باخبر کیا ہے کہ قیامت کے نزدیک لوگ اپنے نفسوں کی خواہشات کی پیروی کریں گے اور ہرطرح سوچیں گے کہ ان کی خواہشات کسی نہ کسی طرح پوری ہوجائے۔ اس طرح وہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی بجائے دنیا کو ترجیح دیں گے جب ایسا دور آجائے کہ لوگ جب خواہشات نفس کو دین اور ایمان پر ترجیح دینے لگیں تو انسان کو چاہیے کہ اس پرفتن دور میں اپنے نفس کی حفاظت کرے اور خود کو ہرطرح کی برائیوں سے بچانے کے لئے ہر وقت کوشاں رہے۔

عَنْ اَبِیْ اُمَیَّةَ الشَّعْبَانِیْ قَالَ اَتَیْتُ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیَّ قَالَ قُلْتُ کَیْفَ تَصْنَعُ فِیْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ قَالَ اَیَّةُ اٰیَةٍ قُلْتُ یٰٓاَیُّهَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ قَالَ سَاَلْتُ عَنْهَا خَبِیْرًا سَاَلْتُ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ حَتّٰی اِذَا رَاَیْتَ شُحًّا مُّطَاعًا وَهَوًی مُّتَّبَعًا وَدُنْیَا مُؤْثَرَةً وَاِعْجَابِ کُلِّ ذِیْ رَاْیٍ بِرَاْیِهٖ وَرَاَیْتَ اَمْرًا لَا بُدَّاَنَّ لَکَ بِهٖ فَعَلَیْکَ خُوَیْصَةَ نَفْسِکَ وَدَعْ

اَمْرَالْعَوَّامِ فَاِنَّ مِنْ وَرَآئِکُمْ اَیَّامُ الصَّبْرِ الصَّبْرُ فِیْھِنَّ عَلٰی مِثْلِ قَبْضٍ عَلَی الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِیْھِنَّ مِثْلُ اَجْرِ خَمْسِیْنَ رَجُلًا یَّعْمَلُوْنَ بِمِثْلِہٖ.

ابوامیہ الشیبانی کہتے ہیں۔ میں ابوثعلبہ الخشنی کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے پوچھا۔ اس آیت کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے۔ انہوں نے پوچھا کونسی آیت میں نے عرض کیا۔ یآاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ الخ انہوں نے فرمایا۔ میں نے اس کی تفسیر ایک عالم سے یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھی تھی۔ آپ نے فرمایا تھا۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کروحتیٰ کہ وہ زمانہ آ جائے کہ لوگ اپنی خواہشات پر عمل کریں۔ دنیا کو ترجیں دیں ہر شخص اپنی عقل پر نازاں ہو اور تمہیں ایسے امور ہوتے نظر آئیں جنہیں روکنے کی تم میں طاقت نہ ہوتو اس وقت صرف اپنے نفس کی حفاظت کرو اور عام لوگوں کو چھوڑ دو۔ آئندہ ایسے دن بھی آئیں گے کہ ان میں صبر کرنا مشکل ہوجائے گا بلکہ ان دنوں میں اپنے دین کی باتوں کو اختیار کرو۔اس وقت دین پر صبر کرنا اتنا مشکل ہوگا جتنا انگارے کو ہاتھ میں پکڑنا۔ اس زمانہ میں اگر کوئی ایک بھی نیک عمل کرے گا تو اسے پچاس آدمیوں کے اعمال کا ثواب ملے گا۔

(ابن ماجہ جلد دوم باب علیکم انفسکم حدیث ۱۸۱۳)

۲۰-باجوں' شراب اور ریشم کو جائز کرنیوالوں کا انجام

امت مسلمہ کے بارے میں یہ پیش گوئی کی گئی تھی کہ اس امت کے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو آنے والے وقت میں ریشم شراب اور باجوں کو کسی نہ کسی صورت میں لغو اور مہمل مثالوں کے ذریعے ان کو جائز کرلیں گے جبکہ شریعت نے ان اشیاء کو

ناجائز اور حرام قرار دیا ہے۔ اس کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پاک یہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ عَامِرٍ اَوْ اَبِیْ مَالِکِ نِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیَکُوْنَنَّ مِنْ اُمَّتِیْ اَقْوَامٌ یَّسْتَحِلُّوْنَ الْخَزَّ وَالْحَرِیْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ وَلَیَنْزِلَنَّ اَقْوَامٌ اِلٰی جَنْبِ عَلَمٍ یَرُوْحُ عَلَیْھِمْ بِسَارِحَۃٍ لَّھُمْ یَاْتِیْھِمْ رَجُلٌ لِّحَاجَۃٍ فَیَقُوْلُوْنَ ارْجِعْ اِلَیْنَا غَدًا فَیُبَیِّتُھُمُ اللّٰہُ وَیَضَعُ الْعَلَمَ وَیَمْسَخُ اٰخَرِیْنَ قِرَدَۃً وَّخَنَازِیْرَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ.

حضرت ابو عامر یا حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں ایسے لوگ بھی پیدا ہوں گے جو موٹے ریشم باریک ریشم' شراب اور باجوں کو اپنے لئے حلال و جائز بنالیں گے اور ان میں سے کچھ لوگ پہاڑی کے دامن میں پڑاؤ کریں گے۔ شام کے وقت ان کے چوپائے ان کے پاس آئیں گے۔ کسی حاجت سے کوئی شخص ان کے پاس سائل ہوکر آئے گا تو ٹالتے ہوئے کہیں گے کہ کل ہمارے ہاں آنا۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہلاک کردے گا اور ان پر پہاڑ کو گرا دے گا اور دوسرے لوگوں کو تا قیامت بندروں اور خنزیروں کی شکل میں مسخ کردیا جائے۔

(مشکوٰۃ جلد دوم کتاب الرقاق باب بکاوخوف ۵۱۰۹)

یہی بات ایک اور روایت میں یوں بیان ہوئی ہے۔

عَنْ اَبِیْ مَالِکِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِیَ الْخَمْرَ یُسَمُّوْنَھَا بِغَیْرِ اِسْمِھَا یُعْزَفُ عَلٰی رُءُوْسِھِمْ بِالْمَعَازِفِ وَالْمُغَنِّیَاتِ یَخْسِفُ اللّٰہُ بِھِمُ الْاَرْضَ

وَيَجْعَلُ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ.

ابو مالک الاشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت میں سے کچھ لوگ شراب پئیں گے اور اس کا نام تبدیل کرکے دوسرا رکھیں گے۔ ان کے سروں پر باجے بجیں گے گانے والیاں گائیں گی تو انہیں اللہ تعالیٰ زمین میں دھنسائے گی اور انہیں بندر اور سور بنائے گی۔

(ابن ماجہ دوم کتاب الفتن باب عقوبات ۱۸۱۹)

۲۱۔ حسد ہلاکت کا باعث بنے گا

اللہ تعالیٰ لوگوں میں سے جسے چاہے' اسے دین و دنیا میں خوشحال کر دے جتنا مرضی اسے کشادہ رزق عطا فرما دے اور اپنی نعمتوں سے نواز دے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور احسان ہے جسے دل سے تسلیم کرنا تقاضا ایمان ہے لیکن دوسروں پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی بارش دیکھ کر یہ بات دل میں پیدا کرنا کہ اسے فلاں نعمت کیوں ملی ہے۔ مجھے کیوں نہ ملی یعنی دوسروں کی عزت اور مال و دولت میں فراوانی دیکھ کر جلنا حسد ہے۔ حسد نہایت بری عادت ہے جو اللہ کو ناپسند ہے۔ قیامت کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ قیامت کے قریبی زمانہ میں حسد بہت بڑھ جائے گا۔

عَنْ عَمْرِوبْنِ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيْفُ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُوَيِّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ اِلَى الْبَحْرِيْنِ يَاْتِيْ بِجِزْ يَتِهَا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالَحَ اَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَاَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ اَبُوْعُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْاَنْصَارُ بِقُدُوْمِ اَبِیْ عُبَيْدَةَ فَوَافَوْا صَلٰوةَ

الْفَجْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوْا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَاٰهُمْ ثُمَّ قَالَ اَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ قَالُوْا اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَبْشِرُوْا وَاَمِّلُوْا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا فَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ.

عمرو بن عوف جو جنگ بدر میں حضور کے ساتھ حاضر تھے' فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوعبیدہ کو بحرین کا جزیہ وصول کرنے کے لئے بھیجا۔ حضور نے بحرین والوں سے صلح کرلی تھی اور ان پر علاء بن الحضرمی کو امیر مقرر کیا تھا۔ ابوعبیدہ بحرین سے مال لے کر آئے جب انصار کو ابوعبیدہ کی آمد کی اطلاع ہوئی تو نماز فجر میں سب جمع ہو گئے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا سلام پھیر کر انہیں دیکھا تو آپ مسکرائے۔ پھر فرمایا شاید تم ابوعبیدہ کی آمد کی اطلاع پا کر آئے ہو۔ انہوں نے عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ! آپ نے فرمایا تو تم لوگ خوش ہو جاؤ جو امید تم لے کر آئے وہ پوری ہو گی۔ خدا کی قسم میں تم پر فقر سے اتنا نہیں ڈرتا جتنا اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم پر دنیا اسی طرح نہ چھا جائے جیسے پہلے لوگوں پر چھا گئی تھی تو انہوں نے آپس میں رشک و حسد شروع کر دیا تو تمہیں بھی یہ رشک ایسے ہی ہلاک کر دے گا۔ جیسے اس نے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا تھا۔

(ابن ماجہ دوم کتاب الفتن باب فتنہ مال ۱۷۹۵)

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَسَدُ يَاْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَاْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ

كَمَا يُطْفِى الْمَآءُ النَّارَ وَالصَّلٰوةُ نُوْرُالْمُؤْمِنِ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ.

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ حسد نیکیوں کو اسی طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو صدقہ برائیوں کو ایسے ہی مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ نماز مومن کا نور ہے اور روزہ دوزخ سے ڈھال ہے۔ (ابن ماجہ دوم باب حسد حدیث ۲۰۱۳)

۲۲- یہود و انصاریٰ کے نقش قدم پر چلنے کی پیش گوئی

اسلام سے پہلے یہودی اور عیسائی عام تھے۔ انہوں نے اپنے نبی کے بعد اپنی نفسانی خواہشات اور جھوٹی اغراض کے تحت دین کی باتوں میں کمی بیشی کردی اور اپنے نبی کی تعلیمات میں تحریف کرلی اور نئی نئی باتیں دین میں شامل کرلیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو باخبر کیا ہے کہ تم یہود و نصاریٰ کی راہ پر نہ چلنا اسلامی زندگی میں ان کے رسم و رواج کی پیروی نہ کرنا بلکہ کتاب و سنت کے مطابق اللہ اور اس کے رسول کی اتباع کرنا اس کے متعلقہ احادیث مندرجہ ذیل ہیں۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَّذِرَاعًا بِذَرَاعٍ حَتّٰی لَوْدَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوْهُمْ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰہِ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی قَالَ فَمَنْ.

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے سے قبل کے لوگوں کے طریقوں کو ضرور اپناؤ گے۔ بالشت کے ساتھ

بالشت اور ہاتھ ہاتھ کے ساتھ حتیٰ کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے تو تم بھی ان کی اتباع کرو گے۔ آپ سے دریافت کیا گیا۔ یہود ونصاریٰ کی؟ آپ نے فرمایا اور کس کی؟ (بخاری سوم کتاب الاعتصام باب قول النبی حدیث ۲۱۶۹)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَتَتَّبِعَنَّ سُنَّةَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بَاعًا بِبَاعٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ وَشِبْرًا بِشِبْرٍ حَتّٰی لَوْدَخَلُوْا فِیْ حُجْرِ ضَبٍّ لَدَخَلْتُمْ فِیْهِ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللهِ اَلْیَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی قَالَ فَمَنْ اِذًا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم پہلی امتوں کے نقش قدم پر چلو گے۔ اگر وہ ایک باع چلیں گے تو تم بھی ایک باع چلو گے اور اگر وہ ایک بالشت چلیں گے تو تم بھی ایک بالشت چلو گے حتیٰ کہ اگر وہ گوہ کے بھٹ میں داخل ہوئے ہیں تو تم بھی داخل ہوگے۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا پہلے لوگوں سے مراد یہود اور نصاریٰ ہیں آپ نے فرمایا اور کون ہوسکتا ہے۔ (ابن ماجہ دوم باب افتراق الامم ۱۷۹۲)

عَنْ اَبِیْ وَاقِدٍا للَّیْثِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ اِلٰی غَزْوَةِ حُنَیْنٍ مَرَّ بِشَجَرَةٍ لِلْمُشْرِکِیْنَ کَانُوْا یُعَلِّقُوْنَ عَلَیْهَا اَسْلِحَتَهُمْ یُقَالُ لَهَا ذَاتُ اَنْوَاطٍ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللهِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ اَنْوَاطٍ کَمَا لَهُمْ ذَاتُ اَنْوَاطٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللهِ هٰذَا کَمَا قَالَ قَوْمُ مُوْسٰی اِجْعَلْ لَنَا اِلٰهًا کَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَتَرْکَبُنَّ سُنَنَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ.

حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ حنین کے لئے نکلے تو مشرکوں کے ایک درخت کے پاس سے

گرے جس کے ساتھ وہ لوگ اپنا اسلحہ لٹکایا کرتے تھے اور اسے ذات انواط کہا جاتا تھا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! ان کے ذات انواط کی طرح ہمارے لئے بھی ایک ذات انواط مقرر فرما دیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سبحان اللہ! یہ تو اسی بات کی طرح ہے جیسے حضرت موسیٰ کی قوم نے کہا تھا کہ ہمارے لئے معبود مقرر کردیجئے جیسے ان کے معبود ہیں۔ (۱۳۸:۷) قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم ضرور پہلے لوگوں کے راستوں پر چلو گے۔ (ترمذی جلد دوم کتاب فتن باب مشرکین سنن ۵۴)

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَاْخُذَ اُمَّتِیْ بِاَخْذِ الْقُرُوْنِ قَبْلَهَا شِبْرًا بِشِبْرٍ وَّ ذِرَاعًا بِذِرَاعٍ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَفَارِسَ وَالرُّوْمِ فَقَالَ وَمَنِ النَّاسُ اِلَّا اُولٰٓئِكَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہیں آئے گی حتیٰ کہ میری امت گزشتہ امتوں کے افعال کو نہ اپنا لے بالشت کے ساتھ بالشت اور گز کے ساتھ گز آپ سے دریافت کیا گیا یارسول اللہ! کیا ایران و روم کی مثل؟ فرمایا لوگوں سے مراد یہی تو ہیں۔

(بخاری سوم کتاب الاعتصام باب قول النبی حدیث ۲۱۷۸)

۲۳۔ عورتوں کی تعداد مردوں سے بڑھ جائے گی

اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں پر غلبہ کی قوت عطا فرمائی ہے جس کی بناء پر مردوں کی تعداد زیادہ اور عورتوں کی تعداد کم رہتی ہے لیکن قرب قیامت میں عورتوں کی تعداد مردوں کی تعداد کے مقابلے میں بہت زیادہ ہوگی یہاں تک کہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی ہے کہ پچاس عورتوں کا انتظام کرنے والا ایک ہی مرد ہوگا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ اَلاَ اُحَدِّثُکُمْ حَدِیْثًا سَمِعْتُہٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُحَدِّثُکُمْ بِہٖ اَحَدٌ بَعْدِیْ سَمِعْتُہٗ مِنْہُ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ اَنْ یُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَیَظْھَرَ الْجَھْلُ وَیَفْشُوَا الزِّنَا وَیُشْرَبَ الْخَمْرُ وَیَذْھَبَ الرِّجَالُ وَیَبْقَی النِّسَآءُ حَتّٰی یَکُوْنَ لِخَمْسِیْنَ اِمْرَاَۃٍ قَیِّمٌ وَاحِدٌ۔

(ایک دفعہ) حضرت انس نے کہا کیا میں تمہیں وہ حدیث نہ سناؤں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور میرے بعد تم میں سے کوئی اسے بیان نہ کرے گا۔ آپ نے ارشاد فرمایا تھا۔ قیامت کی علامات یہ ہیں۔ علم ختم ہوجائے گا۔ گمراہی عام ہوگی۔ بدفعلی عام ہوگی۔ شراب کثرت سے نوش کی جائے گی۔ مردوں کی قلت ہوگی۔ عورتوں کی کثرت ہوجائے گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں کی کفالت ایک مرد کرے گا۔

(ابن ماجہ دوم کتاب الفتن باب اشراط الساعۃ ۱۸۴۴)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَاُحَدِّثَنَّکُمْ حَدِیْثًا لَّایُحَدِّثُکُمْ اَحَدٌ بَعْدِیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ اَنْ یَّقِلَّ الْعِلْمُ وَیَظْھَرَالْجَھْلُ وَیَظْھَرَالزِّنَا وَتَکْثُرَالنِّسَآءُ وَیَقِلَّ الرِّجَالُ حَتّٰی یَکُوْنَ لِخَمْسِیْنَ امْرَاَۃً الْقَیِّمُ الْوَاحِدُ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں تم سے وہ حدیث بیان کرتا ہوں جو میرے بعد کوئی بیان نہیں کرے گا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ علم گھٹ جائے گا۔ جہالت

پھیل جائے گی' بدکاری عام ہوجائے گی' عورتیں بڑھ جائیں گی اور مرد گھٹ جائیں گے یہاں تک کہ پچاس عورتوں کی نگرانی کرنے والا ایک ہی مرد ہوگا۔

(بخاری جلد اول کتاب علم باب رفع العلم حدیث ۸۱)

اس سے یہ مراد نہیں کہ ایک ایک مرد کی پچاس پچاس بیویاں ہوں گی بلکہ یہ مراد ہے کہ ایک ایک مرد پر پچاس پچاس عورتوں کی کفالت وخبر گیری کا بوجھ ہوگا جن میں مائیں' خالائیں' دادیاں' بہنیں' پھوپیاں وغیرہ ہوں گی۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیَاْتِیَنَّ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَّطُوْفُ الرَّجُلُ فِیْهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ ثُمَّ لَایَجِدُ اَحَدًا یَّاْخُذُ مِنْهُ وَیُرٰی الرَّجُلُ الْوَاحِدُ یَتْبَعُهٗ اَرْبَعُوْنَ امْرَاَةً یَّلُذْنَ بِهٖ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَکَثْرَةِ النِّسَآءِ۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایک ایسا دور آئے گا کہ انسان صدقہ کرنے کے لئے سونا لئے گھومتا پھرے گا اور کوئی لینے والا نہیں ملے گا اور مردوں کی کمی اور عورتوں کی کثرت سے یہ حال ہوگا کہ ایک مرد کی پناہ میں چالیس عورتیں دکھائی دیں گی۔

(مسلم کتاب الزکوۃ باب ان اسم الصدقۃ ۲۲۳۴)

۲۴ - برائیوں کے برے اثرات کی پیش گوئی

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا خدشہ ظاہر کیا کہ ایک وقت آئے گا کہ پانچ بری باتیں عام ہوجائیں گی جن کی بناء پر برے اثرات پیدا ہوں گے جو امت مسلمہ کے لئے دنیا اور آخرت میں برے انجام کا باعث بنیں گے۔

وہ پانچ برائیاں اعلانیہ فحاشی' ناپ تول میں کمی' ترک زکوٰۃ' اللہ اور اس کے رسول

سے بدعہدی اور اللہ کے قانون کو چھوڑنا ہے۔ اس کی تفصیل کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یہ ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَقْبَلَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ یَامَعْشَرَالْمُھَاجِرِیْنَ خَمْسٌ اِذَا ابْتُلَیْتُمْ بِھِنَّ وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ اَنْ تُدْرِکُوْھُنَّ لَمْ یَظْھَرِ الْفَاحِشَۃُ فِیْ قَوْمٍ قَطُّ حَتّٰی یُعْلِنُوْا بِھَا اِلَّا فَشٰی فِیْھِمُ الطَّاعُوْنُ وَالْاَوْجَاعُ الَّتِیْ لَمْ تَکُنْ مَضَتْ فِیْ اَسْلَافِھِمُ الَّذِیْنَ مَضَوْا وَلَمْ یَنْقُصُوا الْمِکْیَالَ وَالْمِیْزَانَ اِلَّا اُخِذُوْا بِالسِّنِیْنِ وَشِدَّۃِ الْمُؤْنَۃِ وَجَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَیْھِمْ وَلَمْ یَمْنَعُوْا زَکٰوۃَ اَمْوَالِھِمْ اِلَّا مَنَعُوْا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَآءِ وَلَوْلَا الْبَھَآئِمُ لَمْ یُمْطَرُوْا وَلَمْ یَنْقُضُوْا عَھْدَ اللّٰہِ وَعَھْدَ رَسُوْلِہٖ اِلَّا سَلَّطَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ عَدُوًّا مِنْ غَیْرِھِمْ فَاَخَذُوْا بَعْضَ مَا فِیْ اَیْدِیْھِمْ وَمَا لَمْ نَحْکُمْ اَئِمَّتُھُمْ بِکِتَابِ اللّٰہِ وَیَتَخَیَّرُوْا مِمَّا اَنْزَلَ اللّٰہُ اِلَّاجَعَلَ اللّٰہُ بَاْسَھُمْ بَیْنَھُمْ۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف توجہ فرمائی اور فرمایا اے مہاجرین جب تم پانچ باتوں میں مبتلا کر دیئے جاؤ اور میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں کہ تم ان باتوں کو پاؤ اول یہ کہ جب کسی قوم میں اعلانیہ فحاشی ہونے لگ جائیں تو ان میں طاعون اور مہلک لاعلاج بیماریاں پیدا ہونا شروع ہو جاتیں ہیں۔ دوم کہ جب لوگ ناپ تول میں کمی کرنے لگ جاتے ہیں تو ان پر قحط اور مصیبتیں نازل ہوتی ہیں۔ بادشاہ ان پر ظلم کرتے ہیں جب لوگ زکوٰۃ کی ادائیگی چھوڑ دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ بارش کو روک دیتا ہے اگر زمین پر چوپائے نہ ہوتے تو آسمان سے پانی کا ایک قطرہ بھی نہ گرتا اور جب

لوگ اللہ اور اس کے رسول کے عہد کو توڑ دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان پر دشمنوں کو مسلط کردیتا ہے تو وہ ان کا مال وغیرہ سب کچھ چھین لیتے ہیں اور جب مسلمان حکمران اللہ کے قانون کو چھوڑ کر دوسرا قانون اور احکام خداوندی میں سے کچھ لیتے اور کچھ چھوڑتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے درمیان اختلاف پیدا فرما دیتا ہے۔

(ابن ماجہ دوم کتاب فتن باب العقوبات ۱۸۱۸)

اس حدیث میں پانچ برائیوں کے برے اثرات کی وضاحت فرمائی گئی ہے جو حسب ذیل ہیں۔

(۱) جب کسی قوم میں فحاشی عام ہو جائے تو اس میں ایسی بیماریاں پیدا ہو جائیں گی جو انتہائی مہلک ہوں گی اور پہلے دیکھنے میں نہ آئی ہوں گی اور ان کے علاج میں بے حد پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

(۲) جب کوئی قوم ناپ تول میں کمی کرنے لگ جاتی ہے تو ان پر مصیبتیں آنا شروع ہوجاتی ہیں ان کے حکمران ان پر ظلم کرتے ہیں۔

(۳) جب لوگ زکوٰۃ دینا چھوڑ دیتے ہیں تو ان پر قحط سالی آجاتی ہے جس سے غلہ اور فصلیں کم پیدا ہوتی ہیں جو بعدازاں انتہائی پریشانی کا باعث بنتا ہے۔

(۴) جب لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنا چھوڑ دیتے ہیں تو اللہ ان پر دشمنوں کو مسلط کردیتا ہے جو ان کا مال چھین لیتے ہیں جس سے لوگوں میں معاشی بدحالی پیدا ہوجاتی ہے۔

(۵) جب مسلمان حکمران اللہ کے قانون کو چھوڑ کر دوسروں کے قانون کو اپناتے ہیں یا اللہ کے حکم پر کچھ عمل کرتے ہیں اور کچھ کو ترک کردیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے درمیان اختلاف پیدا فرما دیتا ہے جس سے عداوت اور لڑائی جھگڑا اور فساد بڑھ جاتا ہے جو لوگوں کی تباہی کا باعث بنتا ہے۔

پس معلوم ہوا کہ گناہ ہر صورت میں گناہ ہے اور آخرت میں اس کی سزا ہے۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ چار گناہوں کے اثرات بہت برے ہیں وہ گناہ خیانت' بدکاری' ناپ تول میں کمی اور بدعہدی ہے جن لوگوں میں یہ باتیں پیدا ہوجاتیں ہیں پھر ان میں دوسرے گناہ جنم لیتے ہیں۔ حضرت ابن عباس کے ارشاد کا متن یہ ہے۔

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا ظَهَرَ الْغَائِلُ فِیْ قَوْمٍ اِلَّا اَلْقَی اللّٰہُ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ وَلَا فَشَا الزِّنَا فِیْ قَوْمٍ اِلَّا کَثُرَ فِیْهِمُ الْمَوْتُ وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ نِ الْمِکْیَالَ وَالْمِیْزَانَ اِلَّا قُطِعَ عَنْهُمُ الرِّزْقُ وَلَا حَکَمَ قَوْمٌ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّا فَشَافِیْهِمُ الدَّمُ وَلَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ اِلَّا سُلِّطَ عَلَیْهِمُ الْعَدُوُّ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جس قوم میں خیانت ظاہر ہوجائے تو اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں رعب ڈال دیتا ہے اور نہیں پھیلتا' کسی قوم میں زنا مگر اس میں موت کی کثرت ہوجاتی ہے اور نہیں کرتی کوئی قوم ناپ تول میں کمی مگر اس کا رزق منقطع کردیا جاتا ہے اور نہیں کرتی کوئی قوم حق کے خلاف فیصلے مگر اس میں خونریزی پھیل جاتی ہے اور نہیں توڑتی کوئی قوم اپنا معاہدہ مگر ان پر دشمن کو مسلط کردیا جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ حدیث ۵۱۳۶ بحوالہ مالک)

اس روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس میں قوم میں خیانت پیدا ہوجائے گی۔ وہ بزدل ہوجائے کیونکہ خیانت کی بناء پر دوسروں کا رعب ان پر چھا جائے گا جس قوم میں بدکاری زیادہ ہوجائے گی۔ اس قوم میں موت کی شرح بڑھ جائے گی اور اسی طرح جو قوم تجارت پیشہ اختیار کرکے کم تولتی ہے یا پیمائش میں کمی کرتی ہے تو اس قوم کے رزق میں برکت ختم ہوجاتی ہے اور ان کی روزی میں کمی واقع ہوجاتی

ہے۔ اسی طرح جس قوم کے صاحب اقتدار لوگ صحیح فیصلے نہیں کرتے تو اس قوم میں قتل و غارت بڑھ جاتی ہے اور ایسے ہی اگر قوم اپنے معاہدے کو توڑ دیتی ہے اور عہد کی پابندی نہیں کرتی تو ان پر اللہ تعالیٰ جابر دشمنوں کو مسلط کر دیتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ گناہ کے اثرات بہت بُرے ہیں اور جن گناہوں کا مندرجہ بالا روایت میں ذکر کیا گیا ہے وہ دورِ فتن میں بڑھ جائیں گے۔

۲۵ - امانت ضائع ہو جائے گی

قیامت آنے کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ امانت ضائع ہو جائے گی۔ اللہ کا دین لوگوں کے پاس امانت کی طرح ہے۔ لوگوں کو دین حق پر عمل کرنا چاہیے لیکن اللہ کے دین پر عمل موقوف ہو جائے گا جبکہ حکومتوں کے کارپرداز نااہل ہو جائیں گے۔ اس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مندرجہ ذیل ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ بَیْنَمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحَدِّثُ اِذْ جَآءَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ مَتَی السَّاعَۃُ قَالَ اِذَا ضُیِّعَتِ الْاَمَانَۃُ فَانْتَظِرِ السَّاعَۃَ قَالَ کَیْفَ اِضَاعَتُھَا قَالَ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰی غَیْرِ اَھْلِہٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَۃَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گفتگو کر رہے تھے کہ ایک اعرابی آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا؟ کہ قیامت کب قائم ہوگی۔ آپ نے فرمایا جب امانت کو ضائع کر دیا جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔ وہ عرض کرنے لگا کہ امانت کس طرح ضائع ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا جب دنیاوی حکومت کے کام نااہل لوگوں کو سونپ دیئے جائیں تو قیامت کا انتظار کرنا۔ (بخاری جلد اول کتاب العلم باب من سئل علما ص ۱۵)

امانت سے مراد شریعت کی طرف سے عائد کی جانے والی ذمہ داریاں اور دین کے احکام ہیں جیسا کہ قرآن کریم کے ارشاد انا عرضنا الامانۃ میں امانت کا یہی مفہوم ہے یا "امانت" سے لوگوں کے حقوق اور ان کی امانتیں مراد ہیں۔

حضورؐ نے اس دیہاتی کے پوچھنے پر یہ واضح فرمایا کہ کچھ ایسی علامتیں ضرور ہیں جو قیامت سے پہلے ظاہر ہوں گی اور جو اس امر کی نشانیاں ہوں گی کہ اب قیامت قریب ہے چنانچہ ان علامتوں میں سے ایک علامت امانتوں کا ضائع کرنا ہے کہ لوگ امانتوں میں خیانت کرنے لگیں گے۔

"نااہل" سے مراد وہ لوگ ہیں جو اپنے اندر حکومت و سیادت کی شرائط نہ رکھنے کی وجہ سے حکمراں بننے کا استحاق نہ رکھتے ہوں گے جیسے عورتیں' بچے جہلا' فاسق و بدکار وغیرہ۔ اگر دین و دنیا کے امور کا نظم و انتظام ایسے شخص کے ہاتھوں میں آجائے جو اس ذمہ داری کو پورا کرنے کی اہلیت نہ رکھتا ہو تو یقیناً ان امور کا صحیح طور پر انجام پانا ممکن نہیں ہوگا اور طرح طرح کی خرابیاں پیدا ہوجائیں گی جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ لوگوں کے حقوق ضائع و پامال ہونے لگیں گے اور ہر شخص بے چین و مضطرب رہے گا۔

(بخاری سوم کتاب الفتن حدیث ۱۹۶۵-۱۴۱۷)

۲۶ - علامات قیامت کی مفصل پیش گوئی

قیامت کی علامات بہت ہیں اور جوں جوں قیامت قریب آرہی ہے۔ وہ وقت کی مناسبت سے ظاہر ہورہی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حسب ذیل ارشاد میں قیامت کی بہت سی علامات بیان کردی گئی ہیں۔ استفادہ کے لئے حدیث پاک کا متن مندرجہ ذیل ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِیْمَتَانِ تَکُوْنُ بَیْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِیْمَةٌ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ وَحَتّٰی یُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ قَرِیْبٌ مِّنْ ثَلٰثِیْنَ کُلُّهُمْ یَزْعَمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَحَتّٰی یُقْبَضَ الْعِلْمُ وَیُکْثَرَ الزَّلَازِلُ وَیَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَیَظْهَرَ الْفِتَنُ وَیَکْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ وَحَتّٰی یَکْثُرَ فِیْکُمُ الْمَالُ فَیَفِیْضَ حَتّٰی یُهِمَّ رَبُّ الْمَالِ مَنْ یَّقْبَلُ صَدَقَتَهٗ وَحَتّٰی یَعْرِضَهٗ فَیَقُوْلُ الَّذِیْ یَعْرِضُهٗ عَلَیْهِ لَا اَرَبَ لِیْ بِهٖ وَحَتّٰی یَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِی الْبُنْیَانِ وَحَتّٰی یَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ مَکَانَهٗ وَحَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا فَاِذَا طَلَعَتْ وَرَاٰهَا النَّاسُ اٰمَنُوْا اَجْمَعُوْنَ فَذٰلِکَ حِیْنَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَکُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْکَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِهَا خَیْرًا وَّلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَیْنَهُمَا فَلَا یَتَبَایَعَانِهٖ وَلَا یَطْوِیَانِهٖ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهٖ فَلَا یَطْعَمُهٗ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ یَلِیْطُ حَوْضَهٗ فَلَا یَسْقِیْ فِیْهِ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ اُکْلَتَهٗ اِلٰی فِیْهِ فَلَا یَطْعَمُهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ دو عظیم لشکروں کی آپس میں جنگ نہ ہوجائے۔ ان کا دعویٰ ایک جیسا ہوگا یہاں تک کہ تیس کے قریب دجال و کذاب ہوں گے۔ ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے یہاں تک کہ علم اٹھا لیا جائے گا' کثرت سے زلزلے آئیں گے' زمانے قریب ہوجائیں گے' فتنے

ظاہر ہوں گے' ہرج یعنی قتل بڑھ جائے گا' مال کی تمہارے پاس اتنی کثرت ہوجائے گی کہ مال والے کو فکر ہوگی کہ میرا صدقہ کون قبول کرے گا۔ وہ کسی کو مال دے گا تو دوسرا کہے گا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے یہاں تک کہ لوگ فلک بوس عمارتوں پر فخر کریں گے۔ آدمی قبر کے پاس سے گزرے گا تو کہے گا کہ کاش! میں اس جگہ ہوتا۔ یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہوگا جب وہ طلوع ہوگا اور لوگ اسے دیکھیں گے تو سارے ایمان لے آئیں گے جبکہ اس وقت کا ایمان لانا انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گا جبکہ وہ پہلے ایمان نہ لائے ہوں اور اپنے ایمان کے ساتھ نیکیاں نہ کی ہوں۔ قیامت اتنی جلدی قائم ہوجائے گی کہ دو آدمیوں نے اپنے درمیان کپڑے کھولے ہوں گے' اسے بیچنے یا لپیٹنے نہیں پائیں گے کہ قیامت قائم ہوجائے گی۔ ایک آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ نکال کر لائے گا۔ اسے پی نہیں سکے گا کہ قیامت قائم ہوجائے گی۔ ایک آدمی اپنے حوض کو پلستر کررہا ہوگا اسے پانی سے بھر نہیں سکے گا کہ قیامت قائم ہوجائے گی۔ آدمی نے لقمہ اپنے منہ کی طرف اٹھایا ہوگا لیکن اسے کھا نہیں سکے گا۔

۲۷۔ قیامت سے قبل علم اٹھ جائے گا

علم کا میدان بہت وسیع ہے۔ اس کی کوئی حد نہیں لیکن زندگی مختصر ہے۔ علم حاصل کرتے کرتے ختم ہوجاتی ہے کیونکہ دنیا کے ہر علم کا احاطہ ممکن نہیں' لیکن بعض لوگ دین کا علم حاصل کرتے ہیں جو باعث سعادت ہے۔ دین کا علم زندگی کی اہم ضرورت ہے کیونکہ اس کے بغیر عمل درست نہیں ہوسکتا جو لوگ قرآن و حدیث کا علم حاصل کرتے ہیں وہ علماء کہلاتے ہیں۔ اللہ کے نزدیک علماء کا بلند مقام ہے کیونکہ دین اسلام کی تمام تبلیغ اور اشاعت کا کام علماء ہی سرانجام دیتے ہیں۔ جوں

جوں قرب قیامت آئے گا۔ صحیح علم رکھنے والے کم ہوتے جائیں گے جس سے مراد علم کا اٹھ جانا ہے اس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چند ارشادات حسب ذیل ہیں۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوْا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ تَعَلَّمُوا الْفَرَآئِضَ وَعَلِّمُوْهَا النَّاسَ تَعَلَّمُوْا الْقُرْاٰنَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ فَاِنِّیْ امْرُءٌ مَّقْبُوْضٌ وَالْعِلْمُ سَيُنْتَقِصُ وَيَظْهَرُ الْفِتَنُ حَتّٰی يَخْتَلِفَ اثْنَانِ فِیْ فَرِيْضَةٍ لَّا يَجِدَانِ اَحَدًا يَّفْصِلُ بَيْنَهُمَا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ۔ فرائض (تقسیم ترکہ) کا علم حاصل کرو اور دوسروں کو بتاؤ۔ قرآن پڑھو اور دوسروں کو پڑھاؤ کیونکہ میرا وصال ہونے والا ہے۔ علم کم ہوتا جائے گا اس کے بعد فتنے ظاہر ہوں گے۔ یہاں تک کہ دو شخص فرض کے بارے میں اختلاف کریں گے اور کوئی ان کے درمیان فیصلہ کرنے والا نہ ہوگا۔ (دارمی- دارقطنی)

عَنْ زِيَادِ ابْنِ لَبِيْدٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَقَالَ ذَاكَ عِنْدَ اَوَانِ ذَهَابِ الْعِلْمِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَنُقْرِئُهُ اَبْنَاءَ نَا وَيُقْرِئُهُ اَبْنَآءُ نَا اَبْنَاءَ هُمْ اِلٰی يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ زِيَادُ اِنْ كُنْتُ لَاُرٰكَ مِنْ اَفْقَهِ رَجُلٍ بِالْمَدِيْنَةِ اَوَلَيْسَ هٰذِهِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی يَقْرَءُ وْنَ التَّوْرٰتَهَ وَالْاِنْجِيْلَ لَا يَعْمَلُوْنَ بِشَیْءٍ مِّمَّا فِيْهِمَا۔

حضرت زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے کسی بات کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ علم کے چلے جانے کا وقت ہے۔ میں نے عرض کیا کہ علم کیسے جاتا رہے گا جبکہ ہم قرآن کی تلاوت کرتے ہیں۔ اپنی اولاد کو پڑھاتے ہیں اور وہ اپنی اولاد کو پڑھائیں گے اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ میری بات پر سرکار نے فرمایا۔ تیری ماں تجھ کو گم کرے۔ میں تجھ کو مدینہ کے عقلمندوں میں سے سمجھتا تھا۔ کیا یہ یہودی اور نصرانی' تورات و انجیل نہیں پڑھتے لیکن وہ اس کے احکام میں سے کسی پر عمل نہیں کرتے۔

(احمد' ترمذی' ابن ماجہ)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَّنْتَزِعُهٗ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰكِنْ يَّقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَآءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمٌ اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوْسًا جُهَّالاً فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ اللہ تعالیٰ علم کو اچانک نہیں اٹھائے گا کہ بندوں سے چھین لے بلکہ علماء کو وفات دے کر علم کو اٹھا لے گا۔ یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جہلاء کو اپنے مقتدا بنا لیں گے۔ ان سے مسائل پوچھے جائیں گے تو علم کے بغیر فتوے دیں گے۔ خود گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

(بخاری اول کتاب العلم باب کیف یقبض العلم ۱۰۰)

۲۸ - دین سے نکل جانے والا گروہ

اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیے گئے دین اسلام کو دل سے تسلیم کر لینا اور زبان سے اقرار کرنا ایمان ہے۔ ایمان نیک اعمال کی بنیاد ہے۔ دین کے تمام احکامات پر عمل کیلئے ضروری ہے کہ انہیں دل سے مانتے ہوئے ان پر عمل کیا جائے جو کام بھی کیا جائے۔ اس میں اللہ کی محبت کو مدنظر رکھا جائے۔ یہی ایمان کا تقاضا ہے اگر لوگ ایمان کو مدنظر نہ رکھیں گے تو عمل قبول نہ ہوگا۔

عَنْ عَلِیٍّ اِذَا حَدَّثْتُکُمْ عَنْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدِیْثًا فُلَانٌ اُخِرَ مِنَ السَّمَآءِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَکْذِبَ عَلَیْہِ وَاِذَا حَدَّثْتُکُمْ فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ فَاِنَّمَا الْحَرْبُ خُدْعَۃٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَاْتِیْ فِی اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَآءُ الْاِسْنَانِ سُفَھَآءُ الْاَحْلَامِ یَقُوْلُوْنَ مِنْ خَیْرِ قَوْلِ الْبَرِیَّۃِ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا یَمْرُقُ السَّھْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ لَا یُجَاوِزُ اِیْمَانُھُمْ حَنَاجِرَھُمْ فَاَیْنَمَا لَقِیْتُمُوْھُمْ فَاقْتُلُوْھُمْ فَاِنَّ قَتْلَھُمْ اَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جس وقت میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بیان کروں تو مجھے آپ کی طرف غلط بات منسوب کرنے سے آسمان کی بلندی سے گر پڑنا زیادہ محبوب ہے۔ میرے اور تمہارے درمیان کوئی معاملہ رونما ہو تو جاننا چاہیئے کہ جنگ دھوکہ بازی ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ آخری وقت میں ایک ایسی قوم برآمد ہوگی جن کی عمریں تو کم ہوں گی اور عقل سے خالی ہوں گے اور حضور

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات بیان کریں گے لیکن اسلام سے اس طرح خارج ہو چکے ہوں گے جس طرح تیر کمان سے خارج ہو جاتا ہے ان کے حلق کے نیچے ایمان کا اثر نہیں ہوگا تم جہاں کہیں ان پر (غلبہ) پاؤں ان کو قتل کر دینا اس لئے ان کو قتل کرنے والے کو قیامت کے دن ثواب ملے گا۔

(ابوداؤد سوم کتاب سنت باب فی قتل الخوارج حدیث ۱۳۴۰)

اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ قیامت کے نزدیک امت مسلمہ سے ایک گروہ ایسا پیدا ہوگا جن کی عمریں کم ہوں گی اور ان کی عقل بھی پختہ نہ ہوگی۔ وہ لوگ بظاہر دین اسلام کی اشاعت کرتے ہوئے دکھائی دیں گے لیکن ان کی باتیں دین اسلام کے تقاضا ایمان کے مطابق نہ ہوں گی۔ وہ ایسی باتیں کریں گے جو ایمان سے متضاد ہوں گی اور اس کی وجہ یہ ہوگی کہ ان کے دلوں پر ایمان کا اثر نہ ہوگا وہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت نہیں کرتے ہوں گے۔ ان کی اشاعت اسلام کا اثر مرتب نہ ہوگا بلکہ یہ لوگ خود دین سے نکل چکے ہوں گے اس لئے ایسے لوگوں سے بچنے کی کوشش کرنا پڑے گی تاکہ قرب قیامت میں اہل ایمان کا ایمان مضبوط اور کامل رہے۔

یہی حدیث بخاری شریف میں مندرجہ ذیل الفاظ کے ساتھ مروی ہے۔

قَالَ عَلِیٌّ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَاتِیْ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَاءُ الْاَسْنَانِ سُفَهَآءُ الْاَحْلَامِ یَقُوْلُوْنَ مِنْ خَیْرِ قَوْلِ الْبَرِیَّةِ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ لَا یُجَاوِزُ اِیْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ فَاَیْنَمَا لَقِیْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّ قَتْلَهُمْ اَجْرٌ لِّمَنْ قَتَلَهُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ.

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کو فرماتے سنا۔ آخری زمانہ میں ایسے کچھ لوگ وارد ہوں گے جو عمر کے ناپختہ اور عقل کے کورے ہوں گے۔ ان کی زبانوں پر سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات ہوں گے۔ مگر وہ اسلام سے اس طرح خارج ہوجائیں گے جس طرح تیر کمان سے خارج ہوجاتا ہے ان کے حلق سے نیچے ایمان نہیں اترے گا۔ تم ان پر جہاں بھی قابو پاؤ انہیں قتل کر دینا' اس لئے کہ ان کو قتل کرنے والوں کو ثواب عطا ہوگا۔

(بخاری سوم کتاب التفسیر باب من رایا بقرۃ القران حدیث ۵۰)

یہی بات ایک اور روایت میں یوں مروی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِي اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ اَحْدَاثُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهِمْ يَقُوْلُوْنَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخری زمانے میں ایک قوم پیدا ہوگی جن کی عمریں کم ہوں گی۔ بے عقل ہوں گے قرآن پاک پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا' احادیث رسول پیش کریں گے۔ دین سے ایسے نکلیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔(ترمذی دوم کتاب الفتن باب صفتہ المحارقہ ۶۵)

اسی نفس مضمون کی ایک اور حدیث یہ ہے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَخْرُجُ فِيْكُمْ قَوْمٌ تَحْقِرُوْنَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَكُمْ مَعَ صِيَامِهِمْ وَعَمَلَكُمْ مَعَ عَمَلِهِمْ وَيَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا

يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلاَ يَرٰى شَيْئًا وَّيَنْظُرُ فِي الْقِدْحِ فَلاَ يَرٰى شَيْئًا وَّيَنْظُرُ فِي الرِّيْشِ فَلاَ يَرٰى شَيْئًا وَّيَتَمَارٰى فِي الْفُوْقِ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ تمہارے درمیان سے ایک ایسی قوم خارج ہوگی کہ تم اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں کے سامنے' اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے سامنے اور اپنے اعمال کو ان کے اعمال کے سامنے ہلکے جانوں گے۔ وہ قرآن کی تلاوت کریں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ دین سے ایسے خارج ہوجائیں گے جس طرح شکار کے جسم سے تیر نکل جاتا ہے۔ پھر اگر شکاری تیر کی لکڑی اس کی پیکان اور پر کو دیکھے تو اسے کچھ نظر نہ آئے گا البتہ تیر کی نوک کو دیکھے تو اس پر کچھ چیز لگنے کا شک ہوگا۔

(بخاری سوم کتاب التفسیر باب من رایا بقراۃ القران حدیث ۵۱)

مندرجہ بالا روایت ابوداؤد میں یوں بیان ہوئی ہے۔

اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ اخْتِلَافٌ وَفُرْقَةٌ قَوْمٌ يُحْسِنُوْنَ الْقِيْلَ وَيُسِيْئُوْنَ الْفِعْلَ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَايُجَاوِزُ تَرَاقِيَهِمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يَرْجِعُوْنَ حَتّٰى يَرْتَدَّ عَلٰى فُوْقِهٖ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ طُوْبٰى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتَلُوْهُ يَدْعُوْنَ اِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَلَيْسُوْا مِنْهُ فِيْ شَيْئٍ مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ اَوْلٰى بِاللّٰهِ تَعَالٰى مِنْهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاسِيْمَاهُمْ قَالَ التَّحْلِيْقُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب میری امت میں اختلاف ہوگا اور مخالفت۔ ایک قوم ایسی ہوگی کہ وہ لوگ گفتار کے اچھے اور کردار کے برے ہوں گے۔ قرآن مجید پڑھیں گے جو ان کی ہنسلی سے آگے نہیں جائے گا۔ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتے ہیں اور واپس نہیں آتے یہاں تک کہ سوفار پر واپس نہ پھریں۔ وہ ساری مخلوق میں سب سے برے ہوں گے۔ بشارت ہے اسے جو انہیں قتل کرے اور جس کو وہ قتل کریں۔ وہ اللہ کی کتاب کی طرف بلائیں گے لیکن اس کے ساتھ ان کا تعلق کوئی نہیں ہوگا۔ ان کا قاتل ان کی نسبت اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہوگا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! ان کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا کہ سر منڈانا۔

(ابوداؤد سوم کتاب سنت باب قتل خوارج ۱۳۳۸)

۲۹۔ صرف قرآن کے ماننے والوں کے بارے میں پیش گوئی

قرآن مجید پر ایمان لانے کے ساتھ یہ بات ضروری ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کو بھی تسلیم کیا جائے کیونکہ سنت کے مطابق عمل کرنے کے لئے احادیث مبارکہ ہی بنیاد ہیں۔ احکامات قرآن کی تشریح احادیث ہی سے ملتی ہے اس لئے ہر مسلمان کے لئے قرآن مجید کے ساتھ احادیث کی حقیقت کو تسلیم کرنا بھی ضروری ہے لیکن قرب قیامت کے زمانہ میں ایک گروہ ایسا پیدا ہوگا جو صرف قرآن ہی کو مانے گا اور احادیث پر عمل کرنے سے انکار کرے گا۔ ایسے لوگ گمراہ ہوں ان کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یہ ہے۔

عَنِ الْمِقْدَامِ ابْنِ مَعْدِ یَکَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلاَ اِنِّیْ اُوْتِیْتُ الْقُرْاٰنَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ اَلاَ یُوْشِکُ رَجُلٌ شَبْعَانُ

عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَقُوْلُ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ فَمَا وَجَدْتُّمْ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ فَاَحِلُّوْهُ وَمَا وَجَدْتُّمْ فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ وَاِنَّ مَاحَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ اَلَا لَايَحِلُّ لَكُمُ الْحِمَارُ الْاَهْلِيُّ وَلَا كُلُّ ذِىْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَلَا لُقْطَةُ مُعَاهِدٍ اِلَّا اَنْ يَّسْتَغْنِىَ عَنْهَا صَاحِبُهَا وَمَنْ نَّزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ اَنْ يَّقْرُوْهُ فَاِنْ لَّمْ يَقْرُوْهُ فَلَهٗ اَنْ يُّعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ.

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک مجھے قرآن اور اس جیسے اور احکام بھی دیئے گئے ہیں۔ (یعنی احادیث) ایک پیٹ بھرا شخص تخت پر تکیہ لگائے تم سے کہہ رہا ہے کہ قرآن کریم میں جو چیز حلال لکھی ہے۔ اس کو حلال جانو اور جس چیز کو حرام لکھا ہے اس کو حرام سمجھ لو لیکن درحقیقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح چیزوں کو حرام کیا ہے جیسے اللہ نے حرام فرمائی ہیں۔ خبردار ہو جاؤ۔ تمہارے لئے گھریلو گدھے حلال نہیں ہیں اسی طرح پھاڑ کھانے والا جانور (شیر چیتا' کتا وغیرہ) بھی اور معاہد کا لقطہ (چھوڑا ہوا سامان) مگر جبکہ اس کا مالک اس سے بے پروا ہو۔ اگر کوئی شخص کسی قوم میں مہمان ہو تو میزبانوں کو چاہئے کہ اس کی مہمان داری کریں لیکن اگر وہ میزبان بننے کیلئے تیار نہ ہوں تو اس مہمان کو چاہئے کہ ان سے زبردستی مہمانی لے۔

(ابوداؤد جلد سوم کتاب اتباع سنت باب فی لزوم سنت ۱۱۸۰)

اس حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ ایک وقت ایسا آئے گا۔ کوئی پیٹ بھرا یعنی دولت مند آدمی اپنی امیری کی بناء پر لوگوں سے یہ کہے گا کہ تمہارے لئے صرف قرآن کافی ہے اس میں جن چیزوں کو حلال قرار دیا ہے انہیں حلال سمجھو لیکن حضور

صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن پاک کے انہی احکامات کی تشریح کے سلسلے میں حلال و حرام کی وضاحت فرمائی ہے جن کو ماننا بھی ضروری ہے۔ قرآن کی تفصیلات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے بغیر سمجھ نہیں آ سکتیں چونکہ اللہ نے خود فرمایا ہے کہ جو حکم تمہیں اللہ کا رسول دے اسے قبول کرو اور جن سے روکے ان سے رک جاؤ۔ اس سے واضح ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات عالیہ پر بھی عمل کیا جائے جو احادیث کی صورت میں موجود ہیں۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ بے شک تمہارے پیچھے ایک فتنہ ہے۔ اس میں مال کی کثرت ہوگی۔ قرآن مجید کے راستے کھل جائیں گے یہاں تک کہ مومن اور منافق، مرد اور عورت، بڑا اور چھوٹا غلام اور آزاد ہر کوئی اسے حاصل کرے گا۔ قریب ہے کہ ایک کہنے والا کہے گا۔ لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ میری پیروی نہیں کرتے حالانکہ میں قرآن مجید کا عالم ہوں۔ اچھا وہ میرے پیچھے نہیں لگیں گے جب تک میں اس کے سوا کوئی نیا شوشہ کھڑا نہ کروں۔ تم اس شخص سے اور اس کے نئے شوشے سے بچتے رہنا کیونکہ جو نئی بات نکالی جائے گی۔ وہ گمراہی ہے اور میں تمہیں عالم دین کی گمراہی سے ڈراتا ہوں کیونکہ شیطان گمراہی کی بات عالم دین کی زبان سے کہلواتا ہے اور بیشک منافق بھی سچی بات کہہ دیتا ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے۔ مجھے کیسے معلوم ہوگا کہ عالم دین یہ گمراہی کی بات کہہ رہا ہے اور منافق کی یہ بات سچی ہے؟ فرمایا کیوں نہیں۔ عالم دین کی غلط بات سے اجتناب کرو جس کے لئے اہل علم کہہ رہے ہوں کہ یہ کیا ہے اور اس کی وجہ سے عالم کو نہ چھوڑ کہ شاید وہ رجوع کرے اور تم سے سن کر حق کو قبول کرے کیونکہ حق میں نورانیت ہے۔

(ابوداؤد جلد سوم ۱۱۸۱)

۳۰۔ قرأت کا اجر دنیا میں چاہیں گے

ایک دفعہ کچھ لوگ تلاوت کلام پاک میں مصروف تھے ۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تلاوت میں مشغول دیکھ کر کہا کہ یہ بہت اچھا کام ہے اور آپ لوگ بڑے اچھے طریقے سے پڑھ رہے ہو لیکن ایک وقت آئے گا کہ لوگ قرآن کریم کی تلاوت صحیح طریقے سے کریں گے لیکن اس کا اجر دنیا ہی میں عزت اور مال کی صورت میں چاہیں گے اور ان کے لئے ایسا کرنا اچھا نہ ہوگا۔ اس کے بارے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی مندرجہ ذیل ہے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَفِيْنَا الْاَعْرَابِيُّ وَالْعَجَمِيُّ فَقَالَ اقْرَءُوْا فَكُلٌّ حَسَنٌ وَسَيَجِيْ ءُ اَقْوَامٌ يُقِيْمُوْنَهٗ كَمَا يُقَامُ الْقِدْحُ يَتَعَجَّلُوْنَهٗ وَلَا يَتَاَجَّلُوْنَهٗ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ جن میں دیہاتی اور عجمی بھی شامل تھے' تلاوت قرآن میں مشغول تھے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ نے ہم سے فرمایا مشغول تلاوت رہو ہر شخص اچھا پڑھ رہا ہے۔ عنقریب ایک ایسی قوم آئے گی جو تلاوت ترتیل کے ساتھ اور صحیح انداز میں پڑھیں گے لیکن وہ اس قرات کا اجر دنیا میں فوراً ہی چاہیں گے اور اس اجر کو آخرت تک موخر نہیں کریں گے۔ (ابوداوَد' شعب الایمان)

۳۱۔ علم دین فاسقوں میں جانے کی پیش گوئی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ یہ پیش گوئی فرمائی۔ لوگ امر معروف

اور نہی عن المنکر کو چھوڑ دیں گے جبکہ ان میں پہلی امتوں جیسی باتیں پیدا ہو جائیں گی۔ اس کے بارے میں آپ کا ارشاد مندرجہ ذیل ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَتٰی نَتْرُکُ الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْیَ عَنِ الْمُنْکَرِ قَالَ اِذَا ظَھَرَ فِیْکُمْ مَاظَھَرَ فِی الْاُمَمِ قَبْلَکُمْ قُلْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا ظَھَرَ فِی الْاُمَمِ قَبْلَنَا قَالَ الْمُلْکُ فِیْ صِغَارِکُمْ وَالْفَاحِشَۃُ فِیْ کِبَارِکُمْ وَالْعِلْمُ فِیْ رَزَالَتِکُمْ قَالَ زَیْدٌ تَفْسِیْرُ مَعْنٰی قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْعِلْمُ فِیْ رَذَالَتِکُمْ اِذَا کَانَ الْعِلْمُ فِی الْفُسَّاقِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا۔ ہم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کب چھوڑ دیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس وقت جب تم میں وہ باتیں ظاہر ہو جائیں جو اگلی امتوں میں ظاہر ہوئی تھیں۔ میں نے عرض کیا اگلی امتوں میں کیا باتیں ظاہر ہوئی تھیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا حکومت چھوٹے آدمیوں میں چلی جائے۔ بڑے آدمیوں میں بے شرمی کی باتیں پیدا ہو جائیں اور علم ذلیل لوگوں میں چلا جائے۔ زید کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کا مطلب یہ ہے کہ علم دین فاسقوں میں چلا جائے۔

(ابن ماجہ دوم باب علیکم انفسکم :۸۱۴)

اس حدیث میں اس بات کو واضح کیا گیا ہے کہ پہلی امتوں میں جب برائیاں بڑھ گئیں تو اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان کی حکومتوں کی حاکمیت کم حیثیت کے لوگوں میں چلی گئی جو حکومت کرنے کے اہل نہ تھے۔ بڑے لوگوں میں فحاشی جیسے کبیرہ گناہ پیدا ہو گئے اور علم ایسے لوگوں میں چلا گیا جو علم کے قدردان نہ تھے۔ اس وجہ سے وہ امتیں تباہ و برباد ہو گئیں لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو تنبیہ

فرمائی ہے کہ میری امت اس طرح کی بری باتوں سے بچ جائے۔

۳۲-نماز پڑھانے کے لئے امام نہیں ملے گا

نماز کی امامت کا فریضہ انتہائی باعظمت ہے اس لئے امام کو عالم باعمل اور متقی پرہیزگار ہونا چاہئے کیونکہ امامت بڑی ذمہ داری کا کام ہے لہٰذا نماز کی جماعت کے امام کو شریعت کے مطابق احتیاط کرنے کی ازحد ضرورت ہے مگر قرب قیامت کی ایک علامت یہ بھی ہوگی کہ نماز کی جماعت پڑھانے کے لئے متقی پرہیزگار اہل علم امام نہ ملے گا۔

لوگ امامت کے مسائل سے آگاہ نہ ہوں گے اس لئے نماز پڑھانے کے مناسب امام نہ ملے گا۔

عَنْ سُلَامَةَ بِنْتِ الْحَرِّ اُخْتِ خَرْشَنَةَ بْنِ الْحَرِّ الْفَزَارِيِّ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَّتَدَافَعَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ لَا يَجِدُوْنَ اِمَامًا يُصَلِّيْ.

خرشہ بن حرالفزاری کی بہن سلامہ بنت حر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ لوگ مسجد میں ایک دوسرے سے کہیں گے لیکن انہیں نماز پڑھانے کے لئے امام نہیں ملے گا۔ (ابوداؤد جلد اول کتاب الصلوٰۃ ۵۷۸)

اس حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ قیامت کی علامتوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ آخری زمانے میں لوگوں کو جب نماز پڑھانے کے لئے کہا جائے گا تو وہ نماز نہ پڑھائیں گے بلکہ دوسروں سے کہیں گے کہ تم پڑھا دو اس طرح اہل علم ائمہ کی قلت ہوجائے گی۔

۳۳۔اعمال کا دکھاوا عام ہو جائے گا

دکھاوے اور شہرت کی غرض سے کسی نیک عمل کا کرنا ریاکاری کہلاتا ہے اور اطاعت کا اصل مقصد تو یہ ہے کہ جو عمل کیا جائے۔اس میں رضائے الٰہی کو مدنظر رکھا جائے اگر وہ عمل لوگوں کو دکھانے کے لئے کریں گے تو وہ گناہ بن جائے گا۔ ریاکاری بہت بڑا گناہ ہے کیونکہ یہ شرک کے قریب ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا خدشہ ظاہر کیا ہے کہ قرب قیامت کے لوگ دکھلاوے میں مشغول ہو جائیں گے۔اس طرح ان کے اعمال اکارت جائیں گے۔اس کے بارے میں چند احادیث مندرجہ ذیل ہیں۔

عَنْ شَدَّادِ ابْنِ اَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَلَّى يُرَآئِىْ فَقَدْ اَشْرَکَ وَمَنْ صَامَ يُرَآئِىْ فَقَدْ اَشْرَکَ وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَآئِىْ فَقَدْ اَشْرَکَ.

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جس نے دکھانے کے لئے نماز پڑھی۔ اس نے شرک کیا اور جس نے دکھانے کے لئے روزہ رکھا۔اس نے شرک کیا اور جس نے دکھانے کے لئے صدقہ دیا۔اس نے شرک کیا۔(احمد)

عَنْ شَدَّادِ ابْنِ اَوْسٍ اَنَّهٗ بَكٰى فَقِيْلَ لَهٗ مَا يُبْكِيْکَ قَالَ شَیْءٌ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَذَكَرْتُهٗ فَاَبْكَانِىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَتَخَوَّفُ عَلٰى اُمَّتِىَ الشِّرْکَ وَالشَّهْوَةَ الْخَفِيَّةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَيُشْرِکُ اُمَّتُکَ مِنْ ۚ بَعْدِکَ قَالَ نَعَمْ اَمَا اِنَّهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ

شَمْسًا وَّلاَ قَمَرًا وَّلاَ حَجَرًا وَلاَ وَثَنًا وَلٰكِنْ يُّرَآءُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ وَالشَّهْوَةُ الْخَفِيَّهُ اَنْ يُّصْبِحَ اَحَدُهُمْ صَآئِمًا فَتَعْرِضُ لَهٗ شَهْوَةٌ مِّنْ شَهْوَاتِهٖ فَيَتْرُكُ صَوْمَهٗ.

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ روئے تو ان سے کہا گیا کہ کیوں روئے؟ فرمایا کہ ایک بات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ وہ مجھے یاد آ گئی تو اس نے مجھے رلایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ میں اپنی امت پر شرک اور خفیہ شہوت سے ڈرتا ہوں۔ میں عرض گزر ہوا کہ یارسول اللہ! کیا آپ کے بعد آپ کی امت شرک کرے گی؟ فرمایا' ہاں لیکن وہ سورج یا چاند یا پتھروں یا بتوں کو نہیں پوجیں گے بلکہ اپنے اعمال کو دکھائیں گے اور خفیہ شہوت یہ ہے کہ تم میں سے کوئی روزے کی حالت میں صبح کرے گا لیکن اپنی شہوت کے باعث روزہ توڑ دے گا۔ روایت کیا اسے احمد اور بیہقی۔

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اَلاَ اُخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ اَخْوَفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِیْ مِنَ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ فَقُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الشِّرْكُ الْخَفِیُّ اَنْ يَّقُوْمَ الرَّجُلُ فَيُصَلِّیْ فَيَزِيْدُ صَلٰوتَهٗ لِمَا يَرٰی مِنْ نَّظَرِ رَجُلٍ.

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم دجال کا ذکر کر رہے تھے۔ فرمایا کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جس کا تم پر مجھے دجال سے بھی زیادہ ڈر ہے۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا کہ وہ شرک خفی ہے کہ آدمی نماز پڑھنے کھڑا ہو

اور دیکھنے والے کو اپنی نماز دکھانا چاہئے۔ (ابن ماجہ)

عَنْ مَّحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الْاَصْغَرُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الشِّرْكُ الْاَصْغَرُ قَالَ الرِّيَآءُ.

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیادہ ڈر جس سے میں تم پر ڈرتا ہوں۔ وہ شرک اصغر ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! شرک اصغر کیا ہے؟ فرمایا کہ ریاکاری۔ (احمد)

۳۴۔ مسجدوں پر فخر کرنے والا زمانہ

قیامت کے قریب ایک زمانہ آئے گا کہ مسلمان بڑی بڑی عالیشان مسجدیں بنائیں گے تاکہ لوگوں میں یہ بات ظاہر ہو کہ فلاں امیر آدمی نے اتنی بڑی عالیشان مسجد بنوائی ہے اور مساجد کی تعمیر پر ایک دوسرے کے مقابلے میں فخر ظاہر کیا جائے گا اور لوگ اس فخر کا یوں اظہار کریں گے کہ میری مسجد تمہاری مسجد سے بڑی اونچی اور شاندار ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیش گوئی حدیث میں یوں بیان ہوئی ہے۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی یہاں تک لوگ فخر کریں گے۔ مسجدوں کی ظاہری شان و شوکت کے باعث۔

- (ابوداؤد جلد اول کتاب الصلوٰۃ فی بناء المساجد ۴۲۶)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَآ اُمِرْتُ بِتَشْيِيْدِ الْمَسَاجِدِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَتُزَخْرِفُنَّهَا كَمَا زَخْرَفَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰی.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے مسجدوں کو بلند کرنے کا حکم نہیں فرمایا گیا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ ضرور تم مسجدوں کو اسی طرح آراستہ کرو گے جیسے یہود ونصاریٰ نے کی تھیں۔

(ابوداؤد اول کتاب الصلوٰۃ فی بناء المساجد ۴۴۵)

مندرجہ بالا حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ مساجد کا ایک دوسرے پر تفاخر ظاہر کیا جائے گا۔ لوگ اپنی بنائی مساجد کو انتہائی عالیشان ظاہر کریں گے حالانکہ ہر مسجد اللہ کا گھر ہونے کے ناطے سے عالیشان ہے۔ بظاہر وہ کیسی ہی بنی ہوئی ہو آپ کی یہ پیش گوئی سچی ثابت ہو رہی ہے۔

۳۵- اللہ کے سامنے مغرور بننے کا انجام

تکبر اور فخر ذات باری کے شایان شان ہے۔ اللہ یہ قطعاً پسند نہیں فرماتا کہ کوئی اس کے سامنے کبریا فخر کا اظہار کرے اور جو کوئی فخر کا اظہار اپنی ذات کے ذریعے کرے گا اللہ اسے اپنی حکمت سے ختم کردے گا۔ اس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی مندرجہ ذیل ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ لَقَدْ خَلَقْتُ خَلْقًا اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ السُّكَّرِ وَقُلُوْبُهُمْ امَرُّ مِنَ الصَّبْرِ فَبِيْ حَلَفْتُ لَاُ تِيْحَنَّهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ

فِیهِم حَیرَانَ فَبِی یَفتَرُونَ اَم عَلَیَّ یَجتَرِءُونَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے ایک ایسی مخلوق پیدا کی ہے جن کی زبانیں شکر سے زیادہ شیریں ہیں اور ان کے دل ایلوا مصبر سے زیادہ کڑوے ہیں۔ مجھے اپنی قسم ہے' میں ان کے پاس ایسا فتنہ لاؤں گا کہ ان کا دانا بھی حیران رہ جائے گا۔ وہ مجھے غرور دکھاتے ہیں یا مجھ پر جرات کرتے ہیں۔ ترمذی

اس حدیث میں یہ بات عیاں کی گئی ہے کہ آخری زمانے میں ایک ایسی مخلوق پیدا ہوگی جن کے ظاہری اخلاق اور عادتیں بہت اچھی ہوں گی جن کی گفتگو میں شیرینی ہوگی۔ ان کی زبانوں پر محبت بھرے الفاظ ہوں گے۔ وہ لوگوں کو اپنی شیریں زبان کی بناء پر اپنی طرف مائل کریں گے لیکن ایسے لوگ دلوں کے اچھے نہ ہوں گے انہیں دوسروں سے دلی ہمدردی نہ ہوگی بلکہ ان کا شیریں زبان ہونا ان کی ذات کے مفاد کیلئے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ایسے مغرور لوگوں کو سزا دے گا اور ان کا انجام اچھا نہ ہوگا۔

۳۶۔ علم دین کی آڑ میں دنیا حاصل کرنیوالے لوگ

علماء کی ہر زمانے میں یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ علم کو اخلاص نیت کے ساتھ حاصل کریں اور اسے دین کا علم سمجھ کر آگے پھیلائیں۔ اس طرح علماء میں اخلاص رہے گا لیکن قرب قیامت کے قریب کچھ لوگ دین کا علم تو صحیح انداز میں حاصل کریں گے لیکن اس سے ذاتی منفعت اٹھائیں گے۔ یہ اچھے علماء کا کام نہیں۔

ایسے علماء کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مندرجہ ذیل ہیں۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اُنَاسًا مِنْ اُمَّتِیْ سَیَتَفَقَّھُوْنَ فِی الدِّیْنِ وَیَقْرَءُ وْنَ الْقُرْاٰنَ وَیَقُوْلُوْنَ نَاْتِی الْاُمَرَآءَ فَنُصِیْبَ مِنْ دُنْیَاھُمْ وَنَعْتَزِلُھُمْ بِدِیْنِنَا وَّلاَ یَکُوْنَ ذٰلِکَ کَمَا لَا یُجْتَنٰی مِنَ الْقَتَادِ اِلَّا الشَّرْکُ کَذٰلِکَ لَایُجْتَنٰی مِنْ قُرْبِھِمْ اِلَّا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ کَاَنَّہٗ الْخَطَایَا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میری امت میں سے کچھ لوگ دین حاصل کریں گے۔ قرآن پڑھیں گے اور کہیں گے کہ ہم امیروں کے پاس اس لئے جاتے ہیں تاکہ ان سے دنیا حاصل کرلیں اور اپنے دین کو ان سے جدا رکھتے ہیں حالانکہ یہ نہیں ہوسکتا جیسا کہ کانٹے والے درخت سے پھل توڑنے میں کانٹے ہی ہاتھ آتے ہیں اسی طرح وہ ان کے قرب میں گناہوں سے بچ نہیں سکتا۔ محمد بن صباح کہتے ہیں سوائے گناہوں کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

(ابن ماجہ اول باب الانتفاع بالعلم حدیث ۲۶۵)

دین کا علم حاصل کرنے والوں کو حصول دنیا کے لالچ سے دور رہنا چاہیے کیونکہ دنیا میں ملوث ہوکر گناہوں سے بچنا مشکل ہوجائے گا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَوْ اَنَّ اَھْلَ الْعِلْمِ صَانُوْا الْعِلْمَ وَوَضَعُوْہُ عِنْدَ اَھْلِہٖ لَسَادُوْا بِہٖ اَھْلَ زَمَانِھِمْ وَلٰکِنَّھُمْ بَذَلُوْہُ لِاَھْلِ الدُّنْیَا لِیَنَالُوْا بِہٖ مِنْ دُنْیَاھُمْ فَھَانُوْا عَلَیْھِمْ سَمِعْتُ نَبِیَّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ جَعَلَ الْھُمُوْمَ ھَمًّا وَّاحِدًا ھَمَّ اٰخِرَتِہٖ کَفَاہُ اللّٰہُ ھَمَّ دُنْیَاہُ وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِہِ الْھُمُوْمُ فِیْ اَحْوَالِ الدُّنْیَا لَمْ یُبَالِ

اللہ فِی اَیِّ اَوْدِیَتِھَا ھَلَکَ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اگر علماء علم حاصل کرنے کے بعد اسے محفوظ رکھتے اور اسے اہل لوگوں کے سامنے پیش کرتے تو اہل زمانہ کے سردار بن جاتے' لیکن انہوں نے اسے دنیا والوں پر اپنی دنیا حاصل کرنے کے لئے خرچ کیا۔ اس وجہ سے ذلیل ہو گئے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے۔ وہ شخص جسے فکر ہو تو صرف فکر آخرت ہو تو اللہ تعالیٰ غم دنیا سے اس کی کفایت فرمائے گا اور جو شخص دنیاوی امور میں پریشان ہوتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کو اس کی پرواہ نہیں چاہے وہ کسی وادی میں بھی گر کر مرے۔

(ابن ماجہ اول باب الانتفاع بالعلم حدیث ۲۶۹)

علم دین کو حاصل کرنے کے بعد اس کی قدر کرنی چاہئے اور اسے یاد رکھنا چاہئے یعنی بھلانا نہیں چاہئے اور پھر علم دین کو اللہ کی رضا کے لئے پھیلانا چاہئے کیونکہ ایسا کرنے سے انسان کو سیادت حاصل ہوگی جو باعث عزت بنے گی اور اگر علم دین کو حصول دنیا کے لئے استعمال کیا جائے گا تو اس سے عزت حاصل نہ ہوگی۔

۳۷۔ مسلمانوں کے خلاف غیر مسلموں کا اتحاد

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو آگاہ فرمایا کہ ایک وقت آئے گا کہ دوسری قومیں تم سے لڑنے کے لئے متحد ہو جائیں گی اگرچہ اس وقت تمہاری تعداد بے پناہ ہوگی لیکن تمہارے بہادرانہ جذبے سرد پڑ جائیں گے کیونکہ تمہاری طبیعتوں پر سستی چھا جائے گی اور کافروں کے دلوں سے تمہارا خوف اٹھ جائے گا اور یہ سب کچھ دنیا سے محبت اور موت سے بیزاری کے باعث ہوگا۔ اس

کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان حسب ذیل ہے۔

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ الْاُمَمُ اَنْ تَدَاعٰى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْاَكِلَةُ اِلٰى قَصْعَتِهَا قَالَ قَائِلٌ وَّمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ قَالَ بَلْ اَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيْرٌ وَ لٰكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ وَلَيَنْزِعَنَّ اللّٰہُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ وَلَيَقْذِفَنَّ فِيْ قُلُوْبِكُمُ الْوَهْنَ قَالَ قَائِلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الْوَهْنُ قَالَ حُبُّ الدُّنْيَا وَ كَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ.

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔قریب ہے کہ دیگر امتیں تم پر چڑھنے کے لئے ایسے ایک دوسری کو بلائیں جیسے کھانے والا پیالے کی طرف۔کوئی عرض گزار ہوا کہ کیا ان دنوں ہم کم ہوں گے؟ فرمایا بلکہ ان دنوں تمہاری تعداد بہت زیادہ ہوگی لیکن سیلاب کی جھاگ کی طرح ہوگے۔اللہ تعالٰی تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہاری ہیبت نکال دے گا اور تمہارے دلوں میں سستی ڈال دے گا۔کوئی عرض گزار ہوا یارسول اللہ! الوھن کیا ہے؟ فرمایا کہ دنیا کی محبت اور موت سے نفرت۔(ابوداؤد اور بیہقی)

اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ عنقریب ایسا وقت آنے والا ہے جب کفر وضلالت سے بھرے ہوئے لوگوں کا گروہ آپس میں ایک دوسرے کو تم سے لڑنے اور تمہاری شان و شوکت کو مٹانے کیلئے بلائے گا جیساکہ کھانے کے دسترخوان پر جمع ہونے والے لوگ آپس میں ایک دوسرے کو کھانے کے دعوت کی طرف متوجہ کرتے ہیں یعنی جس طرح کچھ لوگ جمع ہوکر کھانے کی محفل میں دسترخوان پر بیٹھتے ہیں تو وہ آپس میں ایک دوسرے کی طرف کھانے کے برتن سرکاتے رہتے ہیں اور اس میں جو چیز ہوتی ہے اس کو کھانے کیلئے کہتے رہتے ہیں

چنانچہ وہ سب بلاتکلف اور بغیر کسی رکاوٹ کے ان برتنوں میں سے جو کچھ چاہتے ہیں لے لے کر کھاتے ہیں، اسی طرح کفر وضلالت کے حامل لوگ تمہارے مقابلہ پر جمع ہوکر آپس میں ایک دوسرے کو اکسائیں گے، بھڑکائیں گے اور آخرکار وہ تمہیں ہلاک کریں گے، تمہاری جائیدادیں تباہ کریں گے، تمہاری مال و اسباب لوٹیں گے اور تمہیں خانماں برباد کریں گے، اس میں گویا اس طرف اشارہ ہے کہ تم مسلمان ان دشمنان دین کے سامنے چارۂ تر کی طرح ہوجاؤ گے کہ جس کا جی چاہے گا تمہیں نگل لے گا۔" کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (یہ سن کر) عرض کیا کہ (ان کا ہمارے خلاف جمع ہونا اور ہم پر غالب آجانا) کیا اس سبب سے ہوگا کہ اس وقت ہم کم تعداد میں ہوں گے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں ایسا اس وجہ سے نہیں ہوگا کہ تم کم تعداد میں ہوگے بلکہ اس وقت تمہاری تعداد تو بہت ہوگی لیکن تمہاری حیثیت پانی کے اس جھاگ کی سی ہوگی جو دریا یا نالوں کے کناروں پر پائے جاتے ہیں (یعنی تمہارے اندر جرات و شجاعت اور قوت کا فقدان ہوگا) اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دل سے تمہاری ہیبت اور تمہارا رعب نکال دے گا اور تمہارے دلوں میں ضعف و سستی پیدا کردے گا۔ کسی نے عرض کیا کہ "یارسول اللہ! ہمارے دلوں میں ضعف سستی پیدا ہوجانے کا سبب کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا۔ دنیا کی محبت اور موت سے بیزاری۔ یعنی جب زندگی تمہارے لئے عزیز اور موت تمہارے لئے ناپسندیدہ ہوجائے گی تو تم دشمن کا مقابلہ کرنے اور بہادری کے جوہر دکھانے کے قابل نہیں رہ جاؤ گے۔

۳۸ - نوحہ خوانوں کی طرح تلاوت کی پیش گوئی

تلاوت کے آداب میں سے ایک ادب یہ ہے کہ تلاوت عربوں کے لہجے میں کی جائے کیونکہ تلاوت کے لئے عربی لہجہ ہی سب سے موضوع ہے اگر اس لہجے کے علاوہ کسی اور لہجے میں تلاوت کریں گے تو وہ بہتر نہ ہوگا۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ نوحہ خوانوں اور گویوں کی طرح تلاوت نہ کریں اور آپ نے یہ پیش گوئی فرمائی ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأُوا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِهَا وَاِيَّاكُمْ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْعِشْقِ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ وَسَيَجِيْءُ بَعْدِىْ قَوْمٌ يُرَجِّعُوْنَ بِالْقُرْاٰنِ تَرْجِيْعَ الْغِنَآءِ وَالنَّوْحِ لَايُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ مَفْتُوْنَةٌ قُلُوْبُهُمْ وَقُلُوْبُ الَّذِيْنَ يُعْجِبُهُمْ شَانُهُمْ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کریم کو عربوں کے لہجہ اور انداز میں پڑھو گویوں اور اہل کتاب یعنی تورات و انجیل کے ماننے والوں کے انداز میں نہ پڑھو اور میری حیات ظاہری کے بعد ایک ایسی قوم آئے گی جو تلاوت قرآن گویوں اور نوحہ خوانوں کے انداز میں پڑھے گی اور ان کا حال یہ ہوگا کہ قرآن کریم ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا اور ان کے دل فتنہ میں مبتلا ہوں گے۔ اس کے علاوہ جو لوگ ان کی تلاوت کو پسند کریں گے ان کے دل بھی مبتلائے فتنہ ہوں گے۔

(مشکوٰۃ حدیث ۲۱۰۳ بحوالہ شعب الایمان رزیں)

اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ قرآن پاک کو گویوں کی طرح نہ پڑھا جائے

اور نہ ہی نوحہ خوانی کرنے کے انداز میں تلاوت کی جائے کیونکہ آپ نے پیش گوئی فرمائی ہے کہ میرے بعد ایک قوم ایسی آئے گی کہ جو قرآن کو گویوں کی طرح اور نوحہ خوانوں کی طرح پڑھے گی۔ اس قوم پر قرآن کریم کے اثرات مرتب نہ ہوں گے یعنی ان کا قرآن پڑھنا ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا کیونکہ ان کے دلوں میں فتنہ ہوگا اور جو لوگ ان لوگوں کی تلاوت کو پسند کریں گے وہ بھی فتنے میں مبتلا ہو جائیں گے غرضیکہ فتنے والے لوگوں کی صحبت اختیار کرنے سے انسان فتنہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

۳۹ - گمراہ کرنے والے ائمہ کا خوف

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے بارے میں اس بات کا اظہار فرمایا کہ آنے والے زمانہ میں مجھے کچھ ائمہ کے بارے میں اس بات کا خوف ہے کہ کہیں وہ اسلام کے اصل راستے سے ہٹ نہ جائیں۔ اس کے علاوہ اس بات کا بھی خدشہ ہے کہ میری امت میں اگر لڑائی جھگڑا شروع ہو گیا تو پھر وہ قیامت تک اسی طرح رہے گا۔

عَنْ ثُوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انَّما اخاف عَلٰى اُمَّتِىْ اَلْاَئِمَّةَ الْمُضِلِّيْنَ وَاِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِىْ اُمَّتِىْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ.

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اپنی امت کے بارے میں گمراہ کرنے والے ائمہ کا خوف ہے جب میری امت میں تلوار نیام میں نکل پڑی تو قیامت تک واپس نہ ہوگی۔

(ترمذی دوم کتاب فتن باب قتل ۱۰)

اس حدیث میں دو باتیں بیان ہوئی ہیں۔ ان میں سے پہلی بات یہ ہے کہ انسان کو دین کا علم حاصل کر کے اللہ کی اطاعت والی راہ پر گامزن رہنا چاہیے کیونکہ دوسروں کو ہدایت کا راستہ وہی عالم دین بتا سکتا ہے جو خود راہ ہدایت پر ہو۔ اگر امت کے علماء دنیا کا طمع کریں گے تو وہ راہ ہدایت سے ہٹ جائیں گے اس طرح ان بے عمل علماء سے بے عملی ہی ملے گی لہٰذا ہر اہل علم کو سوچنا چاہیے کہ وہ علم کے ساتھ راہ ہدایت پر خود عمل پیرا ہو تا کہ وہ دوسروں کو ہدایت کی راہ کی صحیح نصیحت کر سکے۔ اس حدیث میں دوسری بات یہ بیان ہوئی ہے کہ قیامت کے نزدیک قتل کا جرم عام ہو جائے گا لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ آپس میں اتفاق و اتحاد سے رہیں تا کہ لڑائی جھگڑا نہ ہو اور معاشرے میں امن بحال رہے۔

۴۰ - نیک لوگ اُٹھ جائیں گے

قیامت کے قریبی دور میں صالحین' زاہدوں اور عابدوں کی کمی ہو جائے گی اور برے لوگ رہ جائیں گے ۔ اس کی مثال یہ ہے کہ جس طرح کھجوروں میں اچھی کھجوریں نکال کر علیحدہ کر لی جاتی ہیں اسی طرح اللہ اپنے نیک اور اچھے لوگوں کو قرب قیامت میں علیحدہ کرے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیُنْتَقَوْنَ كَمَا یُنْتَقَى التَّمَرُ مِنْ اَغْفَالِهٖ فَلَیَذْهَبَنَّ خِیَارُكُمْ وَلَیَبْقَیَنَّ شِرَارُكُمْ فَمُوْتُوْا اِنِ اسْتَطَعْتُمْ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری اس طرح چھان بین کی جائے گی جس طرح ردی کھجوروں میں سے بہترین کھجوریں جدا کر لی جاتی ہیں۔ تمہارے نیک لوگ اٹھ جائیں گے۔

بدلوگ باقی رہ جائیں گے اور جب موت آئے تو اسے رضا سمجھ کر قبول کر لینا۔

(ابن ماجہ دوم کتاب الفتن باب شدۃ الزمان ۱۸۳ء)

یہی بات ایک اور حدیث میں یوں بیان ہوئی ہے۔

عَنْ مِرْدَاسٍ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَذْھَبُ الصَّالِحُوْنَ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ وَتَبْقٰی حُفَالَۃٌ کَحُفَالَۃِ الشَّعِیْرِ اَوِ التَّمْرِ لَا یُبَالِیْھِمُ اللّٰہُ بَالَۃً۔

حضرت مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ نیک لوگ پہلے گزر جائیں گے اور پہلے والے پہلے والے ہیں باقی ماندہ بھوسہ رہ جائے گا۔ کھجور یا جو کے بھوسے کی مثل ان لوگوں کو اللہ تعالی کی کچھ لاج نہ ہوگی۔

۴۱۔ عمل کم ہوگا اور بخل بڑھتا جائے گا

نیک اعمال دین اسلام کی بنیاد ہیں اور اچھے عمل کرنے پر ہی انسان کی آخرت میں نجات ہوگی۔ جوں جوں انسان قرب قیامت کے دور میں داخل ہوگا۔ اس کے نیک اعمال میں کمی آجائے گی اور بخل بڑھتا جائے گا یعنی انسان نیکی کے کاموں میں خرچ کرنے میں کنجوسی سے کام لینا شروع کر دے گا۔ نیک اور صالح اعمال میں کمی فتنوں کے باعث ہی پیدا ہوگی۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَیَنْقُصُ الْعَمَلُ وَیُلْقَی الشُّحُّ وَتَظْھَرُ الْفِتَنُ وَیَکْثُرُ الْھَرْجُ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّمَ ھُوَ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا۔ زمانہ (قیامت کے) نزدیک ہوتا جائے گا مگر عمل کم ہوتا جائے گا۔ بخل کا فروغ ہوگا' فتنوں کا ظہور ہوگا اور ہرج کی بہت کثرت ہوگی۔ لوگوں نے عرض کیا ہرج کیا ہے؟ آپ نے فرمایا قتل۔ (بخاری سوم کتاب الفتن ۱۹۴۲)

۴۲ - امام کو قتل کرنے کی پیش گوئی

قرب قیامت میں لوگ اپنے ائمہ حضرات کو قتل کرنے کا وطیرہ بنالیں گے۔ یہ بات امت کے لئے اچھی نہ ہوگی۔ ایسا کرنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیث میں ممانعت کی گئی ہے۔

عَنْ حُذَیْفَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَقْتُلُوْا اِمَامَکُمْ وَتَجْتَلِدُوْا بِاَسْیَافِکُمْ وَیَرِثُ دُنْیَاکُمْ شِرَارُکُمْ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت اس وقت تک برپا نہ ہوگی جب تک تم اپنے امام کو قتل نہ کر بیٹھو اور آپس میں تلوار چلاؤ گے اور تمہارے دنیاوی حکام شریر و بدترین ہوں گے۔ (ترمذی دوم کتاب الفتن حدیث ۴۴)

اس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کے بارے میں پیش گوئی کی ہے۔

(۱) لوگ گاہے بگاہے اپنے ائمہ کرام کو قتل کرنے لگیں گے۔ ائمہ سے مراد اہل علم اور حاکم حضرات ہیں۔

(۲) مسلمان آپس میں لڑائی جھگڑا کرنے لگیں گے یعنی مسلمان حکومتیں اپنے مسلمان بھائیوں ہی سے لڑنا شروع کردیں گی جبکہ ایسی صورتحال پیدا ہوجائے تو لوگوں کو سمجھ لینا چاہئے کہ قیامت قریب آگئی ہے۔

(۳) حاکم لوگ اچھے نہ ہوں گے۔ شریر اور برے لوگوں کے ہاتھوں میں مسلمانوں کی حکومتیں آ جائیں گی جب ایسا ہونے لگے تو سمجھ جانا چاہئے کہ قیامت قریب ہے۔

۴۳۔ کم عقل لوگوں کو عزت دار سمجھا جائے گا

قیامت کے قرب کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ ایسے لوگوں کو صاحب عزت سمجھا جائے گا جن میں حکمت اور فراست نہ ہوگی اور نہ ہی ان کا تعلق اچھے حسب ونسب اور خاندانوں سے ہوگا۔ وہ انتہائی کم ظرف ہوں گے۔

عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَکُوْنَ اَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْیَا لُکَعُ بْنُ لُکَعٍ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جبکہ دنیاوی اعتبار سے احمق بن احمق قسم کے لوگوں کو معزز نہ سمجھا جائے۔ (ترمذی جلد دوم کتاب الفتن ۸۷)

اسی نفس مضمون کی حدیث حسب ذیل ہے۔

عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدِیْثَیْنِ رَاَیْتُ اَحَدَھُمَا وَاَنَا اَنْتَظِرُ الْاٰخَرَ حَدَّثَنَا اَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ فِیْ جِذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِھَا قَالَ یَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِہٖ فَیَظَلُّ اَثَرُھَا مِثْلَ اَثَرِ الْوَکْتِ ثُمَّ یَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَیَبْقٰی فِیْھَا اَثَرُ الْمَجْلِ کَجَمْرٍ دَحْرَجْتَہٗ عَلٰی رِجْلِکَ فَنَفِطَ فَتَرَاہُ مُنْتَبِرًا وَّلَیْسَ فِیْہِ شَیْءٌ وَّیُصْبِحُ النَّاسُ یَتَبَایَعُوْنَ فَلَا یَکَادُ اَحَدٌ یُّؤَدِّی الْاَمَانَةَ فَیُقَالُ اِنَّ فِیْ بَنِیْ فُلَانٍ

رَجُلاً اَمِيْنًا وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا اَعْقَلَهٗ وَمَا اَظْرَفَهٗ وَمَا اَجْلَدَهٗ وَمَا فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ۔ وَلَقَدْ اَتٰی عَلَیَّ زَمَانٌ وَّلَا اُبَالِیْ اَيُّكُمْ بَايَعْتُ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا رَدَّهٗ عَلَیَّ الْاِسْلَامُ وَاِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا رَدَّهٗ عَلَیَّ سَاعِيْهٖ وَاَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ اُبَايِعُ اِلَّا فُلَانًا وَّفُلَانًا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو باتیں بتائیں جن میں سے ایک کو میں دیکھ چکا اور دوسری کا انتظار کر رہا ہوں چنانچہ ہم سے بیان فرمایا کہ امانت کو لوگوں کے دلوں میں رکھ دیا گیا ہے۔ پھر انہوں نے قرآن و سنت سے بھی اس کی اہمیت کو جان لیا ہے۔ پھر ہم سے اس کے اٹھ جانے کا ذکر کیا اور فرمایا کہ آدمی سوئے گا اور امانت اس کے دل سے اٹھالی جائے گی تو اس کا اثر محض ایک دھبے کی طرح رہ جائے گا۔ اس کے بعد وہ پھر سوئے گا تو باقی حصہ بھی اٹھالیا جائے گا اور اس کا صرف ایسا اثر رہ جائے گا جیسے تو اپنے پاؤں پر چنگاری کو گرا بیٹھے اور دیکھنے پر صرف آبلہ نظر آئے لیکن اس کے اندر کوئی چیز نہ ہو صبح ہونے پر لوگ خرید و فروخت کریں گے تو انہیں ایک بھی امانتدار نہیں ملے گا بلکہ یوں کہا جائے گا کہ فلاں قبیلے میں فلاں شخص امانتدار ہے اور کہا جائے گا کہ فلاں آدمی کیسا عقلمند، کیسا خوش مزاج اور کیسا صاحب عقل و دانش ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہوگا اور مجھ پر بھی ایسا ہی زمانہ گزرا ہے کہ مجھے کوئی فکر نہیں ہوتی تھی کہ کس کے ساتھ خرید و فروخت کروں کیونکہ اگر وہ مسلمان ہوا تو اسلام اسے مجبور کر کے میرا حق دلا دے گا اور اگر وہ نصرانی ہوا تو لوگ اسے میرا حق دینے پر مجبور کر دیں گے لیکن آج تو میں صرف فلاں فلاں چند لوگوں سے خرید و فروخت کرتا ہوں۔

(بخاری جلد سوم کتاب الفتن حدیث ۱۹۶۵)

۴۴ - اکثر لوگ نااہل ہوں گے

دنیا کے کام اکثر قابل اور اہل لوگوں کے ذریعے سے سرانجام پاتے ہیں لیکن قیامت کے قریب لوگوں کی اکثریت ایسی ہوجائے گی جن میں اچھے کام کرنے والے نہ رہیں گے۔ لوگوں میں قابلیت اور اہلیت کی کمی ہوجائے گی۔ اس کی مثال حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمائی ہے کہ اگر سو اونٹ ہوں تو ہوسکتا ہے کہ ان میں سے ایک بھی سواری کے قابل نہ ہو۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اِنَّمَا النَّاسُ کَالْاِبِلِ الْمِائَۃِ لَا تَکَادُ تَجِدُ فِیْھَا رَاحِلَۃً.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بے شک لوگوں کی مثال ان سو اونٹوں کی ہے جن میں سے ایک بھی سواری کے قابل نہ ہو۔ (ترمذی دوم کتاب الامثال باب ماجاء مثل ابن آدم ۸۱۔)

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کے دور میں آدمی تو بہت ہوتے ہیں جس طرح کہ اونٹوں کی کثرت ہوتی ہے لیکن ان میں سے سواری اور باربرداری کے قابل چند ہی ہوتے ہیں اس طرح اچھے اور اہل کام کے آدمی وہی تھے جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے فیض پایا تھا۔ پھر جوں جوں زمانہ قیامت کے قریب ہوتا چلا جائے گا۔ اس میں اچھے لوگوں کی تعداد کم ہوتی چلی جائے گی۔

۴۵ - بدترین حکام

حکومت کرنے والے جب دولت مند اور سخی ہوں اور معاملات کو مشاورت سے سرانجام دیتے ہوں تو اس وقت دنیا میں زندگی گزارنا موت سے بہتر ہے

کیونکہ اچھے حکام کے دور میں ہر کوئی نیک عمل آسانی سے کرسکتا ہے لیکن قیامت کے قریب برے لوگوں کی حکومت آ جائے گی تو اس وقت نیکی کرنا مشکل ہو جائے گا کیونکہ دولت مند لوگوں میں جب بخل آ جائے اور عورتیں اپنے حقوق سے تجاوز کر کے مردوں کے کاموں میں دخل اندازی کرنے لگیں تو اس وقت قضائے الٰہی کو قبول کرنا اچھا ہوگا کیونکہ وہ مزید برائیوں سے بچ جائے گا۔ اس کے بارے میں حدیث یہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ اُمَرَائُکُمْ خِیَارَکُمْ وَاَغْنِیَاءُ کُمْ سُمَحَاءَ کُمْ وَاُمُوْرُکُمْ شُوْرٰی بَیْنَکُمْ فَظَهْرُ الْاَرْضِ خَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ بَطْنِهَا وَاِذَا کَانَ اُمَرَاءُ کُمْ شِرَارَکُمْ وَاَغْنِیَاءُ کُمْ بُخَلَاءَ کُمْ وَاُمُوْرُکُمْ اِلٰی نِسَآءِ کُمْ فَبَطْنُ الْاَرْضِ خَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ ظَهْرِهَا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تمہارے حکام اچھے تمہارے دولت مند سخی اور تمہارے امور باہمی مشاورت سے ہوں تو زمین کی پشت تمہارے لئے اس کے پیٹ (قبر) سے اچھی ہے اور جس وقت تمہارے حکام شریر و فسادی لوگ ہوں اور اہل دولت بخیل ہوں اور تمہارے (اہم) امور عورتوں کے سپرد ہوں تو زمین کا پیٹ (قبر) اس کی پشت سے تمہارے لئے بہتر ہے۔

(ترمذی جلد دوم کتاب الفتن باب شریر لوگوں کی حکومت ۱۴۸)

دنیا میں اس وقت زندگی بہتر ہوتی ہے جب حکومت کرنے والے لوگ اچھے ہوں۔ لوگوں کو مالی تنگی نہ آنے دیں۔ مسلمانوں سے ہمدردی رکھتے ہوں تو اس وقت زندگی کے شب و روز گزارنا آسان ہوتا ہے لیکن جب حکومت شرپسند لوگوں

کے ہاتھوں میں آجائے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا سے جانے کا بلاوا آجانا ہی بہتر ہے۔ اس حدیث میں ایک بات قابل غور ہے کہ اہل تصوف نے اس معاشرے کو بدنصیب قرار دیا ہے جس میں لوگ اپنی سیادت عورتوں کے سپرد کردیں۔ ان کی حکمرانی میں دین و دنیا کے کام سرانجام پانے لگیں تو ایسے حالات کی بناء پر آخرت میں انسان کا انجام اچھا نہ ہوگا۔

۴۶- قرب قیامت میں برہنہ بدن حاکم بنیں گے

قیامت کے قریبی زمانہ میں ایک یہ علامت ظاہر ہوگی کہ لونڈی اپنے مالک کو جنم دے گی۔ یعنی کم حیثیت کی عورتوں کے بدن سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو ان کے مالک ہوں گے اور ننگے پاؤں اور ننگے جسم والے لوگ اتنے امیر ہوجائیں گے کہ وہ عالیشان محلات بنانے لگیں گے۔ اس کے بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک طویل روایت ہے جسے حدیث جبرائیل کہا جاتا ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قیامت کی نشانیوں کے بارے میں جو بات بتائی۔ اس کا متعلقہ اقتباس حسب ذیل ہے۔

وَلٰكِنْ سَاُخْبِرُكَ عَنْ اَشْرَاطِهَا اِذَا وَلَدَتِ الْاَمَةُ رَبَّهَا فَذَاكَ مِنْ اَشْرَاطِهَا وَاِذَا كَانَتِ الْحُفَاةُ الْعُرَاةُ رُؤُسَ النَّاسِ فَذَاكَ مِنْ اَشْرَاطِهَا وَاِذَا تَطَاوَلَ رُعَآءُ الْغَنَمِ فِى الْبُنْيَانِ فَذَاكَ مِنْ اَشْرَاطِهَا فِىْ خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ فَتَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِى الْاَرْحَامِ الْاٰيَةَ.

میں اس کی علامات بیان کردیتا ہوں جب لونڈی اپنے آقا کو جننے لگے جب برہنہ پاؤں برہنہ بدن لوگ رعایا کے حاکم بن جائیں اور بکریوں کے چرواہے

بڑی بلند و بالا عمارتیں تعمیر کرنے لگیں تو یہ قیامت کے متعلق پانچ نشانیاں ہیں جنہیں اللہ کے سوا کوئی دوسرا نہیں جانتا۔ پھر آپ نے یہ آیۂ کریمہ تلاوت فرمائی۔ اِنَّ اللہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ الایتہ .

(لقمان' ابن ماجہ جلد دوم باب الشراط الساعۃ ۱۸۴۴)

اس حدیث کے اقتباس میں بعض محدثین نے اس کی یوں تفصیل بیان کی ہے کہ بعض عورتوں کی اولاد نافرمان پیدا ہوگی جو اپنی ماؤں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کریں گے بلکہ ایسا سلوک کریں گے جیسا ایک مالک اپنی لونڈی یا ملازمہ کے ساتھ کرتا ہے۔ جوں جوں قیامت قریب آئے گی اولاد کی نافرمانی میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سچا ثابت ہوتا چلا جائے گا۔

دوسری بات جس کی اس حدیث میں وضاحت کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ وہ لوگ جن پر پہلے محتاجی اور غربت کی حالت رہتی تھی وہ اکثر ننگے پاؤں اور ننگے جسم سے گزارا کرتے تھے مگر جوں جوں قیامت قریب آئے گی۔ ان کے پاس بے پناہ دولت آجائے گی اور وہ حکومت کرنے والے بن جائیں گے۔ عالیشان عمارتیں اور محلات بنائیں گے جس پر وہ فخر کریں گے۔

۴۷ - مال غنیمت کو ذاتی مال تصور کیا جائے گا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیش گوئی یہ فرمائی ہے کہ میری امت میں ایک ایسا وقت آئے گا کہ جب وہ غنیمت کے مال کو اپنا ذاتی مال تصور کرنے لگیں گے۔ آپ کے اس فرمان پر غور کیا جائے تو اس سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ قیامت کے قریب ایک ایسا دور آئے گا جس میں حکام حکومت کے مال کو ذاتی اغراض کے لئے استعمال کریں گے اور ان کے لئے ایسا کرنا دنیا اور آخرت میں

ذلت کا باعث بنے گا۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ اَنْتُمْ وَاَئِمَّۃٌ مِنْ بَعْدِیْ یَسْتَاثِرُوْنَ بِھٰذَا اَیْفِیْ قُلْتُ اَمَا وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ اَضَعُ سَیْفِیْ عَلٰی عَاتِقِیْ ثُمَّ اَضْرِبُ بِہٖ حَتّٰی اَلْقَاکَ اَوْ اَلْحَقَکَ قَالَ اَوَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی خَیْرٍ مِنْ ذٰلِکَ تَصْبِرُ حَتّٰی تَلْقَانِیْ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میرے بعد تمہارا معاملہ کیسا ہوگا جب غنیمت کے مال کو حکام اپنا ذاتی مال تصور کریں گے؟ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے تو میں اپنی تلوار کندھے پر رکھ کر (اس سے ان کی اصلاح کیلئے) لڑوں گا حتیٰ کہ آپ سے جاملوں' آپ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں اس سے بھی بہتر چیز نہ بتا دوں؟ وہ یہ کہ صبر کرنا یہاں تک کہ مجھے ملو۔ (ابوداؤد سوم کتاب سنت باب قتل خوارج حدیث ۱۳۳۲)

اس حدیث میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ جب حکومت کرنے والے لوگ حکومت کے مال کو ذاتی مال سمجھ کر خرچ کرنے لگیں گے تو اس وقت نیک اور صالح لوگوں کو صبر کرنا چاہیے۔

۴۸ - کاش میں دنیا سے چلا جاتا

دور فتن مصائب' پریشانیوں اور آلام کا دور ہوگا۔ ایسے دور میں اکثر لوگ مالی کشادگی کے باوجود کسی نہ کسی مصیبت اور دکھ درد میں مبتلا ہوں گے جس کی بناء پر وہ چاہیں گے کہ کسی نہ کسی طرح انہیں موت آجائے تاکہ وہ دکھوں سے آزاد ہو جائیں۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا تَذْھَبُ الدُّنْیَا بِکَتّٰی یَمُرُّ الرَّجُلُ عَلَی الْقَبْرِ فَیَتَمَرَّغُ عَلَیْہِ وَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ مَکَانَ صَاحِبِ ھٰذَا الْقَبْرِ وَلَیْسَ بِہٖ الدِّیْنُ اِلَّا الْبَلَاءُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے دنیا کا خاتمہ اس وقت تک نہ ہوگا جب تک کہ قبر کے پاس سے گزرنے والا یہ خواہش نہ کرے کہ کاش اس مدفون کی جگہ میں زیرزمین ہوتا ایسا معاملہ دین کی بناء پر نہیں بلکہ مصائب کی بناء پر ہوگا۔ (ابن ماجہ سوم کتاب الفتن باب شدۃ الزمان ۱۸۳۶)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ یَا لَیْتَنِیْ مَکَانَہٗ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ ایک شخص آدمی کی قبر کے پاس سے گزر کر یہ نہ کہے کاش میں اس کی جگہ ہوتا۔

(مسلم کتاب الفتن حدیث ۷۱۷۳)

۴۹ - مالداری سے عبادت میں کمی آجائے گی

اللہ تعالیٰ کو وہ لوگ بہت ہی پسند ہیں جو اس کی عبادت کرتے ہیں کیونکہ انسان کو پیدا کرنے کا مقصد اللہ کی عبادت ہے لہٰذا انسان کو چاہئے کہ اس کی پوجا اور حمد وثناء میں مصروف رہے۔ لوگوں کو چاہئے کہ وہ اپنے رب کی عبادت کریں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں کیونکہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہی

ہر چیز کا چارہ ساز ہے۔ اسی نے اپنی مخلوق کو پیدا فرمایا ہے تا کہ اس کی عبادت کی جائے۔ عبادت انسان کو متقی اور پرہیزگار بنا دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں جابجا اپنی عبادت کی تاکید فرمائی ہے۔ انسان خواہ غریب ہو یا امیر اسے ہر حال میں عبادت کرنی چاہئے لیکن جوں جوں انسان مالدار ہوجاتا ہے تو اس کی مصروفیات بڑھ جاتی ہیں ۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ اکثر مالدار لوگ اللہ کی عبادت سے غفلت کرتے ہیں کیونکہ کثیر دولت انسان کو اللہ کی عبادت سے غافل بنا دیتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیش گوئی فرمائی ہے کہ جب میری امت کے لوگ بہت امیر ہوجائیں گے تو ان کی توجہ عبادت کی طرف سے ہٹ جائے گی۔ اس کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی حسب ذیل ہے۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ الْقُرَظِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ اَنَا لَجُلُوْسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَاطَّلَعَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ ابْنُ عُمَيْرٍ مَّا عَلَيْهِ اِلَّا بُرْدَةٌ لَّهُ مَرْقُوْعَةٌ بِفَرْوٍ فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكٰى لِلَّذِیْ كَانَ فِيهِ مِنَ النِّعْمَةِ وَالَّذِیْ هُوَ فِيْهِ الْيَوْمَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم كَيْفَ بِكُمْ اِذَا غَدَا اَحَدُكُمْ فِیْ حُلَّةٍ وَّرَاحَ فِیْ حُلَّةٍ وَ وُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ وَّرُفِعَتْ اُخْرٰى وَسَتَرْتُمْ كَمَا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِّنَّا الْيَوْمَ نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ وَنُكْفَى الْمُؤْنَةَ قَالَ لَا اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِّنْكُمْ يَوْمَئِذٍ.

محمد بن کعب قرظی کا بیان ہے کہ مجھ سے اس شخص نے حدیث بیان کی جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ میں مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور بیٹھا تھا تو حضرت مصعب بن عمیر آتے ہوئے دکھائی دیے جن کے اوپر

صرف پیوندوں والی چادر تھی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو رونے لگے کہ ایسے ناز و نعمت کا دلدادہ آج کس حالت میں ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم ایک جوڑا صبح کو پہنو گے اور شام کو دوسرا جوڑا پہنو گے۔ اس کے سامنے ایک تھالی رکھی جائے گی اور دوسری اٹھالی جائے گی۔ گھروں کو یوں کپڑے پہناؤ گے جیسے کعبہ کو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا ہم ان دنوں آجکل سے اچھے ہوں گے کہ عبادت کے لئے فارغ ہوں گے اور محنت سے بچ جائیں گے؟ فرمایا نہیں آج تم اس روز سے بہتر ہو۔ (ترمذی جلد دوم صفتہ القیامت حدیث ۳۶۷)

۵۰- زمین سے سونا چاندی حاصل ہوگا

اللہ تعالیٰ نے زمین کے اندر بے پناہ معدنی مال و دولت چھپا رکھی ہے۔ قرب قیامت کے دور میں زمین کے اندر سے بے شمار قسم کی معدنیات نکالی جائیں گی جس سے انسان کو بے حد فائدہ ہوگا۔ مفید اور کارآمد معدنیات کی بدولت لوگوں کو بے پناہ مال و دولت حاصل ہوگی۔ اس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مندرجہ ذیل ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَقِیْءُ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ كَبِدِهَا اَمْثَالَ الْاَسْطُوَانَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَیَجِیْءُ الْقَاتِلُ فَیَقُوْلُ فِیْ هٰذَا قَتَلْتُ وَیَجِیْءُ الْقَاطِعُ فَیَقُوْلُ فِیْ هٰذَا قَطَعْتُ رَحْمِیْ وَیَجِیْءُ السَّارِقُ "فَیَقُوْلُ فِیْ هٰذَا قُطِعَتْ یَدِیْ ثُمَّ یَدْعُوْنَهٗ فَلَا یَاْخُذُوْنَ مِنْهُ شَیْئًا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ زمین اپنے جگر کے حصے باہر نکال دے گی جو سونے چاندی کے

ستونوں پر مشتمل ہوں گے تو قاتل اس کے پاس آ کر کہے گا۔ میں نے اس کی بناء پر قتل کیا۔ قطع تعلق کرنے والا کہے گا کہ میں نے اس کی بناء پر قطع کیا' چور آ کر کہے گا کہ میرا ہاتھ اس کی بناء پر کاٹا گیا پھر وہ سب اس سے اعراض کریں گے اور اس میں سے کچھ نہ لیں گے۔ (مسلم کتاب الزکوٰۃ ہر نیکی صدقہ ہے ۲۲۲۷)

۵۱- دریائے فرات سونا اُگل دے گا

قیامت کی ایک علامت یہ ہے کہ دریائے فرات سے سونے کا خزانہ دریافت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کے اندر کئی مقامات پر سونا چاندی چھپا رکھا ہے۔ اسی طرح دریائے دجلہ کے نیچے زمین کے اندر سونا موجود ہے۔ اللہ جب چاہے گا لوگوں میں اسے ظاہر کردے گا۔ اس کے بارے آپ کا ارشاد یہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوْشِکُ الْفُرَاتُ اَنْ یَّحْسِرَ عَنْ کَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهٗ فَلَا یَاْخُذْ مِنْهُ شَیْئًا قَالَ عُقْبَةُ وَحَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَا دِعَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ یَحْسِرُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ فرات (دریا) سونے کا خزانہ باہر پھینک دے مگر جو اس کے قریب جائے وہ اس میں سے کچھ نہ لے' عقبہ' عبیداللہ' ابوالزناد' الحرج' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل بیان کیا ہے بجائے اس کے کہ آپ نے فرمایا سونے کا پہاڑ باہر پھینک دے۔

(بخاری سوم کتاب الفتن حدیث ۱۹۹۲)

دریائے فرات سے سونے کا ظاہر ہونا اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہوگی۔ اس لئے اس میں سے کچھ لینے کے بارے میں منع فرمایا گیا ہے کیونکہ اس میں سے کچھ لینا آفات قتل و غارت اور تنازعے کا سبب بننے کا خدشہ ہوگا لہٰذا اس خزانے سے فائدہ حاصل کرنا اچھا نہ ہوگا۔ اسی مفہوم کی حامل ایک اور حدیث یہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَحْسُرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ یَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَیْهِ فَیُقْتَلُ مِنْ کُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ" وَتِسْعُوْنَ وَیَقُوْلُ کُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ لَعَلِّیْ اَکُوْنُ الَّذِیْ اَنْجُوْ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تک کہ دریائے فرات سونے کے پہاڑ کے مقام سے نہ کھل جائے۔ اس پر لوگ ایک دوسرے سے لڑیں گے اور ہر سو میں سے ننانوے قتل کردیئے جائیں گے۔ ان میں سے ہر کوئی یہی خواہش کرے گا کہ کاش بچنے والا شخص میں ہوجاؤں۔

(مسلم کتاب الفتن حدیث ۷۱۴۴)

۵۲۔ قربِ قیامت میں مال و دولت کی فراوانی

قیامت کے قریبی زمانہ میں مال و دولت حد سے بڑھ جائے گا۔ لوگوں کی اکثریت دولت مند ہوجائے گی۔ دنیا کی دولت میں اس قدر کشادگی ہوجائے گی کہ زکوٰۃ لینے والا نہیں ملے گا۔ عرب کے ریگستان اور بنجر زمین جہاں پانی کی انتہائی کمی ہے وہاں طرح طرح کے باغات اور ہری بھری چراگاہیں بن جائیں گی

اور بعض مقامات پر نہریں بھی جاری ہو جائیں گی غرضیکہ بظاہر مالی لحاظ سے بڑی خوشحالی آجائے گی لیکن دینی اور روحانی طور پر انتہائی پریشانیاں ہوں گی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَكْثُرَ الْمَالُ وَیَفِیْضَ حَتّٰی یُخْرِجَ الرَّجُلُ زَكٰوةَ مَالِهٖ فَلَا یَجِدُ اَحَدًا یَقْبَلُهَا مِنْهُ وَحَتّٰی تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَاَنْهَارًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ مال و دولت کی فراوانی ہو جائے حتیٰ کہ آدمی اپنی زکوٰۃ لئے پھرے گا مگر کوئی اسے قبول کرنے والا نہیں ملے گا حتیٰ کہ عرب کی زمین بھی چراگاہوں اور نہروں کی شکل اختیار کر لے گی۔ (مسلم کتاب الزکوٰۃ باب نیکی صدقہ ہے ۲۲۳۵)

حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا فَیُوْشِكُ الرَّجُلُ یَمْشِیْ بِصَدَقَتِه فَیَقُوْلُ الَّذِیْ اُعْطِیْهَا لَوْجِئْتَنِیْ بِهَا بِالْاَمْسِ قَبِلْتُهَا وَاَمَّا الْاٰنَ فَلَا حَاجَةَ لِیْ بِهَا فَلَا یَجِدُ مَنْ یَّقْبَلُهَا۔

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صدقہ کیا کرو کیونکہ عنقریب ایسا وقت آنے والا ہے جب آدمی اپنے صدقہ کا مال لئے لئے پھرے گا اور جس کو دے گا وہ کہے گا کل لے آتے تو میں لے لیتا۔ آج مجھے ضرورت نہیں ہے غرضیکہ کوئی صدقہ لینے والا نہیں ملے گا۔ (مسلم کتاب الزکوٰۃ باب ان اسم الصدقۃ ۲۲۳۳)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَكْثُرَ فِیْكُمُ الْمَالُ فَیَفِیْضَ حَتّٰی یُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ یَّقْبَلُهٗ مِنْهُ

صَدَقَةً وَّيُدْعٰى اِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ لَا اِرْبَ لِيْ فِيْهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ مال کثرت کے سبب بہہ نہ جائے اور حتیٰ کہ مال والا سوچ میں پڑ جائے کہ اس کا مال کون قبول کرے گا اور کسی شخص کو صدقہ قبول کرنے کے لئے بلایا جائے گا اور وہ کہے گا مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ (مسلم کتاب الزکوٰۃ باب ان اسم الصدقۃ ۲۲۳۶)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَفِيْضَ الْمَالُ وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ وَيُكْثُرَ الْهَرْجُ قَالُوْا وَمَا الْهَرْجُ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ الْقَتْلُ ثَلَاثًا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ مال کی فراوانی فتنہ اور ہرج کی کثرت نہ ہو جائے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ ہرج کیا ہے۔ آپ نے تین مرتبہ فرمایا، قتل، قتل، قتل۔ (ابن ماجہ دوم باب الشراط الساعۃ ۱۸۴۶)

۵۳ - درندے کلام کریں گے

قیامت آنے کی ایک یہ نشانی ہے کہ قیامت سے پہلے اللہ تعالیٰ درندوں کو قوت گویائی عطا فرما دے گا اور وہ انسانوں سے باتیں کرنے لگیں گے۔ ایسے ہی اسی دور میں کچھ اور چیزیں بھی کسی بات کی خبر دیں گی۔ اس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پاک یہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ ۨ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْاِنْسَ

وَحَتّٰی تُکَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَۃُ سَوْطِہٖ وَشِرَاکُ نَعْلِہٖ یُخْبِرَہٗ فَخِذُہٗ بِمَا اَحْدَثَ اَھْلُہٗ بَعْدَہٗ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی یہاں تک کہ جانور انسانوں سے گفتگو نہ کرنے لگیں اور حتیٰ کہ آدمی سے اس کے کوڑے کا پھندنا گفتگو کرے گا اور اس کے جوتے کا تسمہ اس کی ران اسے خبر دے گی جو اسے کے اہل خانہ نے اس کے بعد کیا۔ (ترمذی دوم کتاب الفتن حدیث ۵۵)

۵۴ - سال مہینہ اور مہینہ ہفتے کی طرح گزرے گا

آخری زمانے میں شب و روز کی طوالت میں بے برکتی ہوجائے گی۔ مادیت بڑھنے کی وجہ سے وقت بڑی تیزی اور جلدی کے ساتھ گزرتا ہوا معلوم ہوگا غرضیکہ وقت گزرنے سے انسان کو اس قدر فائدہ حاصل نہیں ہوگا جتنا کہ ماضی میں ہوتا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قرب قیامت کے لوگ تفکرات اور پریشانیوں میں مبتلا ہونے اور دل و دماغ پر بڑے بڑے فتنوں کی وجہ سے پیدا ہونے والے مسائل اور طرح طرح کی مصروفیتوں کے باعث وقت گزرنے کا ادراک اور احساس کم ہوجائے گا۔ ایسے دور میں انسان کا اپنے کاموں کی طرف اتنا لگا ہوگا کہ اسے احساس ہی نہیں رہے گا کہ دن گزر کر رات آ گئی ہے اور رات گزر کر دن آ گیا ہے۔ ایسے دور میں جتنا وقت بھی فراغت میں ملے۔ اسے اللہ کی یاد میں گزارنا چاہئے تاکہ اللہ راضی ہو اور انسان کے مصائب میں کمی رہے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَۃُ

حَتّٰی یَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَتَکُوْنَ السَّنَۃُ کَالشَّھْرِ وَالشَّھْرُ کَالْجُمْعَۃِ وَتَکُوْنُ الْجُمْعَۃُ کَالْیَوْمِ وَیَکُوْنَ الْیَوْمُ کَالسَّاعَۃِ وَتَکُوْنَ السَّاعَۃُ کَالضَّرْمَۃِ بِالنَّارِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت نہیں آئے گی مگر زمانے قریب (مختصر) ہو جائیں گے۔ سال مہینے کی طرح، مہینے ہفتے کی طرح ہفتے دن کی طرح دن گھنٹے کی طرح اور گھنٹے چنگاری کی چمک کے برابر ہو جائیں گے۔

(ترمذی دوم کتاب زہد باب تقارب زمن ۲۱۳)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زمانہ قریب ہو جائے گا یعنی جلدی جلدی گزرنے لگے گا۔ سال کم ہو جائیں گے اور پھلوں میں بھی کمی آ جائے گی۔ (طبرانی)

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ بْنِ السَّکَنِ قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْکُثُ الدَّجَّالُ فِی الْاَرْضِ اَرْبَعِیْنَ سُنَۃً السَّنَۃَ کَالشَّھْرِ وَالشَّھْرُ کَالْجُمْعَۃِ وَالْجُمْعَۃُ کَالْیَوْمِ وَالْیَوْمُ کَاِضْطِرَامِ السَّعَفَۃِ فِی النَّارِ۔

حضرت اسماء بنت یزید بن سکن رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال زمین پر چالیس برس گزارے گا۔ اس وقت برس مہینے کی طرح، مہینے ہفتے کی طرح ہفتہ دن کی طرح اور دن تنکے کے آگ میں جلنے کی مدت کے برابر ہوگا۔ مشکوٰۃ کتاب الفتن ۵۲۵۳ بحوالہ شرح السنہ)

۵۵-مال و متاع کی خاطر دین کو فروخت کرنیوالا زمانہ

ایمان انسان کی قیمتی دولت ہے لیکن ایک دور ایسا آئے گا کہ مسلمان دینوی مال و متاع کی خاطر اپنے دین کو فروخت کرنے سے دریغ نہیں کرے گا۔ اس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد حسب ذیل ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا وَيُمْسِيْ مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيْعُ دِيْنَهُ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْيَا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیاہ رات کے حصے کی طرح کے فتنوں کے چھا جانے سے قبل نیک اعمال کرلو کہ جن میں آدمی صبح کے وقت مومن اور شام کو کافر ہو چکا ہوگا' شام ایمان کی حالت میں کرے گا تو صبح کو کافر ہو چکا ہوگا اپنے دین کو لوگ دنیاوی مال و متاع کے عوض فروخت کردیں گے۔

(مسلم جلد اول کتاب ایمان ۲۲۱)

قیامت کے قریب بہت سے فتنے ظاہر ہوں گے۔ لوگوں میں بے سکونی عام ہوجائے گی۔ روزی کمانا مشکل ہوجائے گا' زندگی کے شب و روز گزارنے کے لئے بے پناہ مصیبتیں برداشت کرنا پڑیں گی۔ لوگوں میں فتنہ فساد عام ہوگا' ذرا سی بات پر جھگڑنے کا خطرہ لاحق ہوگا۔ غرضیکہ ہر انسان تذبذب اور تردد کا شکار ہوگا۔ ایسے حالات میں انسان دنیا کے لالچ کی خاطر ایمان کی پروا نہ کرے گا یعنی مال کی خاطر اپنے ایمان تک کا سودا کرے گا تو ایسا برا وقت آنے سے پہلے انسان کو نیک اعمال کرنے چاہیں تاکہ انسان کفر تک پہنچنے سے قبل ہی محفوظ رہے۔

۵۶-فرقوں میں بٹنے کی پیش گوئی

اسلام میں فرقہ بندی اچھی نہیں لیکن لوگ قیامت تک بہت سے فرقوں میں تقسیم ہو جائیں گی کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش گوئی فرمائی ہے کہ یہودی اور عیسائی 72 فرقوں میں تقسیم ہوگئے تھے اور امت مسلمہ ان سے ایک فرقہ زائد یعنی ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہوگی۔ اس پیش گوئی کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات مندرجہ ذیل ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَفَرَّقَتِ الْیَهُوْدُ عَلٰی اِحْدٰی وَسَبْعِیْنَ فِرْقَةً اَوِ اثْنَتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ فِرْقَةً وَالنَّصَارٰی مِثْلَ ذٰلِکَ وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلَاثٍ وَّسَبْعِیْنَ فِرْقَةً.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودی' اکہتر' بہتر' فرقوں میں بٹ گئے اور عیسائی بھی اسی طرح لیکن میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔

(ترمذی دوم ابواب الایمان افتراق امت ۵۳۷)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس سے جونہی دوری شروع ہوئی تو امت مسلمہ میں فرقہ بندی شروع ہوگئی اور قیامت تک نئے سے نیا فرقہ پیدا ہوتا رہے گا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیَاْتِیَنَّ عَلٰی اُمَّتِیْ مَا اَتٰی عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰی اِنْ کَانَ مِنْهُمْ مَنْ اَتٰی اُمَّهٗ عَلَانِیَةً لَکَانَ فِیْ اُمَّتِیْ مَنْ یَصْنَعُ ذٰلِکَ وَاِنَّ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ

اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَّسَبْعِیْنَ مِلَّۃً کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلَّامِلَّۃً وَّاحِدَۃً قَالُوْا مَنْ ھِیَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ ھٰذَا.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت پر وہ کچھ ضرور آئے گا جو بنی اسرائیل پر آیا جس طرح ایک جوتی دوسری جوتی کے برابر ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی اپنی ماں کے پاس علانیہ آیا ہوگا تو میری امت میں بھی ایسے لوگ ہوں گے جو یہ حرکت کریں گے۔ بنی اسرائیل بہتر (۷۲) فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت کے تہتر (۷۳) فرقے ہوں گے۔ ایک کے سوا باقی سب جہنمی ہوں گے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ! وہ نجات پانے والے کون ہیں؟ آپ نے فرمایا جو میرے اور صحابہ کرام کے راستے پر ہوں گے۔

(ترمذی دوم ابواب الایمان افتراق امت ۵۳۸)

مسلمانوں میں جتنے بھی فرقے بنیں گے ان میں سے صرف ایک فرقہ راہ حق پر ہوگا۔ اسی فرقے کے لوگ نجات پانے والے ہوں گے اور اس فرقہ کی پہچان یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع کرتے ہوں گے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی راہ پر چلیں گے غرضیکہ راہ حق پر چلنے والا فرقہ ہی نجات پائے گا۔

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ افْتَرَقَتِ الْیَھُوْدُ عَلٰی اِحْدٰی وَسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً فَوَاحِدَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ وَسَبْعُوْنَ فِی النَّارِ وَافْتَرَقَتِ النَّصَارٰی عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً فَاِحْدٰی وَسَبْعُوْنَ فِی النَّارِ وَوَاحِدَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَتَفْتَرِقَنَّ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَّسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً فَوَاحِدَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ

وَثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِى النَّارِ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هُمْ قَالَ الْجَمَاعَةُ.

حضرت عوف بن مالک کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یہود کے اکہتر فرقے ہوئے جس میں سے ایک جنت میں جائے گا۔ باقی دوزخ میں نصاریٰ کے بہتر فرقے ہوئے جس میں سے ایک جنت میں جائے گا اور باقی دوزخ میں قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے میری امت تہتر فرقوں پر منقسم ہوگی۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! وہ جنتی کون ہوں گے۔ آپ نے فرمایا جو جماعت کو پکڑے رہیں گے۔ (ابن ماجہ دوم باب الشراق الرحم ۱۷۹۰)

عَنْ ثَابِتٍ اَوْعَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَدَّعَانَ شَكَّ اَبُوْبَكْرٍ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهَا سَتَكُوْنَ فِتْنَةٌ" وَفِرْقَةٌ" وَاِخْتِلَافٌ" فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَاْتِ بِسَيْفِكَ اُحُدًا فَاضْرِبْهُ حَتّٰى يَنْقَطِعَ ثُمَّ اجْلِسْ فِىْ بَيْتِكَ حَتّٰى تَاْتِيَكَ يَدٌ خَاطِئَةٌ اَوْمَنِيَّةٌ قَاضِيَةٌ فَقَدْ وَقَعَتْ وَفَعَلْتُ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ثابت' علی بن زید بن جدعان کہتے ہیں۔ میں ابوبکر کو شک ہے۔ ابوہریرہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گئے۔ انہوں نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بہت جلد ایک فتنہ ہوگا۔ فرقہ بندی ہوگی اور اختلاف ہوگا جب ایسا ہوتو اے محمد تم! اپنی شمشیر کو احد پہاڑ پر دے مارنا تاکہ وہ ٹوٹ جائے اور پھر اپنے گھر بیٹھ جانا حتیٰ کہ کسی فاسق کا ہاتھ آ کر تمہیں قتل کرے اور تم راہی ملک عدم ہوجاؤ تو جو حضور نے فرمایا تھا ویسا ہی فتنہ پیدا ہوگیا اور میں نے وہی کام کیا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

(ابن ماجہ دوم باب التثبت فی الفتنۃ ۱۷۶۰)

۵۷۔ امت مسلمہ کبھی ختم نہ ہوگی

اسلام سے قبل بعض لوگوں پر اتنا سخت قحط پڑ جاتا کہ وہ لوگ فاقہ کشی اور دیگر ضروریات زندگی پورا نہ ہونے کی بناء پر مر جاتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خواہش فرمائی کہ آپ کی امت قحط سالی کی بناء پر ہلاک نہ ہو۔ اس لئے آپ نے بارگاہ رب العزت میں التجاء فرمائی کہ قرب قیامت میں امت مسلمہ قحط سالی کا شکار نہ ہو۔ اب اللہ نے آپ کی یہ دعا قبول فرمائی۔ اس کے متعلق حدیث پاک یہ ہے۔

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى زَوٰى لِيَ الْاَرْضَ اَوْ قَالَ اِنَّ رَبِّيْ زَوٰى لِيُ الْاَرْضَ فَاُرِيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَاِنَّ مُلْكَ اُمَّتِيْ سَيَبْلُغُ مَازُوِيَ لِيْ مِنْهَا وَاُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ وَاِنِّيْ سَاَلْتُ رَبِّيْ تَعَالٰى لِاُمَّتِيْ اَنْ لَايُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ بِعَآمَّةٍ وَلَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيْحُ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِاجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِ اَقْطَارِهَا اَوْ قَالَ بِاَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُوْنَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَكُوْنُ بَعْضُهُمْ يَسْبِيْ بَعْضًا وَاِنَّمَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِيَ الْاَئِمَّةَ الْمُضِلِّيْنَ وَاِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِيْ اُمَّتِيْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِيْ بِالْمُشْرِكِيْنَ وَحَتّٰى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِيَ الْاَوْثَانَ وَاِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ كَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ" وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَلَا تَزَالُ طَآئِفَةٌ" مِنْ اُمَّتِيْ عَلَى الْحَقِّ قَالَ ابْنُ عِيْسٰى ظَاهِرِيْنَ ثُمَّ اتَّفَقَا لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو سمیٹ دیا ہے یا کہ میرے رب نے زمین کو میرے لئے سمیٹ دیا ہے۔ پس اس کی دونوں مشرق اور دونوں مغرب مجھے دکھا دی گئی ہیں اور میری امت کی حکومت عنقریب وہاں تک پہنچے گی جہاں تک میرے لئے زمین سمیٹ دی گئی ہے اور مجھے سرخ وسفید (سونے اور چاندی کے) دونوں خزانے عطا فرما دیئے گئے ہیں اور میں نے اپنے رب تعالیٰ سے اپنی امت کے لئے سوال کیا کہ وہ قحط سالی سے ہلاک نہ ہوں اور ان کے سوا کوئی دشمن ان پر مسلط نہ ہو کہ ان کی جڑ کاٹ کر رکھ دے۔ میرے رب نے مجھ سے فرمایا۔ اے محمد! جب میں فیصلہ کرلیتا ہوں تو میرا فیصلہ تبدیل نہیں ہوتا۔ میں انہیں قحط سالی سے ہلاک نہیں کروں گا اور نہ ان کے سوا ان پر کسی دشمن کو ایسا مسلط کروں گا کہ ان کی جڑ کاٹ کر رکھ دے۔ خواہ وہ زمین کے ہر ایک کنارے سے آ کر جمع ہو جائیں لیکن یہ آپس میں ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور قیدی بنائیں گے۔ مجھے اپنی امت پر گمراہ کرنے والے نام نہاد رہنماؤں کا ڈر ہے جب میری امت میں ایک مرتبہ تلوار چل گئی تو قیامت تک نہیں رکے گی اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک میری امت کے کچھ قبائل مشرکوں سے نہ مل جائیں اور یہاں تک ہوگا کہ میری امت کے کچھ قبیلے بتوں کی پوجا کرنے لگیں گے اور عنقریب میری امت میں تیس کذاب ہوں گے۔ ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا حالانکہ میں سب سے آخری ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور ہمیشہ میری امت میں ایک گروہ حق پر رہے گا۔ ابن عیسیٰ نے کہا کہ غلبہ کے ساتھ۔ پھر دونوں متفق ہوگئے۔ ان کے مخالفین انہیں نقصان نہیں پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ قیامت لے آئے گا۔

(ابوداؤد سوم کتاب الفتن باب ذکر فتن ۸۴۹)

اس حدیث پاک میں یہ بتایا گیا ہے کہ مسلمان قوم قیامت آنے تک کسی نہ کسی طرح باقی رہے گی اور قوم کی بقاء کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ قوم کے لوگ آپس میں لڑائی جھگڑا' قتل و غارت اور فتنہ فساد نہ کریں۔ قوم کے صاحب اقتدار لوگ اچھے کردار والے ہونے چاہئیں تاکہ وہ لوگوں میں عدل و انصاف قائم رکھ سکیں۔ مسلمانوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے پر بھی یقین رکھنا چاہئے تاکہ کوئی جھوٹا شخص نبوت کا دعویٰ نہ کر سکے۔

مندرجہ بالا حدیث میں بیان کردہ باتیں ایک اور حدیث میں حسب ذیل کی طرح بھی بیان ہوئی ہیں۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ وَقَّاصٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْعَالِيَةِ حَتّٰى اِذَا مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِىْ مُعَاوِيَةَ دَخَلَ فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهٗ وَدَعَا رَبَّهٗ طَوِيْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَيْنَا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلْتُ رَبِّىْ ثَلَاثًا فَاَعْطَانِىْ ثِنْتَيْنِ وَمَنَعَنِىْ وَاحِدَةً سَاَلْتُ رَبِّىْ اَنْ لَّا يُهْلِكَ اُمَّتِىْ بِالسَّنَةِ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهٗ اَنْ لَّا يُهْلِكَ اُمَّتِىْ بِالْغَرَقِ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهٗ اَنْ لَّا يَجْعَلَ بَاْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيْهَا.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام عالیہ سے تشریف لائے حتیٰ کہ جب آپ بنو معاویہ کی مسجد سے گزرے تو آپ نے وہاں داخل ہوکر دو رکعت نماز پڑھی' ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ نے اپنے رب سے بہت طویل دعا کی' پھر آپ ہماری طرف مڑے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے رب سے تین چیزوں کا سوال کیا تھا' اللہ تعالیٰ نے مجھے دو چیزیں عطا فرمائیں اور ایک چیز سے مجھے روک دیا۔ میں نے اپنے رب سے یہ سوال کیا کہ وہ میری امت کو قحط

سالی سے ہلاک نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ چیز عطا کردی اور میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کیا کہ وہ میری امت کو غرق کر کے ہلاک نہ کرے تو اللہ تعالیٰ نے یہ چیز مجھے عطا کردی اور میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کیا کہ ان کی ایک دوسرے سے لڑائی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سوال سے روک دیا۔

(مسلم کتاب الفتن واشراط والساعۃ ۲۱۳۲)

۵۸- ایک گروہ حق پر قائم رہے گا

مسلمانوں میں سے ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا۔ اس گروہ کے لوگ موت آنے تک ہمیشہ دین حق کے احکامات کی پابندی کرتے رہیں گے۔ وہ صراط مستقیم پر خود بھی قائم رہیں گی اور لوگوں کو بھی اللہ کی راہ کی دعوت دیتے رہیں گے۔ حق پر قائم رہنے والا گروہ کسی کی مخالفت کی بالکل پروا نہ کرے گا۔ اس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یہ ہے۔

وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَنْ یَّبْرَحَ ھٰذَا الدِّیْنُ قَآئِمًا یُّقَاتِلُ عَلَیْہِ عِصَابَۃٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَۃُ.

(رواہ مسلم)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا اور مسلمانوں کی ایک جماعت اس کے لئے لڑتی رہے گی یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ (مسلم)

اللہ کا دین یعنی دین اسلام ہمیشہ قائم رہے گا ور سچے مسلمان اسے قائم رکھنے کے لئے آخری دم تک کوشش کرتے رہیں گے یہاں تک کہ قیامت آجائے

گی۔ یہی بات ایک اور حدیث میں یوں بیان ہوئی ہے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ طَآئِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ عَلٰى مَنْ نَاوَاهُمْ حَتّٰى يُقَاتِلَ اٰخِرُهُمُ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق کی خاطر لڑتا رہے گا اور اپنے دشمنوں پر غالب رہے گا یہاں تک کہ ان کا آخری گروہ دجال سے لڑے گا۔(ابوداؤد)

بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ حق پر قائم رہنے والے لوگ اللہ کے بندے ہی ہیں جو ہر دور میں موجود رہے اور قیامت تک رہیں گے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ فِيْمَا اَعْلَمُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَّنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ میں جو کچھ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے جانتا ہوں کہ اس امت میں اللہ تعالیٰ ہر سو سال کے بعد ایسے شخص کو پیدا فرمائے گا جو ان کے لئے ان کے دین کو تازہ کردے گا۔

(ابوداؤد)

ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس امت کے آخری دور میں ایسے لوگ ہوں گے جنہیں وہی اجر ملے گا جو ان سے پہلوں کا تھا۔ وہ نیکیوں کا حکم دیں گے۔ برائیوں سے روکیں گے اور فتنہ والوں سے لڑیں گے۔(بیہقی)

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ تُصِیْبُ اُمَّتِیْ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ مِنْ سُلْطَانِھِمْ شَدَآئِدُ لَا یَنْجُوْا مِنْہُ اِلَّا رَجُلٌ عَرَفَ دِیْنَ اللّٰہِ فَجَاھَدَ عَلَیْہِ بِلِسَانِہٖ وَیَدِہٖ وَقَلْبِہٖ فَذٰلِکَ الَّذِیْ سَبَقَتْ لَہُ السَّوَابِقُ وَرَجُلٌ عَرَفَ دِیْنَ اللّٰہِ فَصَدَّقَ بِہٖ وَرَجُلٌ عَرَفَ دِیْنَ اللّٰہِ فَسَکَتَ عَلَیْہِ فَاِنْ رَاٰی مَنْ تَعْمَلُ الْخَیْرَ اَحَبَّہٗ عَلَیْہِ وَاِنْ رَاٰی مَنْ تَعْمَلُ بِبَاطِلٍ اَبْغَضَہٗ عَلَیْہِ فَذٰلِکَ یَنْجُوْا عَلٰی اِبْطَانِہٖ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آخری زمانے میں میری امت کو اپنے حکمرانوں سے سخت تکلیفیں پہنچیں گی۔ ان سے نجات نہیں پائے گا مگر وہ شخص جس نے اللہ کے دین کو پہچانا اور اس پر اپنی زبان، ہاتھ اور دل کے ساتھ جہاد کیا۔ یہ وہ شخص ہے جو پوری طرح سبقت لے گیا۔ دوسرا وہ آدمی جس نے اللہ کے دین کو پہچانا اور اس کی تصدیق کی۔ تیسرا وہ آدمی جس نے اللہ کے دین کو پہچانا اور اس پر خاموش رہا اگر کسی کو نیکی کرتے دیکھا تو اس سے محبت کرنے لگا اور اگر کسی کو غلط کام کرتے دیکھا تو اس سے ناخوش رہا۔ یہ سب اپنی اندرونی حالت کے باعث نجات پا جائیں گے۔ (بیہقی)

۵۹ - تمام گروہوں سے الگ رہنے کی تاکید

فتنہ و فساد کے دور میں لوگ گروہوں میں بٹ جائیں گے اور اس گروہ بندی کی بناء پر خونریزی اور فساد ہونے کا خطرہ ہوگا۔ ایسے دور میں اچھے اور نیک بندوں کو الگ رہنا چاہیے تاکہ وہ خود کو برائیوں سے بچا سکیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کر سکیں۔ اس کے بارے میں آپ کا فرمان یہ ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ اَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ اَنْ يُدْرِكَنِيْ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجَاءَ نَا اللّٰهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذَالِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيْهِ دَخَنٌ قُلْتُ وَمَا دَخَنُهُ قَالَ قَوْمٌ يَسْتَنُّوْنَ بِغَيْرِ سُنَّتِيْ وَيَهْدُوْنَ بِغَيْرِ هَدْيِيْ تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذَالِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ عَلٰى اَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ اَجَابَهُمْ اِلَيْهَا قَذَفُوْهُ فِيْهَا قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صِفْهُمْ لَنَا قَالَ هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُوْنَ بِاَلْسِنَتِنَا قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِيْ اِنْ اَدْرَكَنِيْ ذٰلِكَ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُمْ جَمَاعَةٌ وَّلَا اِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَاَنْتَ عَلٰى ذَالِكَ.

حضرت حذیفہ سے مروی ہے کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر و بھلائی کے بارے میں سوال کرتے اور میں شر و فساد کے بارے میں سوال کرتا' اس خوف سے وہ کہیں مجھے نہ پہنچ جائے' میں نے عرض کی یارسول اللہ! دور جاہلیت کے دوران ہم شر کے عالم میں تھے تو اللہ جل شانہ اس (موجودہ) خیر و بھلائی کو لے آیا تو کیا اس خیر و بھلائی کے بعد بھی کوئی شر برپا ہوگی۔ آپ نے فرمایا ہاں مگر اس میں دھواں ہوگا۔ میں نے عرض کی دھوئیں سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا لوگ میری سنت کے سوا کوئی دوسرا طریقہ اور میری عادت مبارکہ کے علاوہ کوئی اور عادت اپنا لیں گے۔ ان کی کچھ باتیں اچھی اور کچھ بری ہوں گی۔ میں نے عرض کی کیا اس خیر کے بعد شر ہوگی؟ فرمایا ہاں (شریروں میں سے) دوزخ کے

دروازے پر بلانے والے ہوں گے جو ان کی اطاعت کرے گا وہ اُسے اس میں پھینک دیں گے۔ ہماری زبان میں بات کریں گے۔ میں نے عرض کی اگر میں ان کو (ان کا زمانہ) پاؤں تو میرے متعلق کیا ارشاد ہے فرمایا مسلمانوں کے گروہ اور ان کے امام سے منسلک رہنا عرض کی اگر مسلمانوں کی جماعت اور امام نہ پایا جاتا ہو تو فرمایا ان تمام گروہوں' فرقوں سے الگ رہنا اگرچہ تمہیں (بھوک کی بناء پر) درخت کی جڑ ہی چبانی پڑے۔ حتیٰ کہ تمہیں اسی حالت میں موت آ لے۔

(بخاری سوم کتاب الفتن حدیث ۱۹۶۳)

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَيَكُوْنُ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌ" كَمَا كَانَ قَبْلَهٗ شَرٌ" قَالَ قُلْتُ فَمَا الْعِصْمَةُ قَالَ السَّيْفُ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ السَّيْفِ بَقِيَّةٌ" قَالَ نَعَمْ تَكُوْنُ اِمَارَةٌ" عَلٰى اَقْذَاءٍ وَهُدْنَةٌ" عَلٰى دَخَنٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَنْشَاءُ دُعَاةُ الضَّلَالِ فَاِنْ كَانَ لِلّٰهِ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةٌ" جَلَدَ ظَهْرَكَ وَاَخَذَ مَالَكَ فَاَطِعْهُ وَاِلَّا فَمُتْ وَاَنْتَ عَاضٌ" عَلٰى جِذْكِ شَجَرَةٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ بَعْدَ ذَالِكَ مَعَهٗ نَهَرٌ" وَنَارٌ" فَمَنْ وَّقَعَ فِىْ نَارِهٖ وَجَبَ اَجْرُهٗ وَحُطَّ وِزْرُهٗ وَمَنْ وَقَعَ فِىْ نَهْرِهٖ وَجَبَ اَجْرُهٗ وَحُطَّ اَجْرُهٗ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يُنْتَجُ الْمُهْرُ فَلَا يُرْكَبُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ وَفِىْ رِوَايَةٍ قَالَ هُدْنَةٌ" عَلٰى دَخَنٍ وَجَمَاعَةٌ" عَلٰى اَقْذَاءٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَلْهُدْنَةُ عَلَى الدَّخَنِ مَاهِىَ قَالَ لَا تَرْجِعُ قُلُوْبُ اَقْوَامٍ عَلَى الَّذِىْ كَانَتْ عَلَيْهِ قُلْتُ هَلْ مَاهِىَ قَالَ لَا تَرْجِعُ قُلُوْبُ اَقْوَامٍ عَلَى الَّذِىْ كَانَتْ عَلَيْهِ قُلْتُ هَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌ" قَالَ فِتْنَةٌ" عَمْيَاءُ وَصَمَّاءُ عَلَيْهَا دُعَاةٌ" عَلٰى اَبْوَابِ النَّارِ فَاِنْ مُتَّ يَاحُذَيْفَةُ وَاَنْتَ عَاضٌ" عَلٰى جِذْلٍ خَيْرٌ" لَّكَ

مِنْ اَنْ تَتَّبِعَ اَحَدًا مِنْهُمْ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس خیر و برکت (زمانہ نبوت) کے بعد بھی شر ہوگا جس طرح اس سے پہلے (زمانہ جاہلیت) شر کا دوردورہ تھا؟ آپ نے فرمایا ہاں میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی۔ اس سے نجات کی کوئی صورتحال ہوگی۔ آپ نے فرمایا۔ تلوار میں نے عرض کی کہ تلوار کے استعمال کے بعد بھی کچھ باقی بچے گا۔ فرمایا خراب و نہ چاہے جانے والی حکومت ہوگی اور صلح میں رنجش ہوگی۔ میں نے عرض کیا اس کے بعد کیا ہوگا۔ آپ نے فرمایا گمراہی و جہالت کی طرف بلانے والے پیدا ہوجائیں گے اگر زمین پر منجانب اللہ کوئی خلیفہ ہو جو تمہاری کمر پر کوڑے برسائے اور تمہارا مال و زر غصب کرلے۔ پھر بھی اس کی پیروی کرنا اور اگر یہ بھی نہ کرسکو تو کسی درخت کی جڑ کو دانتوں سے تھامے مرجانا۔ میں نے عرض کیا اس کے بعد کیا ہوگا۔ فرمایا اس کے بعد دجال اپنے ساتھ آگ اور نہر لے کر نکلے گا جو شخص اس کی آگ میں پھینکا گیا اس کے لئے اجروثواب لازم ہوگیا اور اس کے گناہ گر گئے اور جو شخص اس کی نہر میں گر پڑا اس کے کندھوں پر گناہوں کا وزن واجب ہوگیا اور اس کا اجروثواب جاتا رہا۔ میں نے عرض کیا اس کے بعد کیا معاملہ ہوگا۔ فرمایا اس کے بعد گھوڑی بچہ جنے گی ابھی وہ سواری کے قابل نہ ہوگا کہ قیامت آجائے گی۔ ایک روایت میں اس طرح آیا ہے۔ رنجش پر صلح کی جائے گی اور ناپسندیدگی پر اجتماع کیا جائے گا۔ میں نے دریافت کیا یارسول اللہ الھدنة علی الدخن کیا ہے؟ کیا اس بھلائی کے بعد شر ہوگا۔ آپ نے فرمایا اندھا بہرا فتنہ برپا ہوگا جس میں فتنے کی دعوت دینے والے جہنم کے دروازے پر کھڑے ہوں گے۔ آپ نے فرمایا اے حذیفہ اگر تمہارا خاتمہ کسی درخت کی جڑ کو

دانتوں میں لئے ہو جائے تو ان میں سے کسی کی پیروی کرنے سے بہتر ہے۔
(مشکوٰۃ کتاب الفتن حدیث ۵۱۶۱ بحوالہ ابوداؤد)

۶۰-دین پر قائم رہنا ہاتھ میں انگارہ لینے کی طرح ہوگا

دین اسلام کی باتوں پر عمل کرنے کے لئے استقامت درکار ہے اور استقامت اسی شخص میں آ سکتی ہے جس کی طبیعت میں محنت اور مشقت کی عادت ہوگی اور جو شخص محنت سے دین کے احکامات پر عمل پیرا نہیں ہوگا۔ اس میں استقامت دین نہ ہوگی۔ استقامت دین والا آدمی اس طرح ہوگا جس طرح اس نے ہاتھ میں تکلیف دینے والا انگارہ پکڑا ہوا ہو۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ "الصَّابِرُ فِیْھِمْ عَلٰی دِیْنِہٖ کَالْقَابِضِ عَلَی الْجَمْرِ.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا جس میں اپنے دین پر قائم رہنے والا ہاتھ میں انگارہ لینے والے کی مانند ہوگا۔ (ترمذی جلد دوم کتاب الفتن حدیث ۱۴۱)

یہ حدیث یہ ظاہر کرتی ہے کہ جب برائی عام ہو جائے گی۔ ہر طرف فتن و فجور پھیل جائے گا۔ مسلمانوں کی اکثریت بیکار رہنے کی عادی ہو جائے گی۔ راہ ہدایت بتانے والے لوگ انتہائی کم ہو جائیں گے غرضیکہ ہر طرف نفس پرستی اور افراتفری کا عالم ہوگا تو اس وقت سچے دل کے ساتھ دین اسلام پر ثابت قدم رہنا دشوار ہوگا اور سخت صبر آزما بھی ہوگا جس طرح کہ کوئی شخص اپنے ہاتھ پر انگارہ رکھ لے اور اس کی اذیت کو صبر و تحمل کے ساتھ برداشت کرے۔ ایسے پرفتن دور میں ثابت قدمی کے لئے اللہ کے حضور دعا گو رہنا چاہیے۔

۶۱ - اللہ کی کتاب ایک رات میں اٹھ جائے گی

مسلمانوں پر ایک وقت ایسا آئے گا کہ مسلمان دین اسلام کو پرانا دین خیال کرنے لگیں گے حالانکہ اس کے احکامات قیامت تک کے لئے ہیں۔ یعنی لوگ اپنے مذہب اسلام پر توجہ نہ دیں گے اور دنیاداری میں اتنے منہمک ہو جائیں گے کہ وہ دین سے لاپروا ہو جائیں گے۔ اس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی یہ ہے۔

عَنْ حُذَیْفَۃَ بْنِ الْیَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُدْرَسُ الْاِسْلَامُ کَمَا یُدْرَسُ وَشْیُٔ الثَّوْبِ حَتّٰی لَا یُدْرِیْ مَا صِیَامٌ وَلَا صَلٰوۃٌ وَلَا نُسُکٌ وَلَا صَدَقَۃٌ وَلَیُسْرٰی عَلٰی کِتَابِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ فِیْ لَیْلَۃٍ فَلَا یَبْقٰی فِی الْاَرْضِ مِنْہُ اٰیَۃٌ وَتَبْقٰی طَوَآئِفُ مِنَ النَّاسِ الشَّیْخُ الْکَبِیْرُ وَالْعَجُوْزُ یَقُوْلُوْنَ اَدْرَکْنَا اٰبَآءَ نَا عَلٰی ھٰذِہِ الْکَلِمَۃِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَنَحْنُ نَقُوْلُھَا فَقَالَ لَہٗ صِلَۃٌ مَا یُغْنِیْ عَنْھُمْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَھُمْ لَا یَدْرُوْنَ مَا صَلٰوۃٌ وَلَا صِیَامٌ وَلَا نُسُکٌ وَلَا صَدَقَۃٌ فَاَعْرَضَ عَنْہُ حُذَیْفَۃُ ثُمَّ رَدَّھَا عَلَیْہِ ثَلَاثًا کُلُّ ذٰلِکَ یُعْرِضُ عَنْہُ حُذَیْفَۃُ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَیْہِ فِی الثَّالِثَۃِ فَقَالَ یَاصِلَۃُ تُنْجِیْھُمْ مِنَ النَّارِ ثَلَاثًا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ دین اسلام اس طرح پرانا ہو جائے گا کہ جس طرح کپڑے کی بیل بوسیدہ ہو جاتی ہے یہاں تک کہ علم رکھنے والے بھی نہ رہیں گے کہ نماز، روزہ، قربانی اور صدقہ کیا چیز ہے؟ اور اللہ کی کتاب ایک رات کے دوران اٹھالی جائے گی کہ

اس کی ایک آیت بھی نہ بچے گی اور مسلمانوں کی چند جماعتیں ایسی رہ جائیں گی جن میں سے بوڑھے مرد اور عورتیں اس بات کو دہرائیں گے کہ ہم نے اپنے آباؤاجداد کو یہ کہتے ہوئے سنا تھا۔ لا الہ الا اللہ اور ہم بھی یہ دہراتے ہیں۔ صلہ بن زند نے حذیفہ سے پوچھا جب وہ نماز، روزہ قربانی سے کوتاہ عمل ہو گئے تو انہیں اس کلمہ لا الہ الا اللہ کا کیا فائدہ ہوگا؟ تو حذیفہ نے ان کی طرف سے تین بار رخ موڑا لیکن صلہ نے ہر بار دریافت کیا حذیفہ ہر مرتبہ خاموش رہے۔ تیسری مرتبہ صلہ کی جانب منہ کر کے فرمایا اے صلہ یہ کلمہ ان کو دوزخ سے بچائے گا۔ یہ تین مرتبہ کہا۔ (ابن ماجہ باب ذھاب القرآن وعلم ۱۸۴۸)

اس حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ قیامت کے نزدیک ایک زمانہ آئے گا کہ لوگ دین اسلام کو ایک پرانا دین تصور کرنے لگیں گے جس طرح کہ لوگ کپڑے کی بیل کو پرانا خیال کرنے لگتے ہیں۔ اس دور میں لوگ یہ بات بھول جائیں گے کہ نماز، روزہ، قربانی اور صدقہ کے احکام کیا ہیں جب یہ حالت ہوجائے گی تو قرآن پاک کو ایک رات میں اٹھا لیا جائے گا یعنی قرآن پاک کی تمام آیتیں اور حروف حکمت خداوندی سے اللہ کی طرف چلے جائیں گے اور جن میں لوگوں کو قرآن یاد ہوگا۔ ان کے سینے سے بھی قرآن نکل جائے گا کیونکہ ایک اور حدیث میں ہے کہ اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک قرآن مجید جہاں سے آیا ہے وہیں لوٹ کر نہ چلا جائے غرضیکہ قرآن پاک کی ایک آیت بھی نہ رہ جائے گی۔ ایسے دور میں مسلمانوں کی چند جماعتیں ایسی رہ جائیں گی کہ جن کے عمر رسیدہ لوگ یہ کہیں گے کہ ہم نے اپنے بزرگوں کو کلمہ طیبہ پڑھتے ہوئے سنا تھا۔ ایسی بے عملی کے زمانہ میں کلمہ طیبہ ہی نجات کا ذریعہ بنے گا۔

۶۲-اسلام نام کا باقی رہ جائے گا

اسلام اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین ہے جو انسانی زندگی کے ہر پہلو کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ اسلام میں زندگی گزارنے کے واضح اور مکمل احکامات موجود ہیں۔ دین اسلام ہمیں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے عطا فرمایا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دور میں دین اسلام کے احکامات پر خود عمل کر کے مسلمانوں کو عمل کی دعوت دی ہے۔ اس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیش گوئی فرمائی ہے کہ قیامت کے قریب ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا اور عموماً لوگ اسلام کے احکامات کی پابندی نہیں کریں گے۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ اَنْ يَّاتِىَ عَلَى النَّاسِ زَمَان" لَّا يَبْقٰى مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اِسْمُهٗ وَلَا يَبْقٰى مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُهٗ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَة" وَّهِىَ خَرَاب" مِّنَ الْهُدٰى عُلَمَآئُهُمْ شَرٌّ مَنْ تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَآءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيْهِمْ تَعُوْدُ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قریب ہے کہ لوگوں پر ایسا دور آئے گا جس میں اسلام نام کے لئے باقی رہ جائے گا اور قرآن کریم کی رسم باقی رہ جائے گی۔ مسجدیں آباد تو ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی اور اس دور کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ ان سے فتنے ظاہر ہوں گے اور وہ فتنے انہیں پر لوٹیں گے۔

(بیہقی، شعب الایمان)

اس حدیث میں جن باتوں کی پیش گوئی کی گئی ہے کہ ان میں پہلی بات تو یہ

ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ بظاہر تو مسلمان ہوں گے لیکن مسلمانوں والے کام نہیں کریں گے۔ اسلام کے اصولوں پر عمل کرنا چھوڑ دیں گے۔ اس طرح اسلام نام کا باقی رہ جائے گا۔

دوسری بات یہ ہے کہ قرآن پاک کو بھی لوگ دل و جان سے تسلیم کرنا ترک کردیں گے جس طرح کہ ایک مسلمان کو قرآن کی حقیقت کو تسلیم کرنا چاہئے۔ صرف رسمی طور پر قرآن کو مانیں گے۔

تیسری بات ہے۔ مسجدیں آباد تو ہوں گی لیکن جس طرح مسجدوں سے لوگوں کو ہدایت ملنی چاہیے۔ اس طرح ہدایت نہ ملے گی۔

چوتھی بات یہ ہے کہ قرب قیامت کے بعض علماء کا کردار اچھا نہ ہوگا کیونکہ وہ ایسے کام کریں گے جن سے معاشرہ میں فتنہ و فساد پیدا ہوگا۔ ایسے دور میں دل و جان سے اسلام کو مانتے ہوئے اس کے احکامات پر عمل کرنے کیلئے کوشاں رہنا چاہئے تاکہ اللہ راضی ہو۔

۶۳۔ قیامت سے پہلے چھ اہم امور کا واقع ہونا

قیامت آنے سے پہلے چھ اہم چیزیں واقع ہوں گی جن کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش گوئی فرمائی ہے۔ آپ کا وصال فتح بیت المقدس' وباء' مال و دولت کی کثرت' فتنہ عرب' صلح روم اس کا تفصیلی ذکر مندرجہ ذیل حدیث میں ہے۔

عَوْفُ بْنُ مَالِکٍ الْاَشْجَعِیُّ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْکَ وَهُوَ فِیْ خِبَآءٍ مِنْ اٰدَمٍ فَجَلَسْتُ بِفِنَآءِ الْخِبَآءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُدْخُلْ یَا عَوْفُ فَقُلْتُ بِکُلِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِکُلِّکَ ثُمَّ قَالَ یَا عَوْفُ احْفَظْ خِلَالًا سِتًّا

بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ اَحَدُ هُنَّ مَوْتِیْ قَالَ فَوَجَمْتُ عِنْدَهَا وَجْمَةً شَدِیْدَةً فَقَالَ قُلْ اِحْدٰی ثُمَّ فَتْحُ" بَیْتِ الْمُقَدَّسِ ثُمَّ دَآءٌ" یَظْهَرُ فِیْکُمْ یَسْتَشْهِدُ اللّٰهُ بِهٖ ذَرَارِیْکُمْ وَاَنْفُسَکُمْ وَیُزَکِّیْ بِهَآ اَعْمَالَکُمْ ثُمَّ تَکُوْنُ الْاَمْوَالُ فِیْکُمْ حَتّٰی یُعْطِی الرَّجُلُ مِائَةَ دِیْنَارٍ فَیَظِلُّ سَاخِطًا وَّفِتْنَةٌ لَا تَکُوْنُ بَیْنَکُمْ لَا یَبْقٰی بَیْتُ" مُسْلِمٍ اِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ تَکُوْنُ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ بَنِی الْاَصْفَرِ هُدْنَةٌ" فَیَغْدِرُوْنَ بِکُمْ فَیَسِیْرُوْنَ اِلَیْکُمْ فِیْ ثَمَانِیْنَ غَایَةً تَحْتَ کُلِّ غَایَةٍ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا .

حضرت عوف بن مالک اشجعی کا بیان ہے کہ میں غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ اون کے خیمے میں تشریف فرما تھے۔ میں صحنِ خیمہ میں بیٹھ گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اے عوف اندر آجاؤ' میں نے گزارش کی کہ پورا اندر آجاؤں۔ (مزاقاً کہا) آپ نے فرمایا ہاں پورے کے پورے اندر آجاؤ۔ آپ نے ارشاد فرمایا اے عوف یاد رکھنا قیامت سے قبل چھ علامات ظاہر ہوں گی۔ (۱) میرا وصال یہ سن کر بہت غم زدہ ہوا۔ (۲) بیت المقدس کا فتح ہونا (۳) ایک وباء کا ظاہر ہونا جس میں اللہ تمہیں اور تمہاری ذریت کو شہادت کا رتبہ عطا کرے گا۔ اس کے سبب سے تمہارے اعمال کو پاکیزہ کرے گا۔ (۴) مال وزر کی کثرت ہوجائے گی یہاں تک کہ آدمی کو سو دینار بھی حاصل ہوں گے مگر وہ خوش نہیں ہوگا۔ (۵) پھر ایک فتنہ ہوگا جو عرب کے کسی گھر کو نہیں چھوڑے گا مگر اس میں داخل ہو کے رہے گا۔ (۶) تم اور اہل روم میں صلح ہوگی مگر وہ دغابازی سے کام لیں گے اور تم پر اسی (۸۰) جھنڈوں تلے فوج کشی کریں گے اور ہر جھنڈے کے ساتھ بارہ ہزار فوج کی تعداد ہوگی۔

(ابن ماجہ دوم باب الشراط الساعة ۱۸۴۱)

۶۴- ایک شہر کے دوبارہ فتح ہونے کی پیش گوئی

ترکی کے مشہور شہر استنبول کا پہلا نام قسطنطنیہ ہے۔ یہ ایک مرتبہ پہلے فتح ہو چکا ہے لیکن ایک وقت آئے گا کہ یہ شہر غیر مسلموں کے قبضے میں چلا جائے گا لیکن قرب قیامت کے دور میں مسلمان اسے دوبارہ فتح کرلیں گے۔ اس کے متعلق پیش گوئی کی حدیث پاک حسب ذیل ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْبِدَابِقَ فَیَخْرُجُ اِلَیْهِمْ جَیْش" مِّنَ الْمَدِیْنَةِ مِنْ خِیَارِ اَهْلِ الْاَرْضِ یَوْمَئِذٍ فَاِذَا تَصَافُّوْا قَالَتِ الرُّوْمُ خَلُّوْا بَیْنَنَا وَبَیْنَ الَّذِیْنَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ فَیَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ لَا وَاللّٰهِ لَا نُخَلِّیْ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ اِخْوَانِنَا فَیُقَاتِلُوْنَهُمْ فَیَنْهَزِمُ ثُلُث" لَایَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ اَبَدًا وَّیُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ اَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَاللّٰهِ وَیَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا یُفْتَنُوْنَ اَبَدًا فَیَفْتَتِحُوْنَ قُسْطُنْطِیْنِیَّةَ فَبَیْنَا هُمْ یَقْتَسِمُوْنَ الْغَنَآئِمَ قَدْ عَلَّقُوْا سُیُوْفَهُمْ بِالزَّیْتُوْنِ اِذْ صَاحَ فِیْهِمُ الشَّیْطَانُ اَنَّ الْمَسِیْحَ قَدْ خَلَفَکُمْ فِیْ اَهْلِیْکُمْ فَیَخْرُجُوْنَ وَذٰلِکَ بَاطِل" فَاِذَا جَاؤُا الشَّامَ خَرَجَ فَبَیْنَمَاهُمْ یُعِدُّوْنَ لِلْقِتَالِ یُسَوُّوْنَ الصُّفُوْفَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَیَنْزِلُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ فَاَمَّهُمْ فَاِذَا رَاٰهُ عَدُوُّاللّٰهِ ذَابَ کَمَا یَذُوْبُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ فَلَوْ تَرَکَهٗ لَا نْذَابَ حَتّٰی لَایَهْلِکَ وَلٰکِنْ یَقْتُلُهُ اللّٰهُ بِیَدِهٖ فَیُرِیْهِمْ دَمَهٗ فِیْ حَرْبَتِهٖ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ رومی تمہارے مقابلے کے لئے

اعماق یا بدابق کے مقام پر نہ اتریں گے۔ ان کی طرف شہر سے لشکر نکلے گا جو ان دنوں اہل زمین کے بہترین افراد ہوں گے جب وہ صف بستہ ہوں گے تو رومی کہیں گے کہ ہمارے ان آدمیوں کو چھوڑ دیجئے جن کو آپ نے قید کیا ہے تاکہ ہم ان سے لڑیں، مسلمان کہیں گے کہ خدا کی قسم، ہم اپنے بھائیوں کو تمہارے سپرد نہیں کریں گے۔ پس ان سے لڑائی ہوگی تو ایک تہائی شکست کھا جائیں گے جن کی اللہ تعالیٰ کبھی توبہ قبول نہیں کرے گا۔ ایک تہائی شہید کر دیئے جائیں گے جو اللہ تعالیٰ کے افضل شہداء ہوں گے اور ایک تہائی فتح پائیں گے جو کبھی فتنے میں نہیں ڈالے جائیں گے۔ پس وہ قسطنطنیہ کو فتح کرلیں گے۔ ابھی وہ مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے اور تلواریں انہوں نے زیتون کے درخت سے لٹکائی ہوں گی کہ ان میں شیطان چلائے گا کہ تمہارے بعد دجال تمہارے گھر والوں کے پاس آ گیا۔ وہ نکلیں گے مگر یہ خبر غلط ثابت ہوگی جب وہ شام میں ہوں گے تو وہ نکل آئے گا۔ وہ جنگ کی تیاری کرکے صف بستہ ہوں گے جب نماز کی اقامت کہی جائے گی تو حضرت عیسیٰ نازل ہوں گے اور ان کی امامت کریں گے جب اللہ کا دشمن انہیں دیکھے گا تو ایسے پگھلے گا جیسے نمک پانی میں پگھلتا ہے، اگر چھوڑے رکھیں تو سارا پگھل جائے، یہاں تک کہ اپنا وجود کھو بیٹھے، لیکن اللہ تعالیٰ ان کے دست مبارک سے اسے قتل کرائے گا۔ پس وہ اپنے نیزے میں لوگوں کو اس کا خون دکھائیں گے۔ (مسلم کتاب الفتن حدیث ۷۱۵۰)

بعض محدثین کا کہنا ہے کہ حدیث میں مدینہ سے مراد شہر حلب ہے جو ملک شام میں واقع ہے۔ اعماق اور بدابق حلب اور انطاکیہ کے درمیان دو مقامات ہیں۔ رومی یعنی عیسائی حملہ کرکے ان دونوں کے قریب آ جائیں تو اس وقت مسلمانوں کا ایک لشکر ان کے مقابلے کے لئے نکلے گا جن میں بہترین جنگجو ہوں گے

ہوں گے جب لڑنے کے لئے فوجیں آمنے سامنے صف بندی کریں گی تو رومی کہیں گے کہ ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان کہ جو ہمارے لوگوں کو قید کرکے لائے ہیں جگہ خالی کردو تاکہ ان سے لڑیں یعنی جن مسلمانوں نے پہلے ہمارے خلاف جہاد کیا اور ہمارے کچھ لوگ قید کرکے لے آئے۔ ان مسلمانوں کو ہمارے مقابلے میں لاؤ کیونکہ ہم تم سب مسلمانوں سے لڑنا نہیں چاہتے بلکہ بدلہ اتارنے کے لئے صرف ان ہی مسلمانوں سے لڑنا چاہتے ہیں۔ گویا رومی یہ بات اس لئے کہیں گے تاکہ مسلمان ان کی باتوں میں آکر اپنی اجتماعیت کھو دیں اور باہمی تفریق کا شکار ہوجائیں) لیکن مسلمان ان کو جواب دیں گے کہ ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا' ہم تمہارے اور اپنے ان مسلمان بھائیوں کے درمیان جگہ خالی نہیں کرسکتے۔ یعنی یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ہم ان مسلمان بھائیوں کو تو تمہارے مقابلہ پر لڑنے کے لئے آگے کردیں اور خود ایک طرف ہوجائیں' اگر لڑیں گے تو ہم سب لڑیں گے اور ایک ساتھ لڑیں گے) چنانچہ سارے مسلمان رومیوں سے لڑنا شروع کردیں گے اور (جب گھمسان کارن پڑے گا) تو ان مسلمانوں میں سے ایک تہائی مسلمان پیٹھ دکھا کر بھاگ کھڑے ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ کبھی معاف نہیں کرے گا اور ایک تہائی مسلمان جام شہادت نوش کریں گے' جو یقیناً اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین شہید قرار پائیں گے اور باقی ایک تہائی مسلمان فتح یاب ہوں گے (یعنی اللہ تعالیٰ ان کو اپنی مدد و نصرت کے ذریعہ رومیوں کے مقابلہ پر کامیابی عطا فرمائے گا اور ان کے ہاتھوں رومیوں کے شہروں کو فتح کرائے گا) ان مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کبھی فتنہ میں نہیں ڈالے گا۔ پھر مسلمان قسطنطنیہ کو فتح کرلیں گے۔ (یعنی اس شہر کو کافروں کے قبضہ سے لے لیں گے) اور اس کے بعد اس وقت جبکہ وہ (مسلمان) مال غنیمت تقسیم کرنے میں مصروف ہوں گے اور اپنی تلواروں کو زیتون کے درختوں پر

لٹکائے ہوئے ہوں گے۔ اچانک شیطان ان کے درمیان یہ بات پھونک دے گا کہ مسلمانو! تم یہاں مصروف ہو جبکہ تمہاری عدم موجودگی میں مسیح دجال تمہارے گھروں میں پہنچ گیا ہے۔ اسلامی لشکر کے لوگ یہ سنتے ہی قسطنطنیہ سے نکل کھڑے ہوں گے لیکن شیطان کی یہ خبر سراسر جھوٹی ثابت ہوگی' البتہ جب مسلمان شام پہنچیں گے تو پھر دجال ظاہر ہوگا' مسلمان اس سے لڑنے کی تیاری کریں گے اور صف بندی میں مشغول ہوں گے کہ نماز کا وقت آجائے گا اور موذن تکبیر کہنے کے لئے کھڑا ہو چکا ہوگا اتنے میں حضرت عیسیٰ ابن مریم آسمان سے دمشق کی جامع مسجد کے منارے پر اتریں گے۔ پھر قدس آئیں گے اور مسلمانوں کی امامت کریں گے۔ پھر خدا کا وہ دشمن یعنی دجال جو اس وقت مسلمانوں کو گھیرے ہوئے ہوگا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو اس طرح گھلنا شروع ہو جائے گا جس طرح نمک پانی میں گھلنے لگتا ہے کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو اس حالت میں چھوڑ دیں اور قتل نہ کریں تو وہ سارا گھل جائے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کئے بغیر خود مر جائے' لیکن اللہ تعالیٰ کی مشیت و مرضی چونکہ یہ ہوگی کہ اس کی موت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں واقع ہو اس لئے اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے قتل کرائے گا' پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کو یا کافروں کو اور یا سب کو) دجال کا خون اپنے تیر کے ذریعے دکھائیں گے یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام جس نیزے سے دجال کو قتل کریں گے اور جو اس کے خون سے آلودہ ہوگا اس کو لوگوں کو دکھائیں گے کہ دیکھو میں نے اس دشمن خدا کا کام تمام کر دیا ہے۔

۶۵ - ترکوں سے جنگ

قیامت کے آنے سے پہلے ایک پیش گوئی ترکوں سے جنگ کے بارے میں کی گئی ہے۔ اس قوم کا سلسلہ نسب یافث بن نوح سے ملتا ہے۔ ان لوگوں کے مورث اعلیٰ کا نام ترک تھا۔ اس لئے پوری قوم ترک کہلاتی ہے۔ منگول اور تاتاری لوگ اسی نسل سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کا اصل وطن روسی ترکستان ہے۔ قیامت سے پہلے مسلمانوں سے لڑیں گے۔ اس کے بارے بعض ائمہ نے یہ پیش گوئی کی ہے کہ جن ترکوں سے مسلمانوں کی جنگ ہوگی۔ وہ مسلمان نہ ہوں گے اس قوم کے حلیے کے بارے میں احادیث مندرجہ ذیل ہیں۔

عَنْ اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا التُّرْكَ صِغَارَ الْاَعْيُنِ حُمرَ الْوُجُوْهِ ذُلْفَ الْاَنُوْفِ كَأَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم ترکوں سے لڑائی نہ کرلو۔ ان کی آنکھیں چھوٹی' چہرے سرخ اور ناک چپٹی ہے۔ گویا ان کے چہرے چوڑی ڈھال کی طرح ہیں اور قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تم ایسی قوم سے نہ لڑو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔

(بخاری دوم کتاب الجہاد باب کتاب الترک ۱۸۸)

اس حدیث میں اس ترک قوم کا حلیہ بیان ہوا جو مسلمانوں سے لڑیں گے۔ ان کی آنکھیں چھوٹی چہرے سرخ' ناک چپٹی غرضیکہ ان کے چہرے چوڑی ڈھال

کی مانند ہوں گے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ تم ایسی قوم سے جنگ نہ کرلو جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم ایسے لوگوں سے لڑائی نہ کرو جن کے چہرے چوڑی ڈھالوں کی طرح ہوں گے۔ (بخاری جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۱۸۹)

عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ تُقَاتِلُوْا قَوْمًا عِرَاضَ الْوُجُوْهِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَاِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ تُقَاتِلُوْا قَوْمًا یَنْتَعِلُوْنَ الشَّعْرَ.

عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ جو تم چوڑے منہ والوں سے جن کے چہرے ڈھالوں جیسے ہوں گے جنگ کرو گے جنہوں نے بالوں کے جوتے پہنے ہوں گے۔ (ابن ماجہ جلد دوم)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا صِغَارَ الْاَعْیُنِ عِرَاضَ الْوُجُوْهِ كَاَنَّ اَعْیُنَهُمْ حَدَقُ الْجَرَادِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ یَنْتَعِلُوْنَ الشَّعْرَ وَیَتَّخِذُوْنَ الدَّرَقَ یَرْبِطُوْنَ خَیْلَهُمْ بِالنَّخْلِ.

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم ایک ایسی قوم سے جنگ نہ کرو گے جن کی آنکھیں چھوٹی، چہرے چوڑے گویا کہ ان کے چہرے چپٹی ڈھالیں ہیں۔ بالوں کے جوتے پہنیں گے، ڈھالیں پاس رکھیں گے، درختوں کی جڑوں سے گھوڑے باندھیں گے۔ (ابن ماجہ جلد دوم)

۲۶ - عرب کی ہلاکت

اہل عرب کے بارے میں پیش گوئی ہے کہ قیامت کے قریبی دور میں کم ہوجائیں گے یعنی اصل عربی نسل لوگ بہت تھوڑے رہ جائیں گے اور دوسری پیش گوئی یہ ہے کہ عرب ہلاک ہوجائیں گے۔ یہ دونوں پیش گوئیاں فتنہ دجال کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ فتنہ دجال کے وقت عربوں کو بے حد جانی نقصان پہنچے گا۔ اس کے متعلق احادیث مندرجہ ذیل ہیں۔

عَنْ اُمِّ شَرِیْکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ حَتّٰی یَلْحَقُوْا بِالْجِبَالِ قَالَتْ اُمُّ شَرِیْکٍ یَا رَسُوْلَ اللهِ وَاَیْنَ الْعَرَبُ یَوْمَئِذٍ قَالَ هُمْ قَلِیْلٌ

حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ لوگ دجال سے بھاگیں گے یہاں تک کہ پہاڑوں میں چلے جائیں گے۔ ام شریک فرماتی ہیں ۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اس دن عرب والے کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا وہ کم ہوں گے۔

(ترمذی دوم کتاب اعناقب فی فضل العرب ۱۸۶۴)

عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِی رَزِیْنٍ عَنْ اُمِّهٖ قَالَتْ کَانَتْ اُمُّ الْحَرِیْرِ اِذَا مَاتَ

اَحَدٌ مِنَ الْعَرَبِ اِشْتَدَّ عَلَيْهَا فَقِيْلَ لَهَا اِنَّا نَذَاکِ اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ مِنَ الْعَرَبِ اِشْتَدَّ عَلَيْکِ قَالَتْ سَمِعْتُ مَوْلَایَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ هَلَاکُ الْعَرَبِ.

حضرت محمد بن ابی رزین اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب عرب میں سے کوئی انتقال کر جاتا تو ام حریر رضی اللہ عنہا کو سخت دکھ ہوتا۔ پوچھا گیا ہم دیکھتے ہیں کہ کسی عربی کے فوت ہونے پر آپ کو سخت صدمہ ہوتا ہے۔ انہوں نے فرمایا۔ میں نے اپنے آزاد کردہ غلام سے سنا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عرب کی ہلاکت' قرب قیامت کی علامت ہے۔

(ترمذی دوم کتاب المناقب فی فضل العرب ۱۸۶۳)

۶۷- نجد سے فتنہ ظاہر ہونے کی پیش گوئی

نجد عرب کا ایک صوبہ ہے۔ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں یہ پیش گوئی کی کہ قیامت کے قریب اس صوبہ میں فتنہ انگیزی پیدا ہو جائے گی۔ وہاں پر کثرت سے زلزلے آئیں گے اور وہاں پر ایک ایسا فتنہ پیدا ہوگا جو شیطان کی طرح دوسرے لوگوں کو بہت جلد اپنی طرف مائل کر لے گا۔ اس کے بارے میں حدیث پاک یہ ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَکَرَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ يَمَنِنَا قَالُوْا وَفِیْ نَجْدِنَا قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ يَمَنِنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَفِیْ نَجْدِنَا فَاَظُنُّهُ قَالَ فِی الثَّالِثَةِ هُنَاکَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ کہ اے اللہ! ہمیں ملک شام میں برکت دے۔ اے اللہ! یمن (ملک) میں برکت دے۔ لوگوں نے عرض کیا اور ہمارے نجد میں بھی۔ آپ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! ہمیں ہمارے شام میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ! ہمیں ہمارے یمن میں برکت عطا فرما۔ لوگ عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ! ہمارے نجد میں بھی میرے ظن کے مطابق آپ نے تیسری مرتبہ فرمایا وہاں سے زلزلے اور فتنے ظاہر ہوں گے اور شیطان کا سینگ اسی جگہ سے نکلے گا۔

(بخاری جلد سوم کتاب الفتن ۱۰۷۱، ترمذی کتاب مناقب فضل شام ۱۸۸۸)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِ عَآئِشَهَ فَقَالَ رَاْسُ الْكُفْرِ مِنْ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ يَعْنِي الْمَشْرِقَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے باہر آ کر کہا۔ کفر کی چوٹی ادھر سے نکلے گی جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے۔ یعنی مشرق سے۔

(مسلم کتاب الفتن ۷۱۶۷)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَيَقُوْلُ هَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا هَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا ثَلَاثًا حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَ الشَّيْطَانِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرق کی طرف ہاتھ سے یہ اشارہ کر کے فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک یہاں فتنہ ہے۔ بے شک یہاں فتنہ ہے۔ بے شک یہاں فتنہ ہے۔ جہاں سے

شیطان کا سینگ طلوع ہوگا۔ آپ نے یہ تین بار فرمایا۔

(مسلم کتاب الفتن ۲/۱۶۸)

۶۸-چار فتوحات کی پیش گوئی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ چار فتوحات کی پیش گوئی فرمائی کہ قیامت آنے سے پہلے مسلمان جزیرۃ العرب فارس اور اہل روم سے جہاد کریں گے اور ان لڑائیوں میں مسلمان فتح یاب ہوں گے اور قیامت سے پہلے مسلمان دجال سے بھی جہاد کریں گے۔ اس جہاد میں بھی مسلمانوں کو اللہ فتح عطا فرمائے گا۔ اس پیش گوئی کے الفاظ حسب ذیل ہیں۔

عَنْ نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ قَالَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمٌ مِّنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ عَلَيْهِمْ ثِيَابُ الصُّوْفِ فَوَافَقُوْهُ عِنْدَ اَكَمَةٍ فَاِنَّهُمْ لَقِيَامٌ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ فَقَالَتْ لِيْ نَفْسِيْ اِئْتِهِمْ فَقُمْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهٗ لَا يَغْتَالُوْنَهٗ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَعَلَّهٗ نَجِيٌّ مَعَهُمْ فَاَتَيْتُهُمْ فَقُمْتُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهٗ قَالَ فَحَفِظْتُ مِنْهُ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ اَعُدُّهُنَّ فِيْ يَدِيْ قَالَ تَغْزُوْنَ جَزِيْرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ قَالَ فَقَالَ نَافِعٌ يَا جَابِرُ لَا نَرَى الدَّجَّالَ يَخْرُجُ حَتّٰى تُفْتَحَ الرُّوْمُ.

حضرت نافع بن عتبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مغرب کی طرف سے ایک قوم آئی۔ جنہوں نے اون کے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ ان کی

آپ سے ٹیلے کے پاس ملاقات ہوئی۔ وہ کھڑے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ میرے دل میں خیال آیا کہ ''تو بھی ان کے پاس چل'' اور حضور کے اور ان کے درمیان جا کر کھڑا ہو کہیں وہ حضور پر دھوکے سے حملہ نہ کر دیں۔ پھر میرے دل میں خیال آیا کہ شائد آپ ان سے کوئی راز کی بات کر رہے ہوں۔ بہرحال میں ان کے پاس گیا اور آپ کے اور ان کے درمیان کھڑا ہو گیا۔ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چار باتیں یاد ہیں۔ جن کو میں نے انگلیوں پر شمار کر لیا تھا۔ آپ نے فرمایا تم جزیرہ عرب میں جہاد کرو گے اور اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں فتح عطا فرمائے گا۔ پھر تم دجال سے جہاد کرو گے اور اللہ تعالیٰ تمہیں اس پر فتح عطا فرمائے گا۔ نافع نے کہا اے جابر ہم شام کی فتح سے پہلے دجال کو نہیں دیکھیں گے۔ (مسلم کتاب الفتن ۱۵۶ ۷)

اس حدیث میں جن چار لڑائیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان میں سے تین لڑائیاں ہو چکی ہیں۔ جن میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی اور چوتھی لڑائی دجال سے ہوگی۔ جس میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو انشاء اللہ فتح عطا فرمائے گا۔ ایک اور حدیث میں بہت سے شہروں کو فتح کرنے کی پیش گوئی فرمائی گئی ہے۔

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْب سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَتُفْتَحُ عَلَیْکُمُ الْاَمْصَارُ وَسَتَکُوْنُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَةٌ یُقْطَعُ عَلَیْکُمْ فِیْهَا بُعُوْثٌ فَیَکْرَهُ الرَّجُلُ الْبَعْثَ فَیَتَخَلَّصُ مِنْ قَوْمِهٖ ثُمَّ یَتَصَفَّحُ الْقَبَآئِلَ یَعْرِضُ نَفْسَهٗ عَلَیْهِمْ مَنْ اَکْفِیْهِ بَعْثَ کَذَا اَلَا وَذَالِکَ الْاَجِیْرُ اِلٰی اٰخِرِ قَطْرَةٍ مِّنْ دَمِهٖ.

حضرت ایوب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ عنقریب تم کتنے ہی شہروں کو فتح کرو گے اور عنقریب تمہارے کتنے ہی جرار

لشکر ہوں گے۔ جس میں تمہارے لیے دستے بنا دیئے جائیں گے۔ ایک آدمی بھیجے جانے کو ناپسند کرے گا اور وہ اپنی قوم سے جدا ہو جائے گا۔ پھر وہ قبیلوں کو تلاش کرے اور ان پر اپنے آپ کو پیش کرے گا۔ کہ کون ہے جس کو میں فلاں لشکر سے کفایت کروں۔ حالانکہ وہ اپنے خون کے آخری قطرے تک مزدور ہو گا۔

(ابوداؤد)

٦٩- یہودیوں سے فیصلہ کن جنگ کی پیش گوئی

قیامت سے پہلے آخری سال میں مسلمانوں اور یہودیوں کی ایک فیصلہ کن جنگ ہو گی۔ اس جنگ میں مسلمان بڑی بہادری سے لڑیں گے اور یہودیوں کو بڑی مار ماریں گے۔ آخر یہودیوں پر غالب آ کر مسلمان فتح یاب ہوں گے۔ اس بات کی پیش گوئی دو حدیثوں میں مذکور ہے۔ جو حسب ذیل ہیں۔

عَنْ عَبْدُ بْنُ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقْتَتِلُوْنَ اَنْتُمْ وَ يَهُوْدُ حَتّٰى يَقُوْلَ الْحَجَرُ يَامُسْلِمُ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ وَرَآئِيْ تَعَالَ فَاقْتُلْهُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اور یہود آپس میں جنگ کرتے رہو گے۔ حتیٰ کہ پتھر یہ کہے گا کہ اے مسلم! یہ یہودی میرے پیچھے ہے اس کو قتل کر دے۔

(مسلم کتاب الفتن حدیث ۲۰۹۔)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُوْدُ فَتُسَلَّطُوْنَ عَلَيْهِمْ حَتّٰى يَقُوْلَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ وَرَآئِيْ فَاقْتُلْهُ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے یہود قتال کریں گے سو تم ان پر غالب آ جاؤ گے حتیٰ کہ پتھر یہ کہے گا کہ اے مسلم! یہ یہودی میرے پیچھے ہے اس کو قتل کر دے۔

(مسلم کتاب الفتن حدیث ۷۲۱۰)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْیَهُوْدَ فَیَقْتُلَهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ حَتّٰی یَخْتَبِئَ الْیَهُوْدِیُّ مِنْ وَرَآءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ فَیَقُوْلُ الْحَجَرُ وَالشَّجَرُ یَا مُسْلِمُ یَاعَبْدَاللّٰهِ هٰذَا یَهُوْدِیٌّ خَلْفِیْ فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ اِلَّا الْغَرْقَدَ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرِ الْیَهُوْدِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ مسلمان یہودیوں سے جنگ نہ کر لیں۔ مسلمان انہیں قتل کریں گے۔ یہاں تک کہ یہودی پتھر یا درخت کے پیچھے چھپا ہوگا۔ تو پتھر اور درخت کہے گا کہ اے مسلمان! اے اللہ کے بندے! یہ میرے پیچھے یہودی ہے۔ آ کر اسے قتل کر دو۔ سوائے غرقد درخت کے کیونکہ وہ یہودیوں کا ہے۔ (مسلم کتاب الفتن اشراط الساعۃ ۷۲۱۱)

ان احادیث میں بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں اور یہودیوں کی جب زبردست جنگ ہوگی۔ آخر مسلمان ان پر غالب آ جائیں گے تو وہ یہودی جو جنگ میں قتل ہونے سے بچے ہوں گے وہ درختوں اور پتھروں کے پیچھے چھپتے پھریں گے۔ بالآخر جب درخت یا پتھر کے پیچھے یہودی چھپا بیٹھا ہوگا۔ وہ مسلمانوں کو بتائے گا کہ آؤ میرے پیچھے یہودی چھپا بیٹھا ہے۔ اس کا کام تمام کر دو۔ البتہ اس وقت غرقد کا درخت یہ بات نہیں بتائے گا کہ میرے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے بلکہ اس کو پناہ

دے گا۔ اس حدیث میں یہی معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہودیوں کے عبرتناک انجام کی جو پیش گوئی کی ہے۔ وہ دجال کے ظاہر ہونے کے بعد انشاء اللہ پوری ہوگی۔ اس وقت یہودی دجال کے تابع اور فرمانبردار ہونے کی حیثیت سے مسلمانوں کے خلاف جنگ کریں گے۔ لیکن اللہ کی مدد سے یہودیوں کو ہمیشہ کے لیے عبرتناک شکست ہوگی۔

۷۰۔ دو بادشاہوں کے بارے میں پیش گوئی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیش گوئی یہ فرمائی کہ قیامت کے قریب ایک بادشاہ بنی قحطان سے ہوگا۔ جو مسلمانوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا اور دوسرے بادشاہ کا نام جہجاہ ہوگا۔ ان کے بارے میں احادیث مندرجہ ذیل ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ یَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاہُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت نہیں قائم ہوگی۔ یہاں تک کہ "قحطان" سے ایک آدمی ایسے نکلے گا جو تمام انسانوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا۔

(مسلم کتاب الفتن و اشراط الساعۃ ۱۸۰)

اس حدیث میں کا یہ مطلب ہے کہ خاندان قحطان کا ایک بادشاہ ہوگا۔ جو اپنی لاٹھی کے زور سے لوگوں پر اس طرح حکومت کرے گا۔ جس طرح کوئی آدمی اپنی لاٹھی سے جانوروں کو ہانک کر جہاں اور جدھر چاہتا ہے ہانک کر لے جایا کرتا ہے اور کوئی جانور سرتابی نہیں کرسکتا۔ اسی طرح یہ ظالم بادشاہ امیر وغریب اور شریف و رذیل سب کو اپنی ایک ہی لاٹھی سے ہانکے گا اور اس کی لاٹھی کے ڈر سے

کوئی شخص چون و چرا کرنے کی مجال نہ کرے گا۔ جب تک یہ بادشاہ نہ ہوگا قیامت نہیں آئے گی۔

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاتَذْھَبُ الْاَیَّامُ وَاللَّیَالِیْ حَتّٰی یَمْلِکَ رَجُلٌ یُّقَالُ لَہُ الْجَھْجَاہُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ حَتّٰی یَمْلِکَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَوَالِیْ یُقَالُ لَہُ الْجَھْجَاہُ.

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دن اور رات کا سلسلہ ختم نہیں ہوگا۔ یہاں تک کہ ایک شخص بادشاہ ہوگا جس کو جہجاہ کہا جائے گا۔ ایک روایت میں ہے کہ موالی میں سے بادشاہ ہوگا جس کو جہجاہ کہا جائے گا۔

(مسلم کتاب الفتن و اشراط الساعۃ حدیث ۱۸۱۷)

۷۱۔ قیصر و کسریٰ کے خزانے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیش گوئی یہ بھی فرمائی ہے کہ ایک وقت آئے گا ۔ قیصر ہلاک ہو جائے گا اور ایسے ہی کسریٰ بھی مر جائے گا۔ آپ کی یہ پیش گوئی حرف بحرف سچی ثابت ہوئی ہے۔ ایک وقت آیا کہ قیصر و کسریٰ کی حکومتیں ختم ہوگئیں اور وہاں سے مسلمانوں کو بے پناہ مال حاصل ہوا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلَکَ کِسْرٰی فَلَا یَکُوْنُ کِسْرٰی بَعْدَہٗ وَقَیْصَرُ لَیَھْلِکَنَّ ثُمَّ لَا یَکُوْنُ قَیْصَرُ بَعْدَہٗ وَلَتُقْسَمَنَّ کُنُوْزُھُمَا سَبِیْلِ اللّٰہِ وَسَمَّی الْحَرْبَ خُدْعَۃً.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسریٰ ہلاک ہوگا۔ اور اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا۔ قیصر بھی ضرور ہلاک ہوگا اور اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا۔ تم ان دونوں کے خزانوں کو ضرور

اللہ کی راہ میں تقسیم کرو گے اور جنگ کا آپ نے جنگی تدبیر نام رکھا۔

(مسلم کتاب الفتن واشراط الساعۃ حدیث ۷۱۹۹)

عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَنْزَالِ كِسْرَى الَّذِيْنَ فِي الْاَبْيَضِ.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ عنقریب مسلمانوں کی ایک جماعت کسریٰ کے خزانے کو کھولے گی جو ابیض کے مقام پر ہوگا۔

(مسلم کتاب الفتن واشراط الساعۃ حدیث ۷۲۰۳)

۷۲- ایک بڑی جنگ کی پیش گوئی

ایک وقت ایسا آئے گا۔ جب کہ مسلمان حضرات بصرہ کے قرب میں دریائے دجلہ کے ایک پل پر جمع ہوں گے اور اس پل کو عبور کر کے دریا کے دوسرے کنارے پر جائیں گے تو وہ دوسروں سے ایک بڑی جنگ لڑیں گے۔ اس پیش گوئی کا ذکر حدیث پاک میں یوں فرمایا گیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ اُنَاسٌ مِّنْ اُمَّتِیْ بِغَائِطٍ يُسَمُّوْنَهُ الْبَصْرَةَ عِنْدَ نَهْرٍ يُقَالُ لَهُ دَجْلَةُ يَكُوْنُ عَلَيْهِ جِسْرٌ يَكْثُرُ اَهْلُهَا وَيَكُوْنُ مِنْ اَمْصَارِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِذَا كَانَ فِی اٰخِرِ الزَّمَانِ جَآءَ بَنُوْقَنْطُوْرَاءَ عِرَاضُ الْوُجُوْهِ صِغَارُالْاَعْيُنِ حَتّٰى يَنْزِلُوْا عَلٰى شَطِّ النَّهْرِ فَيَتَفَرَّقُ اَهْلُهَا ثَلٰثَ فِرَقٍ فِرْقَةٌ يَّاْخُذُوْنَ فِی اَذْنَابِ الْبَقَرِ وَالْبَرِيَّةِ وَهَلَكُوْا وَفِرْقَةٌ يَّاْخُذُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ وَهَلَكُوْا وَ فِرْقَةٌ يَجْعَلُوْنَ ذَرَارِيَّهُمْ خَلْفَ ظُهُوْرِهِمْ وَيُقَاتِلُوْنَهُمْ وَهُمْ

الشُّهَدَآءُ.

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت کے کچھ لوگ ایک پست زمین میں اتریں گے۔ جس کو بصرہ کہتے ہیں۔ ایک دریا کے پاس جس کو دجلہ کہا جاتا ہے۔ اس پر پل ہوگا اس میں بکثرت آدمی ہوں گے جو مسلمانوں کے مختلف شہروں سے ہوں گے۔ آخری زمانے میں بنی قنطور آئیں گے۔ جن کے چوڑے منہ اور چھوٹی آنکھیں ہوں گی۔ یہاں تک کہ وہ دریا کے کنارے پر اتریں گے۔ اس کے لوگ تین گروہوں میں بٹ جائیں گے۔ ایک گروہ تو بیلوں کے دموں اور جنگل کو اختیار کر لے گا اور ہلاک جائیں گے۔ دوسرا گروہ امان حاصل کرے گا اور وہ بھی ہلاک ہو جائے گا۔ تیسرا گروہ اپنے بال بچوں کو پیچھے رکھتے ہوئے ان سے لڑے گا اور وہ شہید ہیں۔

(ابوداؤد جلد سوم کتاب الملاحم باب فی ذکر بصرہ ۹۰۱)

اس حدیث میں بصرہ شہر کا جو ذکر کیا گیا ہے۔ اس سے مراد بغداد ہے۔ علماء نے اس کی دلیل یہ دی ہے کہ دریائے دجلہ کی گزرگاہ بصرہ نہیں بلکہ بغداد ہے۔ کیوں کہ دجلہ پر جس پل کا ذکر کیا گیا ہے وہ پل بغداد ہی میں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت بغداد شہر اس طرح کا نہ تھا جیسا کہ اب ہے۔ بلکہ اس زمانے میں اس جگہ پر منتشر طور پر کچھ آبادی تھی۔ جو اس زمانہ۔ میں بصرہ کے مضاف میں شمار کئے جاتے ہیں اور ان کی نسبت بصرہ کی طرف کی جاتی ہے۔

۴۳۔ نعرہ تکبیر سے قلعہ فتح

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کشت وخون کے بغیر ایک شہر کے فتح ہونے کی پیش گوئی فرمائی ہے۔ جس کی تفصیل حدیث پاک کے مطابق یوں ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ھَلْ سَمِعْتُمْ بِمَدِیْنَۃٍ جَانِبٌ مِنْھَا فِی الْبَرِّ وَ جَانِبٌ مِنْھَا فِی الْبَحْرِ قَالُوْا نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَغْزُوْھَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِنْ بَنِیْ اِسْحَاقَ فَاِذَا جَآؤُھَا نَزَلُوْا فَلَمْ یُقَاتِلُوْ بِسَلَاحٍ وَ لَمْ یَرْمُوْ بِسَھْمٍ قَالُوْا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ فَیَسْقُطُ اَحَدُ جَانِبَیْھَا قَالَ ثَوْرُ بْنُ یَزِیْدَ الرَّاوِیُّ لَا اَعْلَمُہٗ اِلَّا قَالَ الَّذِیْ فِی الْبَحْرِ ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ الثَّانِیَۃَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ فَیَسْقُطُ جَانِبُھَا الْاٰخَرُ ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ الثَّالِثَۃَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ فَیُفَرَّجُ لَھُمْ فَیَدْخُلُوْنَھَا فَیَغْنِمُوْنَ فَبَیْنَاھُمْ یَقْتَسِمُوْنَ الْمَغَانِمَ اِذْ جَائَھُمُ الصَّرِیْخُ فَقَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَیَتْرُکُوْنَ کُلَّ شَیْءٍ وَ یَرْجِعُوْنَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔کیا تم نے ایسا شہر سنا ہے۔جس کے ایک جانب خشکی اور ایک جانب سمندر ہے؟ عرض کی ہاں یا رسول اللہ! فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ بنی اسحاق کے ستر ہزار افراد اس سے جہاد کر لیں۔ جب وہ وہاں جا اتریں گے تو ہتھیاروں سے نہیں لڑیں گے۔ بلکہ لا الہ الا اللہ اللہ اکبر. کہیں گے تو اس کی فصیل ایک جانب گر جائے گی۔ثور بن یزید راوی نے کہا کہ میرے علم کے مطابق سمندر کی جانب والی کہا۔ پھر دوسری مرتبہ لاالہ الا اللہ اللہ اکبر. کہیں گے تو دوسری جانب سے گر پڑے گی۔ پھر تیسری مرتبہ لا الہ الا اللہ اللہ اکبر. کہیں گے تو ان کے لیے راستہ نکل آئے گا۔ پس اس میں داخل ہو کر غنیمت حاصل کریں گے۔ اسی دوران کہ وہ مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے کہ چیخ آئے گی۔ کہا جائے گا دجال نکل آیا ہے۔ وہ سب کچھ چھوڑ کر اس کی طرف

لوٹیں گے۔ (شرح مسلم جلد کتاب الفتن باب ۱۰۱۴ احدیث ۷۲۰۵)

اس حدیث میں جس شہر کا ذکر کیا گیا ہے ۔ اس کے بارے میں محدثین کا خیال ہے کہ وہ شہر روم میں واقع ہو گا۔ مگر بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ اس شہر سے مراد قسطنطنیہ کا شہر ہے۔ جس کا فتح ہونا قیامت کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے۔ لیکن قسطنطنیہ کے بارے میں یاد رہے۔ کہ ایک مرتبہ یہ شہر صحابہ کرام کے دور میں فتح ہو چکا ہے۔ دوسری مرتبہ یہ شہر پھر غیر مسلموں کے پاس چلا جائے گا۔ تو اس وقت یہ شہر جنگ کرنے کی صورت میں فتح ہو گا۔ اس لیے جس شہر کا حدیث پاک میں اشارہ کیا گیا ہے وہ شہر کوئی اورنہیں یہ شہر ہو گا۔ جو صرف حکمت خداوندی کے تحت بغیر جنگ کے فتح ہوگا۔

دوسری بات جو اس حدیث میں بتائی گئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ جو ۷۰ ہزار فوجی جہاد کر لیے نکلیں گے۔ وہ حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد سے ہوں گے۔ فتح یابی کے بعد فوراً معلوم ہوگا کہ دجال ظاہر ہو گیا ہے لہٰذا وہ فوج سب کام چھوڑ کر دجال سے مقابلے کی طرف متوجہ ہو جائے گی۔

۷۴۔ سو میں سے ننانوے قتل

قیامت کے قریب مسلمانوں اور غیر مسلموں میں ایک جنگ ہو گی جس میں ایک طرف غیر مسلم رومی یعنی عیسائی ایک بڑا لشکر جمع کریں گے اور ان کے مقابلے کے لئے شام کے مسلمان بھی خود کو ایک فوج کی صورت میں آراستہ کریں گے دونوں فوجوں میں چند روز خوب جنگ ہو گی لیکن ہر فریق غلبہ کے بغیر لوٹے گا لیکن مسلمانوں کی خاصی تعداد مر جائے گی یعنی سو میں سے ۹۹ مسلمان مارے جائیں گے اسی دوران مسلمان دجال کی خبر سن کر اس سے مقابلے کی جانب متوجہ ہوں گے

اس پیشین گوئی کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُوْمُ حَتّٰى لَا يُقْسَمَ مِيْرَاثٌ وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيْمَةٍ ثُمَّ قَالَ عَدُوٌّ يَّجْمَعُوْنَ لِاَهْلِ الشَّامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ اَهْلُ الْاِسْلَامِ يَعْنِى الرُّوْمَ فَيَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَاتَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِئُ هٰؤُلَآءِ وَهٰؤُلَآءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَّ تَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِّلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيْءُ هٰؤُلَآءِ وَهٰؤُلَآءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِّلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يُمْسُوْا فَيَفِيْءُ هٰؤُلَآءِ وَهٰؤُلَآءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ نَهَدَ اِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ اَهْلِ الْاِسْلَامِ فَيَجْعَلُ اللّٰهُ الدَّبْرَةَ عَلَيْهِمْ فَيَقْتَتِلُوْنَ مَقْتَلَةً لَمْ يُرَ مِثْلُهَا حَتّٰى اَنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنْبَاتِهِمْ فَلَا يُخَلِّفُهُمْ حَتّٰى يَخِرَّ مَيْتًا فَيَتَعَادُّ بَنُوا الْاَبِ كَانُوْا مِائَةً فَلَا يَجِدُوْنَهٗ بَقِىَ مِنْهُمْ اِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ فَبِاَىِّ غَنِيْمَةٍ يُفْرَحُ اَوْاَىِّ مِيْرَاثٍ يُقْسَمُ فَبَيْنَاهُمْ كَذٰلِكَ اِذْ سَمِعُوْا بِبَاْسٍ هُوَ اَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ فَجَآءَ هُمُ الصَّرِيْخُ اَنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِىْ ذَرَارِيْهِمْ فَيَرْفُضُوْنَ مَا فِىْ اَيْدِيْهِمْ وَيُقْبِلُوْنَ فَيَبْعَثُوْنَ عَشَرَ فَوَارِسَ طَلِيْعَةً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ لَاَعْرِفُ اَسْمَآءَ هُمْ وَاَسْمَآءَ اٰبَآءِ هِمْ وَاَلْوَانَ خُيُوْلِهِمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ اَوْمِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ ـ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہو گی یہاں تک میراث تقسیم نہ کر لی جائے اور مال غنیمت پر خوشی نہ کی جائے پھر

فرمایا کہ دشمن شام والوں کے لئے جمع ہوں گے اور اہل اسلام رومیوں کے لئے اکٹھے ہوں گے پس مسلمان موت کی بازی لگانے والی فوجیں بھیجیں گے کہ نہیں لوٹیں گے مگر غلبہ کے ساتھ پس وہ لڑیں گے یہاں تک کہ رات ان کے درمیان حائل ہو جائے گی دونوں فریق غالب ہوئے بغیر لوٹیں گے اور یہ لشکر فنا ہو جائے گا پھر مسلمان موت کی بازی لگانے والا دوسرا لشکر بھیجیں گے کہ نہیں لوٹیں مگر غالب ہوکر۔ وہ لڑیں گے یہاں تک کہ رات کے ان کے درمیان حائل ہو جائے گی اور فریقین غلبہ کے بغیر واپس لوٹیں گے اور یہ لشکر بھی فنا ہو جائے گا پس مسلمان موت کی بازی لگانے والا تیسرا لشکر بھیجیں گے کہ نہیں لوٹیں گے مگر غالب ہوکر وہ لڑیں گے یہاں تک کہ شام ہو جائے گی اور ہر فریق غلبہ کے بغیر لوٹے گا اور یہ لشکر بھی فنا ہو جائے گا چوتھے روز باقی سارے مسلمان ان کی طرف چل پڑیں گے تو اللہ کافروں میں بھگدڑ ڈال دے گا یہ ایسی پھرتی سے لڑیں گے کہ ان جیسا کوئی دیکھا نہ ہوگا پرندہ ان کے پاس سے گزرے تو آگے نہ نکل سکے خواہ مرکر گر جائے اگر کسی دادا کی اولاد کو گنو جو سو تھے تو ان میں سے ایک آدمی کو باقی پاؤ گے پس کس غنیمت کی خوشی منائی جائے اور کس میراث کو تقسیم کیا جائے وہ اسی حالت میں اس سے بھی بڑی جنگ کی خبر سنیں گے وہ آواز سنیں گے کہ دجال ان کے بال بچوں میں آ گیا وہ چھوڑ دیں گے جو ان کے ہاتھوں میں ہوگا اور اس کی جانب متوجہ ہوں گے پس دس سوار حالات معلوم کرنے کے بھیجیں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ان کے نام جانتا ہوں اور ان کے باپوں کے نام اور ان کے گھوڑوں کے رنگ وہ زمین پر بہترین سوار ہوں گے یا اس وقت زمین پر بہترین سواروں میں سے ہوں گے۔ (مسلم کتاب الفتن وشراط الساعۃ ۱۵۳/۷)

اس حدیث میں یہ بتایا گیا ہے قیامت سے پہلے ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ

جس میں لوگ وراثت تقسیم کرنا موقوف کر دیں گے یعنی ان میں ذاتی طمع اتنا زیادہ ہو جائے گا کہ وہ دوسروں کی میراث کا حق نہ دیں گے میراث کی تقسیم اس وجہ سے بھی بند ہو سکتی ہے کہ مرنے والا اپنے ذمے اتنا قرض چھوڑ جائے کہ قرض کی ادائیگی کے بعد ترکہ ہی نہ بچے قیامت سے پہلے دوسری بات یہ ہوگی مسلمان مال غنیمت سے خوش نہیں ہوا کریں گے اس کی وجہ یہ ہوگی مال کی کثرت ہو جائے گی اس لئے لوگ غنیمت کے مال کی تقسیم کی طرف متوجہ نہ ہوں گے۔

پھر مندرجہ بالا حدیث میں اس بات کی پیشین گوئی کی گئی ہے کہ دشمن شامیوں سے لڑنے کے لئے فوج اور طاقت جمع کریں گے' ادھر مسلمان بھی ان کافروں سے مقابلہ کے لئے لشکر اور طاقت جمع کریں گے دشمن سے مراد رومی ہیں چنانچہ مسلمان اپنے لشکر میں سے کچھ فوج منتخب کر کے آگے بھیجیں گے تا کہ وہ جنگ کرے اور مر جائے اور اگر واپس آئے تو فتح یاب اور غالب ہو کر آئے پس دونوں طرف کے لشکر ایک دوسرے کے خلاف نبرد آزما ہو جائیں گے اور جنگ شروع ہو جائے گی یہاں تک کہ دونوں لشکروں کے درمیان رات حائل ہو جائے گی اور جنگ کو روک دے گی نیز دونوں فریق اپنے اپنے ٹھکانوں میں واپس آ جائیں گے اور ان میں سے نہ کوئی غالب و فتح یاب ہوگا اور نہ کوئی مغلوب و مفتوح البتہ دونوں طرف کی فوج کے وہ چیدہ اور منتخب دستے جو لڑنے کے لئے آگے گئے ہوں گے فنا کے گھاٹ اتر جائیں گے (یعنی دونوں طرف کے لشکروں نے اپنے جن چیدہ فوجیوں کو لڑنے کے لئے آگے بھیجا ہوگا وہ اس دن کی جنگ میں کام آ جائیں گے اور باقی تمام فوجی اپنے اپنے ٹھکانوں پر واپس آ جائیں گے اس طرح اس دن کی جنگ میں دونوں فریق برابر برابر رہیں گے' نہ کوئی غالب ہوگا نہ کوئی مغلوب پھر (دوسرے دن) مسلمان ایک دوسرے لشکر کو منتخب کر کے آگے بھیجیں گے تا کہ وہ جنگ کرے

اور مر جائے اور واپس آئے تو فتح یاب ہو کر آئے پس دونوں طرف کے لشکر ایک دوسرے کے خلاف نبرد آزما ہو جائیں گے یہاں تک کہ دونوں لشکروں کے درمیان رات حائل ہو جائے گی اور دونوں طرف کی فوجیں اپنے اپنے ٹھکانوں پر واپس آ جائیں گی ان میں سے نہ کوئی غالب ہوگا (نہ کوئی مغلوب) البتہ دونوں طرف کی فوج کے وہ چیدہ دستے جو لڑنے کے لئے آگے گئے ہوں گے فنا کے گھاٹ اتر جائیں گے پھر (تیسرے دن) مسلمان ایک اور لشکر کو منتخب کر کے آگے بھیجیں گے تا کہ وہ جنگ کرے اور مر جائے اور اگر واپس آئے تو فتحیاب ہو کر آئے، پس دونوں طرف کے لشکر ایک دوسرے کے خلاف نبرد آزما ہو جائیں گے یہاں تک کہ شام ہو جائے گی اور دونوں طرف کے فوجی اپنے اپنے ٹھکانوں پر واپس آ جائیں گے ان میں سے نہ کوئی غالب ہوگا نہ کوئی مغلوب البتہ دونوں طرف کے وہ چیدہ دستے جو لڑنے کے لئے آگے گئے ہوں گے فنا کے گھاٹ اتر جائیں گے اور پھر جب چوتھا دن ہوگا تو مسلمانوں کی باقی ماندہ تمام فوج کفار سے جنگ کرنے کے لئے نکل کھڑی ہوگی اور اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھوں کفار کو شکست دلوائے گا۔ بہر حال (اس دن نہایت سخت اور خوفناک جنگ ہوگی اور) مسلمان جان توڑ کر لڑیں گے اور ایسا لڑیں گے کہ اس طرح کی لڑائی کبھی نہیں دیکھی گئی ہوگی، یہاں تک کہ اگر کوئی پرندہ لشکر والوں کے اوپر سے گزر جانا چاہے گا تو ان کو پیچھے نہیں چھوڑ پائے گا یعنی ان سے آگے نہیں گزر سکے گا کہ مر کر زمین پر گر پڑے گا (مطلب یہ کہ اس لڑائی میں اس کثرت سے لوگ مارے جائیں گے کہ پورا میدان جنگ لاشوں سے ٹپا پڑا ہوگا اور اگر کوئی پرندہ ان لاشوں کے اوپر سے گزر کر جانا چاہے گا تو آگے نہیں جا پائے گا بلکہ لاشوں کے ناقابل برداشت بدبو کی وجہ سے مر کر گر پڑے گا یا یہ کہ وہ میدان جنگ اتنا وسیع اور طویل ہوگا کہ اگر کوئی پرندہ اس کے ایک سرے

سے اڑ کر دوسرے سرے تک جانا چاہے گا تو نہیں جا پائے گا بلکہ اڑتے اڑتے تھک جائے گا اور مر کر گر پڑے گا تو ان میں سے صرف ایک ہی مل پائے گا (یعنی جنگ ختم ہونے کے بعد باقی ماندہ لشکر کے لوگ جانی نقصان کا جائزہ لینا شروع کریں گے چنانچہ ہر شخص اپنے اقارب اور متعلقین کو شمار کرے گا تو اسے معلوم ہوگا کہ اگر اس کے اقارب اور متعلقین سو کی تعداد میں جنگ میں شریک ہوئے تھے تو ان سو لوگوں میں سے ایک ہی شخص زندہ بچا ہے باقی سب کام آ گئے ہیں حاصل یہ کہ اس جنگ میں جانی نقصان اس کثرت سے ہوگا کہ زندہ بچ رہنے والوں کا تناسب سو میں ایک ہوگا پس ایسی صورت میں جب کہ مرنے والوں کی تعداد اس قدر بڑی ہوگی کون سا مال غنیمت باعث خوشی ہوگا جبکہ تناسب سو میں ایک کا ہو گا پس ایسی صورت میں (جبکہ مرنے والوں کی تعداد اس قدر بڑی ہوگی) کون سا مال غنیمت خوشی کا باعث ہوگا اور کونسی میراث تقسیم ہوگی؟ بہر حال مسلمان اسی حالت میں ہوں گے کہ (جیسے کوئی اعلان کرنے والا اعلان کر رہا ہے کہ) ان کی عدم موجودگی میں ان کے اہل و عیال کے درمیان دجال پہنچ گیا ہے (یہ خبر سنتے ہی) وہ مسلمان اپنے ہاتھ کی چیزوں (یعنی مال غنیمت کی اشیاء کو کہ جو انہیں ملی ہوں گی) پھینک پھانک کر دجال کی طرف متوجہ ہو جائیں گے اور (پہلے) وہ اپنے دس سواروں کو آگے بھیجیں گے تا کہ دشمن کے بارے واقفیت بہم پہنچائیں۔" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مسلمان جن سواروں کو آگے بھیجیں گے یقیناً میں ان کے اور ان کے باپ کے نام بھی جانتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ ان کے گھوڑے کس رنگ کے ہوں گے نیز وہ بہترین سوار ہوں گے' یا یہ فرمایا کہ وہ اس زمانہ کے روئے زمین کے بہتر سواروں میں سے ہوں گے۔

۷۵۔اسلام سمٹ کر مکہ اور مدینہ کی طرف آ جائیگا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیشین گوئی یہ فرمائی ہے قیامت سے پہلے اسلام سمٹ کر مکہ اور مدینہ ہی کی طرف آ جائے گا کیوں کہ اسلام کی ابتداء ان دونوں شہروں میں ہوئی اس لئے قیامت کے قریبی دور میں ان دونوں شہروں میں اسلام کو ماننے والے لوگ ہوں گے یہ دونوں شہر بڑی فضیلت والے ہیں اور یہاں پر ہی مسلمان اللہ کی عبادت اور اطاعت میں سرگرم عمل رہیں گے اس کے متعلق احادیث مبارکہ یہ ہیں۔

عَنْ کَثِیْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفِ بْنِ زَیْدِ بْنِ مِلْحَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدِّیْنَ لَیَاْرِزُ اِلَی الْحِجَازِ کَمَا تَاْرِزُ الْحَیَّۃُ اِلٰی جُحْرِھَا وَلَیَعْقِلَنَّ الدِّیْنُ فِی الْحِجَازِ مَعْقَلَ الْاُرْوِیَّۃِ مِنْ رَاسِ الْجَبَلِ اِنَّ الدِّیْنَ بَدَاُ غَرِیْبًا وَیَرْجِعُ غَرِیْبًا فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَآءِ الَّذِیْنَ یُصْلِحُوْنَ مَا اَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِیْ مِنْ سُنَّتِیْ

کثیر بن عبد اللہ بواسطہ والد اپنے دادا حضرت عمرو بن عوف بن زید بن ملحہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''دین (اسلام) حجاز کی طرف اس طرح سمٹ جائے گا جس طرح سانپ اپنے سوراخ میں سمٹ جاتا ہے اور دین حجاز میں اس طرح پناہ لے گا جس طرح پہاڑی بکری پہاڑ کی چوٹی پر پناہ لیتی ہے۔ دین غریبوں سے شروع ہوا اور انہی کی طرف لوٹے گا پس غرباء کے لئے خوشخبری ہے جو میرے بعد میری بگڑی ہوئی سنت کی اصلاح کریں گے۔''

(ترمذی دوم کتاب الایمان باب بداء الاسلام ۱۲۰ ۵)

عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْاِسْلَامَ بَدَاَ

غَرِيْبًا وَّسَيَعُوْدُ غَرِيْبًا كَمَا بَدَأَ وَهُوَ يَأْرِزُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ فِيْ جُحْرِهَا -

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام ابتدا میں اجنبی تھا اور آخر میں بھی پہلے کی طرح اجنبی ہو گا اور اخیر دور میں اسلام مسجد نبوی اور کعبۃ اللہ میں چلا جائے گا جیسے سانپ اپنے سوراخ میں چلا جاتا ہے۔ (مسلم کتاب الایمان ان الاسلام بدا غریباً ۲۸۱)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْاِيْمَانَ لَيَارِزُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ كَمَا تَارِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان اس طرح سمٹ کر مدینہ میں چلا جائے گا جس طرح سانپ اپنے بل میں چلا جاتا ہے۔(مسلم کتاب الایمان باب ان الاسلام بدا غریباً ۲۸۲)

مندرجہ بالا احادیث میں اسلام اور ایمان کو سانپ کے ساتھ تشبیہ دی ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ اخیر دور میں مسلمان اس قدر زیادہ بے راہ روی اور نفس پرستی کا شکار ہو چکے ہوں گے کہ اسلامی تعلیمات پر عمل کرنا انہیں سانپ کے زہر کی طرح دہشت ناک معلوم ہو گا' یا جس طرح سانپ کو دیکھ کر لوگ پتھر مارتے ہیں اور اسے بھگاتے ہیں حتیٰ کہ وہ اپنے بل میں چلا جاتا ہے اسی طرح آخری زمانہ میں ہر طرف سے لوگ اسلام پر طعن کریں گے' اسلامی روایات اور اقدار کا مذاق اڑایا جائے گا' اسلامی احکام پر پھبتیاں کسی جائیں گی جس کی وجہ سے بالآخر اسلام اپنے مرکز یعنی حرمین کریمین کی طرف لوٹ جائے گا جس کا مطلب یہ ہے کہ ہر طرف سے سمٹ کر مسلمان مکہ اور مدینہ میں چلے جائیں گے۔

۷۶- مدینہ کی ویرانی

مدینہ منورہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا شہر ہے کیونکہ آپ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے اس شہر میں آباد ہوئے اور وہاں کے لوگوں نے آپ کے ساتھ بے حد تعاون فرمایا اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شہر کو بہت ہی محبوب جانا ہے اس لئے مدینہ انتہائی افضل اور بہتر شہر ہے اس شہر کے لئے آپ نے دعائیں بھی بہت فرمائی ہیں مگر مدینہ کے بارے میں آپ نے ایک پیشین گوئی بھی فرمائی ہے قرب قیامت میں لوگ اس شہر کو بہت نقصان پہنچائیں گے۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ اَنْتَ یَا اَبَاذَرٍّ مَوْتًا یُصِیْبُ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْمَ الْبَیْتَ بِالْوَصِیْفِ یَعْنِی الْقَبْرَ قُلْتُ مَا خَارَا اللّٰہُ لِیْ لَہٗ اَوْ قَالَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ تَصْبِرُ قَالَ کَیْفَ اَنْتَ وَجُوْعًا یُصِیْبُ النَّاسَ حَتّٰی تَاْتِیَ مَسْجِدَکَ فَلَا تَسْتَطِیْعُ اَنْ تَرْجِعَ عَلٰی فِرَاشِکَ وَلَا تَسْطَیْعُ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ فِرَاشِکَ اِلٰی مَسْجِدِکَ قَالَ قُلْتُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ اَوْمَا خَارَاللّٰہُ لِیْ وَرَسُوْلُہٗ قَالَ عَلَیْکَ بِالْعِفَّۃِ ثُمَّ قَالَ کَیْفَ اَنْتَ وَقَتْلاً یُصِیْبُ النَّاسَ حَتّٰی تَغْرَقَ حِجَارَۃُ الزَّیْتِ بِالدَّمِ قُلْتُ مَا خَارَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ قَالَ الْحَقْ بِمَنْ اَنْتَ مِنْہُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلاَ اٰخُذُ سَیْفِیْ فَاَضْرِبُ بِہٖ مَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ قَالَ شَارَکْتَ الْقَوْمَ اِذًا وَلٰکِنِ ادْخُلْ بَیْتَکَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاِنْ دَخَلَ بَیْتِیْ قَالَ اِنِ اخْشَیْتَ اَنْ یَبْھَرَکَ شُعَاعُ السَّیْفِ فَاَلْقِ طَرْفَ رِدَآئِکَ عَلٰی وَجْھِکَ فَیَبُوْءَ بِاِثْمِہٖ وَاِثْمِکَ فَیَکُوْنَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ

ابوذر کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ابوذر اس وقت تمہاری کیا حالت ہو گی جس وقت لوگوں پر موت طاری ہو گی اور قبر کی قیمت ایک غلام کے برابر ہو گی میں نے عرض کیا جو اللہ اور اس کا رسول میرے لئے پسند کرے یا عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا اس وقت صبر سے کام لینا پھر فرمایا اس وقت کیا کرو گے جب لوگوں پر قحط شدید ہو گا اور بھوک کا غلبہ ہو گا حتیٰ کہ اپنی مسجد میں آؤ گے اور تم میں اپنے بستر تک جانے کی قوت نہ ہو گی اور بستر سے مسجد تک آنے کی قوت نہ ہو گی میں نے عرض کیا خدا اور اس کا رسول جو میرے لئے پسند فرمائے حضور نے ارشاد فرمایا اس وقت ضرور بالضرور حرام سے بچنا پھر فرمایا تم اس وقت کیا کرو گے جب مدینہ میں قتل عام ہو گا حتیٰ کہ حجارۃ الزیت خون میں ڈوب جائے گا میں نے عرض کیا خدا اور اس کا رسول جو میرے لئے پسند فرمائے آپ نے فرمایا تم جن لوگوں سے ہو انہی کے ساتھ وابستہ رہنا یعنی اہل مدینہ کے ساتھ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں تلوار لے کر ایسے شخص کے ساتھ جنگ کیوں نہ کروں آپ نے فرمایا اگر تم ایسا کرو گے تو مفسدوں میں شمار ہو گے تمہیں چاہیے کہ چپ چاپ ہو کر اپنے گھر میں بیٹھ جاؤ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر فتنہ میرے گھر میں گھس آئے حضور نے ارشاد فرمایا تمہیں تلوار کی چمک کا خوف ہو تو اپنی چادر منہ پر ڈال لینا وہ قتل کرنے والا اپنا اور تیرا گناہ دونوں کا اپنے سر لے گا دوزخ میں جائے گا۔ (ابن ماجہ دوم باب التثبت فی الفتنۃ ۱۷۵۶)

عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِمْرَانُ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ خَرَابُ يَثْرِبَ وَخَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ وَخُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ الْقُسْطُنْطُنِيَةِ وَفَتْحُ قُسْطُنْطُنِيَةَ خُرُوْجُ الدَّجَّالِ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى فَخِذِ الَّذِىْ حَدَّثَهٗ اَوْ مَنْكِبَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ

هٰذَا الْحَقُّ کَمَا اَنَّکَ هٰهُنَا اَوْ کَمَا اَنَّکَ قَاعِدٌ یَعْنِیُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیت المقدس کی آبادی میں یثرب کی بربادی ہے اور یثرب کی بربادی میں جھگڑوں کا پیدا ہونا ہے اور جھگڑوں کے پیدا ہونے میں قسطنطنیہ کی فتح ہے اور قسطنطنیہ کی فتح میں دجال کا نکلنا ہے پھر اپنا دست مبارک روایت کرنے والے کی ران یا کندھے پر مار کر فرمایا یہ اسی طرح یقینی ہے جیسے تمہارا یہاں ہونا یا جیسے تم بیٹھے ہو یعنی حضرت معاذ بن جبل کا وہاں ہونا یا بیٹھنا۔

(ابو داؤد جلد سوم کتاب اعلاصم باب فی امارات اعلام ۸۹۰)

۷۷۔ قبیلہ بنو ثقیف میں کذاب ہو گا

قبیلہ بنو ثقیف عرب کا ایک مشہور جنگجو قبیلہ ہے اس قبیلہ کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشین گوئی فرمائی ہے کہ اس قبیلہ سے ایک کذاب ہو گا جو نبوت کا دعویٰ کرے گا اور ایک لوگوں کی خونریزی کرنے والا یعنی مہلک ہو گا۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ثَقِیْفٍ کَذَّابٌ وَّمُبِیْرٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ بنی ثقیف میں ایک کذاب اور خون بہانے والا شخص ہو گا۔

(ترمذی جلد دوم کتاب الفتن باب ماجاء فی ثقیف حدث ۹۹)

اس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کردہ پیشین گوئی کے بارے میں محدثین کا خیال ہے کہ قبیلہ ثقیف کا کذاب مختار بن عبید تھا اور قبیلہ ثقیف کا مہلک یعنی خونریزی کرنے والا حجاج بن یوسف تھا مختار بن عبید ثقفی بہت بڑا عالم و

فاضل تھا اور اہل بیت کا محب بھی تھا۔ لیکن کچھ دنوں کے بعد اس پر حکومت کی حرص و ہوس کا بھوت سوار ہو گیا اور یہ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا باغی بن گیا اور چند دنوں کے لئے اس کو کوفہ میں تسلط و اقتدار بھی مل گیا اور اس نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قاتلوں سے خوب خوب بدلہ بھی لیا مگر پھر اس کے عقائد میں اس قدر خرابی پیدا ہو گئی کہ نبوت کا دعویٰ کرنے لگا اور یہ کہنے لگا کہ مجھ پر وحی اترتی ہے۔ یہاں تک کہ حضرت مصعب بن زبیر کے دورِ امارت میں اسے کوفہ کے اندر قتل کر دیا گیا۔

حجاج بن یوسف سلطنت بنو امیہ کا وہ ظالم و خونخوار گورنر ہے جس نے بغیر جنگ کے جن لوگوں کو پکڑ پکڑ کر اور گرفتار کر کے قتل کیا ان کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار ہے اور ان مقتولوں میں اکثر وہ لوگ ہیں جو اعلیٰ درجہ کے عابد و زاہد علماء اور صحابہ و تابعین تھے اور جنگوں میں جو لوگ اس کے حکم سے قتل کئے گئے ان کی تعداد تو شمار سے باہر ہے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ علیہ وَسَلَّمَ فِی ثَقِیْفٍ کَذَّابٌ وَّمُبِیْرٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِصْمَةَ یُقَالُ الْکَذَّابُ هُوَ الْمُخْتَارُ بْنُ اَبِی عُبَیْدٍ وَّالْمُبِیْرُ هُوَ الْحَجَّاجُ بْنُ یُوْسُفَ وَقَالَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ اَحْصَوْا مَا قَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا فَبَلَغَ مِائَةَ اَلْفٍ وَّعِشْرِیْنَ اَلْفًا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثقیف میں ایک بہت جھوٹا اور ایک بہت بڑا ظالم ہے عبد اللہ بن عصمہ نے فرمایا کہ کہا جاتا ہے کہ بہت جھوٹا تو مختار بن ابو عبید ہے اور بہت بڑا ظالم حجاج بن یوسف ہے ہشام بن حسان نے فرمایا حجاج نے جن کو باندھ کر قتل کیا

لوگوں نے شمار کیا تو ان کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار تک پہنچی۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَكْرَهُ ثَلٰثَةَ اَحْيَآءٍ ثَقِيْفٍ وَّبَنِيْ حَنِيْفَةَ وَ بَنِيْ اُمَيَّةَ –

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو آپ تین قبائل کو ناپسند فرماتے تھے ثقیف، بنی حنیفہ اور بنی امیہ کو۔ (ترمذی)

۷۸-تیس جھوٹے مدعیانِ نبوت کا ظہور

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی پیشین گوئی کی ہے کہ میری امت میں میرے بعد تیس جھوٹے نبی پیدا ہوں گے ہر کوئی نبوت کا دعویٰ کرے گا حالانکہ میں آخری نبی ہوں آپ کی اس پیشین گوئی کے دور کے مسلمانوں کا فرض بنتا ہے کہ وہ قیامت تک کسی بھی ایسے بندے کو نہ مانیں جو نبوت کا جھوٹا دعویدار ہو جو کسی جھوٹے نبی کا ساتھ دے گا وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہو جائے گا اور آخرت میں اس کا انجام بھی وہی ہو گا جو جھوٹے نبی کا ہو گا جھوٹے مدعیان نبوت کے بارے میں احادیث حسب ذیل ہیں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبٌ مِّنْ ثَلَاثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہو گی جب تک دجالوں اور کذابوں کو بھیج نہ دیا جائے جو تیس کے قریب ہوں گے ان میں سے ہر ایک کا یہ زعم ہو گا کہ وہ اللہ

کا رسول ہے۔ (مسلم کتاب الفتن و شراط الساعۃ ۲۱۴/۷)

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِيْنَ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِي الْاَحْوَصِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت سے پہلے کئی کذاب ہوں گے' ابو الاحوص کی روایت میں یہ اضافہ ہے میں نے ان سے پوچھا کیا آپ نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔

(مسلم کتاب الفتن و شراط الساعہ ۲۱۲/۷)

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِيْ اُمَّتِيْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِيْ بِالْمُشْرِكِيْنَ وَحَتّٰى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِيْ الْاَوْثَانَ وَاَنَّهُ سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ كَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهُ نَبِيُّ اللهِ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِيْ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللهِ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب میری امت میں ایک دفعہ تلوار چل گئی تو قیامت قائم ہونے تک رکھی نہیں جائے گی یہاں تک کہ میری امت کا ایک قبیلہ مشرکوں سے جا ملے گا اور یہاں تک کہ میری امت کا ایک قبیلہ بتوں کو پوجنے لگے گا اور میری امت میں تیس بہت ہی جھوٹے ہوں گے اور ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا نبی ہے

حالانکہ میں سب نبیوں سے آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ غلبہ کے ساتھ حق پر رہے گا ان کے مخالف قیامت کے آنے تک انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔

(مشکوٰۃ کتاب الفتن ۵۱۷۱)

عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ زُوِیَتْ لِیَ الْاَرْضُ حَتّٰی رَاَیْتُ مَشَارِقَھَا وَمَغَارِبَھَا وَاُعْطِیْتُ الْکَنْزَیْنِ الْاَصْفَرَ وَالْاَحْمَرَ وَالْاَبْیَضَ یَعْنِی الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَقِیْلَ لِیْ اِنَّ مُلْکَکَ اِلٰی حَیْثُ زُوِّیَ لَکَ وَاِنِّیْ سَاَلْتُ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ ثَلٰثًا اَنْ لَّا یُسَلِّطَ عَلٰی اُمَّتِیْ جُوْعًا فَیُھْلِکَھُمْ بِہٖ عَامَّۃً وَاَنْ لَّا یَلْبِسَھُمْ شِیَعًا وَّ یُذِیْقَ بَعْضُھُمْ بَاْسَ بَعْضٍ وَاِنَّہٗ قِیْلَ لِیْ اِذَا قَضَیْتُ قَضَآءً فَلَا مَرَدَّ لَہٗ وَاِنِّیْ لَنْ اُسَلِّطَ عَلٰی اُمَّتِکَ جُوْعًا فَیُھْلِکَھُمْ وَلَنْ اَجْمَعَ عَلَیْھِمْ مِنْ بَیْنِ اَقْطَارِھَا حَتّٰی یَفْنٰی بَعْضَھُمْ بَعْضًا وَیَقْتُلَ بَعْضَھُمْ بَعْضًا وَاِذَا وَضَعَ السَّیْفُ فِیْٓ اُمَّتِیْ لَنْ یُرْفَعَ عَنْھُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَاِنَّ مِمَّا اَتَخَوَّفُ عَلٰی اُمَّتِیْ آئِمَۃً مُضِلِّیْنَ وَسَتَعْبُدُ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِیْ بِالْمُشْرِکِیْنَ وَاِنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ دَجَّالِیْنَ کَذَّابِیْنَ قَرِیْبًا مِنْ ثَلٰثِیْنَ کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ نَبِیٌّ وَّلَنْ تَزَالَ طَآئِفَۃٌ مِّنْ اُمَّتِیْ عَلَی الْحَقِّ مَنْصُوْرِیْنَ لَایَضُرُّھُمْ مَنْ خَالَفَھُمْ حَتّٰی یَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ قَالُوْا اَبُو الْحَسَنِ لَمَّا فَرَغَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ مِنْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ قَالَ مَآ اَھْوَلَہٗ –

ثوبان کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے لئے یک مرتبہ زمین لپیٹ دی گئی حتیٰ کہ میں نے اس کے مشرق و مغرب کو دیکھ لیا پھر اس کے دونوں خزانے یعنی سونا اور چاندی بھی مجھے دے دیئے گئے (اس سے روم و

ایران کے خزانے مراد ہیں) مجھ سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تمہاری امت کی حکومت وہاں تک ہو گی جہاں تک تمہیں زمین دکھائی گئی ہے میں نے اللہ تعالیٰ سے تین باتوں کی خواہش کی اول یہ کہ میری امت قحط سے ہلاک نہ ہو دوم یہ کہ میری امت کے لوگ آپس کے اختلافات کی بنا پر ٹکڑے ٹکڑے نہ ہوں سوم یہ کہ آپس میں خون ریزی نہ کریں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میں جب کوئی حکم نافذ کر دیتا ہوں تو وہ واپس نہیں ہو سکتا۔ میں تمہاری امت کو قحط سے ہلاک نہ کروں گا اور میں زمین کے تمام مخالف ایک وقت میں ان پر جمع نہ کروں گا جب تک وہ خود آپس میں اختلاف نہ کرنے لگیں لیکن میری امت میں جب تک تلوار چل پڑے گی تو وہ قیامت تک نہ رکے گی مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف گمراہ حاکموں کا ہے عنقریب میری امت کے بعض قبیلے بتوں کی پرستش کریں گے اور قیامت کے قریب تمیں دجال پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک کا دعویٰ یہ ہو گا کہ میں خدا کا نبی ہوں میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا اور ہمیشہ ان کی مدد ہوتی رہے گی کوئی مخالف انہیں ضرر نہ پہنچا سکے گا حتیٰ کہ قیامت آ جائے گی۔

(ابن ماجہ دوم باب العصبیہ ۵۰۔۱۷)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِیْمَتَانِ یَکُوْنُ بَیْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ" عَظِیْمَةٌ" دَعْوَتُهُمَا وَاحِدَةٌ" وَحَتّٰی یُبْعَثُ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ قَرِیْبٌ" مِنْ ثَلَاثِیْنَ کُلُّهُمْ یَزْعُمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَحَتّٰی یُقْبَضَ الْعِلْمُ وَتَکْثُرَ الزَّلَازِلُ وَیَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ وَیَکْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ وَحَتّٰی یَکْثُرَ فِیْکُمُ الْمَالُ فَیَفِیْضَ حَتّٰی یُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ یَقْبَلُ صَدَقَتَهٗ وَحَتّٰی یَعْرِضَهٗ فَیَقُوْلُ الَّذِیْ یَعْرِضُهٗ عَلَیْهِ لَا اَرَبَ لِیْ بِهٖ وَحَتّٰی یَتَطَاوَلَ

النَّاسُ فِي الْبُنْيَانِ وَحَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ يَالَيْتَنِيْ مَكَانَهٗ وَحَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا فَاِذَا طَلَعَتْ وَرَاٰهَا النَّاسُ يَعْنِيْ اٰمَنُوْا اَجْمَعُوْنَ فَذٰالِكَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَا يَعَانِهٖ وَلَا يَطْوِيَانِهٖ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهٖ فَلَا يَطْعَمُهٗ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يُلِيْطُ حَوْضَهٗ فَلَا يَسْقِيْ فِيْهِ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ اُكْلَتَهٗ اِلٰى فِيْهِ فَلَا يَطْعَمُهَا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک کہ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتیں نہ لڑ پڑیں۔ ان میں شدید جنگ ہو گی ان میں ہر ایک کا دعویٰ ایک ہو گا یہاں تک کہ چھوٹے چھوٹے تیس کے قریب دجال نکل آئیں۔ ان میں سے ہر ایک کا دعویٰ یہی ہو گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے پھر یہاں تک کہ علم اٹھایا جائے زمانہ قریب ہو' فتنے عیاں ہونے لگیں اور قتل کثرت سے ہونے لگیں اور مال تمہارے ہاں اتنا زیادہ ہو جائے کہ بہتا ہوا ہو۔ حتیٰ کہ مال والا خواہش کرے گا کہ کوئی اس کا مال قبول کر لے جس کسی کو بھی مال دینے لگے گا تو وہ کہے گا کہ مجھے اس کی حاجت نہیں حتیٰ کہ لوگ اونچی عمارتوں پر مغرور ہوں یہاں تک کہ ایک آدمی قبر والے کی قبر کے قریب سے گزرے تو خواہش کرے کہ کاش میں اس کے بجائے قبر میں ہوتا اور یہاں تک کہ سورج مغرب سے نکلے پس جب وہ مغرب سے طلوع ہو گا تو سب لوگ ایمان والے ہو جائیں گے مگر اس وقت کا ایمان کوئی فائدہ نہ پہنچائے گا جب کہ پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اپنے ایمان کے ساتھ صالح اعمال نہ کئے ہوں

اور قیامت اس طرح آ جائے گی کہ دو آدمیوں نے اپنے کپڑے بکھیر رکھے ہوں گے مگر وہ نہ ان میں کوئی چیز خرید سکیں گے اور نہ انہیں سمیٹ سکیں گے اور قیامت اس حالت میں قائم ہو گی کہ ایک آدمی اونٹنی کا دودھ دوہ کر لائے گا مگر اسے پی نہیں سکے گا کہ قیامت آ جائے گی۔ قیامت یوں برپا ہو گی کہ کوئی شخص جانوروں کو تالاب پر لے جائے گا مگر پانی پلا نہ پائے گا کہ یوں قیامت برپا ہو جائے گی اور کوئی کھانے کے لئے منہ کی طرف لقمہ لے جا رہا ہو گا اسے کھا نہیں پائے گا۔

(بخاری جلد سوم کتاب فتن ۱۹۹۴)

۷۹- پتھر برسنے اور زلزلوں کا عذاب

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیشین گوئی فرمائی ہے کہ بصرہ نام کا ایک شہر بنایا جائے گا اس شہر کے نواحی علاقے کو ضواحی کہا جائے گا قیامت کے قریب اس علاقے کی زمین پر دھنسائے جانے پتھر برسائے جانے اور شدید زلزلوں کا نازل ہونے کا عذاب ہو گا اور اس علاقے کی قوم کی صورتیں بھی تبدیل کی جائیں گی کیونکہ وہ قوم خدا کی نافرمانی اور سرکشی میں انتہا کر دے گی یہ تمام باتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حسب ذیل ارشاد میں بیان ہوئیں۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَنَسُ اَنَّ النَّاسَ يُمَصِّرُوْنَ اَمْصَارًا وَاِنَّ مِصْرًا مِّنْهَا يُقَالُ لَهُ الْبَصْرَةُ فَاِنْ اَنْتَ مَرَرْتَ بِهَا اَوْ دَخَلْتَهَا فَاِيَّاكَ وَسِبَاخَهَا وَكَلَّا ئَهَا وَنَخِيْلَهَا وَسُوْقَهَا وَبَابَ اُمَرَائِهَا وَعَلَيْكَ بِضَوَاحِيْهَا فَاِنَّهُ يَكُوْنُ بِهَا خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَرَجْفٌ وَقَوْمٌ يَبِيْتُوْنَ وَيُصْبِحُوْنَ قِرَدَةً وَّخَنَازِيْرَ -

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا لوگ شہر آباد کرتے رہیں گے جن میں ایک شہر کو بصرہ کہا جائے گا اگر تم اس کے پاس سے گزرو یا اس میں داخل ہو تو وہاں کی شور والی زمین سبزہ زاروں' اس کی کھجوروں' اس کے بازاروں اور اس کے امیروں کے دروازوں سے بچنا' تم اس کے ضواحی کے علاقے کو لازم پکڑنا کیونکہ اس میں صورتوں کا مسخ ہونا' پتھروں کا برسنا اور زلزلوں کا آنا ہوگا کچھ لوگ رات گزاریں گے لیکن صبح کو بندر اور خنزیر ہوں گے۔ (ابوداؤد جلد سوم کتاب الملاحم باب فی ذکر بصرہ ۹۰۲)

۸۰-زمین میں دھنسائے جانے والے لوگ

اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر یعنی بیت اللہ کو بڑی فضیلت عطا فرمائی ہے اور اسے امن کا مقام قرار دیا ہے روئے زمین پر بیت اللہ سب سے افضل ہے اسی گھر کی نسبت کی وجہ سے مکہ مکرمہ کو بھی شہروں میں اعلیٰ مقام حاصل ہے اور اللہ یہ کبھی نہیں چاہتا کہ لوگ اس کے گھر پر حملے کا قصد کریں لیکن قرب قیامت میں ایک لشکر ایسا ہوگا جو بیت اللہ پر چڑھائی کا ارادہ کرے گا تو اللہ انہیں اپنی پکڑ میں لے لے گا اور پورے لشکر کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا اس بات کی پیشین گوئی ان احادیث میں فرمائی گئی ہے۔

عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْقِبْطِيَّةِ قَالَ دَخَلَ الْحَارِثُ بْنُ اَبِیْ رَبِيْعَةَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ صَفْوَانَ وَاَنَا مَعَهُمَا عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ فَسَأَلَاهَا عَنِ الْجَيْشِ الَّذِیْ يُخْسَفُ بِهٖ وَكَانَ ذٰلِكَ فِیْ اَيَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْذُ عَآئِذٌ" بِالْبَيْتِ فَيُبْعَثُ اِلَيْهِ بَعْثٌ" فَاِذَا كَانُوْا بِبَيْدَآءَ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَكَيْفَ بِمَنْ كَانَ كَارِهًا قَالَ يُخْسَفُ بِهٖ مَعَهُمْ وَلٰكِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ عَلٰى نِيَّتِهٖ وَقَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ هِيَ بَيْدَآءُ الْمَدِيْنَةِ

حضرت عبید اللہ بن قطبیہ بیان کرتے ہیں کہ حارث بن ابی ربیعہ اور عبد اللہ بن صفوان اور میں ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے' ان دونوں نے آپ سے اس لشکر کے متعلق سوال کیا جس کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا یہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خلافت کا زمانہ تھا' ام المومنین نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ایک پناہ لینے والا بیت اللہ کی پناہ لے گا' اس کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا' جب وہ لشکر ہموار زمین میں پہنچے گا تو اس کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا' میں نے پوچھا' یا رسول اللہ! جو اس لشکر میں زبردستی بھیجا گیا ہو؟ آپ نے فرمایا اس کو بھی دھنسا دیا جائے گا لیکن قیامت کے دن اس کو اس کی نیت پر اٹھایا جائے گا۔ ابوجعفر نے کہا وہ مدینہ کا میدان ہے۔(بیداء ذوالحلیفہ کے قریب ہے)

(مسلم کتاب الفتن در شرائط الساعۃ حدیث ۷۱۱۲)

عَنْ صَفِيَّةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْتَهِي النَّاسُ عَنْ غَزْوِ هٰذَا الْبَيْتِ حَتّٰى يَغْزُوَ جَيْشٌ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالْبَيْدَآءِ اَوْ بِبَيْدَآءَ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ وَلَمْ يَنْجُ اَوْسَطُهُمْ قُلْتُ فَاِنْ كَانَ فِيْهِمْ مَنْ يُكْرَهُ قَالَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ عَلٰى مَا فِيْ اَنْفُسِهِمْ

حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگ اللہ کے اس گھر کو گرانے کی کوشش سے باز نہ آئیں گے حتیٰ کہ ایک لشکر اسے گرانے کی غرض سے آئے گا جب وہ مقام بیداء میں پہنچے گا اول سے آخر تک تمام زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے درمیان والے بھی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر کسی کو زبردستی اس لشکر میں شامل کیا گیا ہو تو آپ نے فرمایا

اللہ اسے قیامت کے دن اس کی نیت پر اٹھائے گا۔

(ابن ماجہ جلد دوم کتاب الفتن باب جیش البیداء ۱۸۶۴)

عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ عَبِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَنَامِهٖ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَنَعْتَ شَيْئًا فِيْ مَنَامِكَ لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهٗ فَقَالَ الْعَجَبُ اِنَّ نَاسًا مِّنْ اُمَّتِيْ يُؤُمُّوْنَ بِالْبَيْتِ بِرَجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ قَدْ لَجَأَ بِالْبَيْتِ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالْبَيْدَآءِ خُسِفَ بِهِمْ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الطَّرِيْقَ قَدْ يَجْمَعُ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ فِيْهِمُ الْمُسْتَبْصِرُ وَالْمَجْبُوْرُ وَابْنُ السَّبِيْلِ يَهْلِكُوْنَ مَهْلَكًا وَّاحِدًا وَّ يَصْدُرُوْنَ مَصَادِرَ شَتّٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ –

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نیند میں اپنے ہاتھ پیر ہلائے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے نیند میں وہ کام کیا جو آپ پہلے نہیں کرتے تھے' آپ نے فرمایا تعجب ہے میری امت کے کچھ لوگ قریش کے ایک شخص کو (پکڑنے کے لئے) بیت اللہ کا قصد کریں گے' جس نے بیت اللہ میں پناہ لی ہوئی ہو گی حتیٰ کہ جب وہ میدان میں پہنچیں گے تو ان کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا' ہم نے کہا یا رسول اللہ! راستہ میں تو سب لوگ جمع ہوتے ہیں آپ نے فرمایا' ہاں! ان میں با اختیار' مجبور اور مسافر بھی ہوں گے وہ سب ایک ساتھ ہلاک ہو جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ ان کی نیتوں کے اعتبار سے ان کو الگ الگ اٹھائے گا۔ (مسلم کتاب الفتن حدیث باب ۱۰۱۴ حدیث ۷۱۱۶)

۸۱ – قیامت کی کچھ نشانیاں

قیامت سے کچھ عرصہ پہلے کچھ نشانیاں ایسی ظاہر ہوں گی جن کے بعد لازم

قیامت ہی آئے گی انہیں قیامت کی بڑی نشانیاں کہا جاتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق جو نشانیاں ظاہر ہوں گی حدیث کے مطابق مندرجہ ذیل ہیں۔

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اُسَيْدِ الْغِفَارِيِّ قَالَ اطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ فَقَالَ مَاتَذَاكَرُوْنَ قَالُوْا نَذْكُرُ السَّاعَةَ قَالَ اِنَّهَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ اٰيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّآبَّةَ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا وَ نُزُوْلَ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ يَاْجُوْجَ وَمَا جُوْجَ وَثَلَاثَةَ خُسُوْفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاٰخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلٰى مَحْشَرِهِمْ ۔

حضرت حذیفہ بن اسید غفاری کہتے ہیں کہ جس وقت ہم باتیں کر رہے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے فرمایا تم کیا باتیں کر رہے ہو؟ ہم نے کہا ہم قیامت کے متعلق باتیں کر رہے ہیں' آپ نے فرمایا اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک کہ تم اس کے متعلق دس نشانیاں نہ دیکھ لو' دھواں' دجال' دابۃ الارض' سورج کا مغرب سے طلوع ہونا' حضرت عیسیٰ بن مریم کا نزول' اور یاجوج ماجوج اور تین جگہ زمین کے دھنسنے کا ذکر کیا' مشرق میں دھنسنا' مغرب میں دھنسنا اور جزیرہ عرب میں زمین کا دھنسنا' اور آخر میں یمن سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو ہنکا کر محشر کی طرف لے جائے گی۔

(مسلم کتاب الفتن ۲۱۵۷)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا طُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا اَوِ الدُّخَانَ اَوِ الدَّجَّالَ اَوِ الدَّآبَّةَ اَوْ خَاصَّةَ اَحَدِكُمْ اَوْ اَمْرَ الْعَامَّةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھ چیزوں کے ظہور سے پہلے نیک عمل کرنے میں سبقت کرو' سورج کے مغرب سے طلوع ہونے' دھوئیں' دجال' دابۃ الارض' تم میں سے کسی ایک کی موت' یا سب کی موت یعنی قیامت۔ (مسلم کتاب الفتن حدیث ۷۲۶۷)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُھَا لَمْ تَکُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ کَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِھَا خَیْرًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِھَا وَالدَّجَّالُ وَدَآبَّۃُ الْاَرْضِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں جب تین چیزوں کا ظہور ہو جائے گا تو پھر کسی شخص کے لئے اس کا ایمان لانا فائدہ مند نہیں ہوگا جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا جس نے ایمان لا کر کوئی نیکی نہیں کی تھی (وہ تین چیزیں یہ ہیں) (۱) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا' (۲) دجال کا خروج اور (۳) دابۃ الارض کا ظاہر ہونا۔ (مسلم جلد اول کتاب الایمان حدیث ۳۰۶)

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ الْاٰیَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِھَا وَخُرُوْجُ الدَّآبَّۃِ عَلَی النَّاسِ ضُحًی وَّاَیُّھُمَا مَا کَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِھَا فَالْاُخْرٰی عَلٰی اَثَرِھَا قَرِیْبًا۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا' ظاہر ہونے کے لحاظ سے پہلی تین نشانیوں میں سے سورج کا مغرب سے طلوع ہونا' اور دابۃ الارض کا پہلے پہر نکل کر لوگوں کے پاس آنا ہے ان دونوں میں سے جو بھی پہلی واقع ہوئی تو دوسری اس کے نقوش قدم پر فوراً آ جائے گی۔ (مسلم کتاب الفتن باب ذکر دجال حدیث ۷۲۵۲)

۸۲۔ قیامت سے چالیس سال پہلے اہل ایمان دنیا سے چلے جائیں گے

قیامت سے پہلے ایک ہوا چلے گی جب وہ مسلمانوں کو چھوئے گی تو اس کا اثر یہ ہوگا کہ جن لوگوں کے دلوں میں ایمان ہوگا وہ وصال پا جائیں گے اور پھر برے لوگ ہی رہ جائیں گے جن پر قیامت قائم ہوگی حدیث پاک یہ ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى تُعْبَدَ الّٰاتُ وَالْعُزّٰى فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُ لَا ظُنُّ حِيْنَ اَنْزَلَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِىْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ اِلٰى قَوْلِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ اَنَّ ذَالِكَ تَامٌّ قَالَ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ مِنْ ذَالِكَ مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتُوُفِّىْ كُلُّ مَنْ كَانَ فِىْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ فَيَبْقٰى مَنْ لَا خَيْرَ فِيْهِ فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى دِيْنِ اٰبَائِهِمْ ؎ (مسلم ج ۲ ص ۳۹۴)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد جب قیامت قائم ہونے میں صرف چالیس برس رہ جائیں گے تو ایک نہایت ہی پاکیزہ اور خوشبودار ہوا چلے گی جو لوگوں کی بغلوں کے نیچے سے گزرے گی جس کا اثر یہ ہوگا کہ اس ہوا کے لگتے ہی مسلمانوں کی وفات ہو جائے گی اور ساری دنیا میں کافر ہی کافر رہ جائیں گے جو اپنے باپ داداؤں کی طرح لات وعزیٰ وغیرہ بتوں کی پوجا کرنے لگیں گے اور انہی کافروں پر قیامت ہوگی۔

قیامت کی ہوا کے بارے میں ایک اور حدیث یہ ہے۔

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ

رِيْحًا مِّنَ الْيَمَنِ اَلْيَنَ مِنَ الْحَرِيْرِ فَلاَ تَدَعُ اَحَدًا فِيْ قَلْبِهٖ قَالَ اَبُوْ عَلْقَمَةَ مِثْقَالُ حَبَّةٍ وَّقَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْهُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ یمن کی طرف سے ایک ہوا چلائے گا جو ریشم سے زیادہ نرم ہو گی اور جس شخص کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو گا اس شخص (کی روح) کو وہ ہوا قبض کر لے گی۔

(مسلم جلد اول کتاب الایمان باب الریح فی قرب قیامت ۲۲۰)

۸۳- خسف یعنی زمین کا دھنس جانا

خسف بھی علامات قیامت سے ہے جس کا مطلب زمین کا دھنس جانا ہے کیوں کہ قیامت سے پہلے زمین تین مقامات یعنی مشرق مغرب اور عرب کے علاقے سے دھنس جائے گی زمین کا دھنس جانا اللہ تعالیٰ کی شدید ناراضگی کے باعث ہو گا ماضی میں اگرچہ مختلف زمانوں میں مختلف علاقوں میں زمین کے دھنس جانے کے واقعات ہو چکے ہیں لیکن اس حدیث میں خسوف کے بارے میں جو ذکر ہوا ہے وہ پہلے واقع ہونے والوں خسوفوں کے علاوہ ہوں گے اور بہت شدید ہوں گے خسف کے بارے میں احادیث مندرجہ ذیل ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ خَسْفٌ وَّمَسْخٌ وَّقَذْفٌ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت پر خسف یعنی زمین دھنسنا اور مسخ یعنی صورت میں تبدیلی اور قذف یعنی آگ کا ظاہر ہونا (قیامت سے قبل) ہو گا۔

(ابن ماجہ دوم باب خسف ۱۲۶۲)

عَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَجُلاً اَتٰی ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ اِنَّ فُلاَ نًا یُقْرِئُکَ السَّلاَمُ قَالَ اِنَّہٗ بَلَغَنِیْ اَنَّہٗ قَدْ اَحْدَثَ فَاِنْ کَانَ قَدِ اَحْدَثَ فَلاَ تَقْرَئْہُ مِنِّی السَّلاَمُ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ وَ فِیْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ مَسْخٌ وَّخَسْفٌ وَّقَذْفٌ وَذٰلِکَ فِیْ اَھْلِ الْقَدْرِ -

حضرت نافع کا کہنا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کیا فلاں شخص آپ کو سلام کہتا ہے آپ نے سن کر فرمایا کہ مجھے پتہ چلا ہے کہ اس نے دین میں بدعت پیدا کی ہے تو اسے میرا سلام نہ کہنا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قرب قیامت میں بعض لوگوں کی شکلیں بگڑیں گی اور آسمان سے آگ بھی ظاہر ہو گی اور زمین دھنسائی جائے گی۔ (ابن ماجہ دوم باب الخسف ۱۸۶۱)

ایک طویل حدیث سے خسف کے بارے میں متعلقہ اقتباس مندرجہ ذیل ہے۔

عَنْ حُذَیْفَۃَ بْنِ اَسِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلاَثُ خُسُوْفٍ وَخَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِالْجَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ -

حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زمین کا دھنسا تین جگہ سے ہوگا ایک خسف مشرق میں ایک مغرب میں اور ایک خسف جزیرۃ العرب میں ہوگا۔

(ابن ماجہ جلد دوم باب علامات قیامت ۱۸۵۴)

۸۴- آسمان سے دھواں

قیامت کی علامات میں سے ایک علامت دھویں کا ظاہر ہونا ہے۔ یہ دھواں بڑی عجیب و غریب نوعیت کا ہوگا جو آسمان سے زمین کی طرف آئے گا حتیٰ کہ زمین پر اندھیرا چھا جانے لگے گا لوگ انتہائی پریشان ہوں گے انہیں اپنی جانیں ختم ہونے کا خطرہ پیدا ہو جائے گا یہاں تک کہ لوگ اسی سوچ میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس عذاب سے جلد از جلد بچا لے گا۔

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اُسَيْدٍ قَالَ اَطَّلَعَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غُرْفَةٍ وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ السَّاعَةَ فَقَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَكُوْنَ عَشَرَ اٰيَاتِ الدَّجَّالُ وَالدُّخَانُ وَطُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا۔

حضرت حذیفہ بن اسید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری جانب بالاخانے سے نگاہ ڈالی جب کہ ہم باہم قیامت کا تذکرہ کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا جب تک دس علامات عیاں نہ ہوں قیامت برپا نہ ہو گی ان میں سے بادل، دھواں اور مغرب سے سورج کا طلوع ہونا بھی ہے۔

(ابن ماجہ دوم شراط الساعہ ۱۸۴۰)

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اُسَيْدِنِ الْغِفَارِيِّ قَالَ اَطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ فَقَالَ مَا تَذْكُرُوْنَ قَالُوْا نَذْكُرُ السَّاعَةَ قَالَ اِنَّهَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشَرَ اٰيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ وَطُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا وَ نُزُوْلَ عِيْسٰى بْنِ مَرْيَمَ وَ يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ وَثَلٰثَةَ خُسُوْفٍ خَسَفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسَفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسَفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاٰخِرُ ذَالِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ

النَّاسَ اِلٰی مَحْشَرِهِمْ وَفِی رِوَایَةٍ نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدْنٍ تَسُوْقُ النَّاسَ اِلَی الْمَحْشَرِ وَفِیْ رِوَایَةٍ فِی الْعَاشِرَةِ وَرِیْحٌ تُلْقِی النَّاسَ فِی الْبَحْرِ

حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ملاحظہ فرمایا جب کہ ہم کوئی بات کر رہے تھے۔ دریافت فرمایا کس بات کا ذکر کرتے ہو۔ ہم نے جواب میں عرض کیا کہ قیامت کا' فرمایا قیامت نہیں آئے گی حتیٰ کہ اس سے پہلے دس علامات کا مشاہدہ نہ کر لو۔ آپ نے فرمایا دھواں' دجال' دابۃ الارض' سورج کا مغرب سے نکلنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اترنا' یاجوج ماجوج کا باہر آنا' تین جگہ سے زمین کا دھنس جانا یعنی مشرق' مغرب اور جزیرہ نما عرب میں زمین کا نیچے دھنس جانا' آخر میں ایک آگ ظاہر ہو گی جو یمن کی طرف سے نکلے گی اور لوگوں کو محشر کے مقام پر لے جائے گی۔ دوسری روایت میں آتا ہے کہ قعر عدن کی جانب سے آگ آئے گی اور لوگوں کو محشر کی طرف پہنچا دے گی۔ تیسری روایت میں دسویں نشانی کے متعلق آتا ہے ایک آندھی آئے گی جو لوگوں کو سمندر میں پھینک ڈالے گی۔ (مسلم کتاب الفتن ۷۱۵۸)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَدَابَّةَ الْاَرْضِ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا وَاَمْرَ الْعَامَّةِ وَخُوَیْصَةَ اَحَدِکُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اعمال (صالحہ) میں جلدی چھ باتوں سے قبل کرو۔ دھواں' دجال' دابۃ الارض' سورج کا مغرب سے نکلنا' فتنہ عام اور تمہارے ہر ایک کے لئے خاص فتنہ۔ (مسلم کتاب الفتن باب احادیث دجال ۷۲۶۶)

۸۵- آگ کا ظاہر ہونا

آگ کا ظاہر ہونا قیامت کی اوّل نشانیوں میں سے ہو گا یہ آگ لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف لے جائے گی یعنی قیامت سے قبل ظاہر ہونے والی آگ اتنی وسیع علاقے میں ہو گی کہ لوگوں کو اپنا اصل مقام چھوڑنا پڑے گا۔ اس آگ کے ظاہر ہونے کے بارے میں چند احادیث مندرجہ ذیل ہیں۔

عَنْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيْءُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰى

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی یہاں تک کہ حجاز کی زمین سے ایک آگ ظاہر ہو گی جس سے (اس کی روشنی سے) بصرہ کے اونٹوں کی گردنیں نظر آئیں گی۔ (بخاری، سوم کتاب فتنی باب خروج النار ۱۹۹۱)

عَنْ اَنَسْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ نَارٌ تَحْشَرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبْ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بیان فرمایا کہ آگ کا نکلنا قیامت کی اول نشانیوں میں سے ہے جو مشرق کے لوگوں کو جمع کر کے مغرب میں دھکیل کر لے جائے گی۔

(بخاری سوم کتاب الفتن باب خروج النار)

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَخْرُجُ نَارٌ مِّنْ حَضْرَ مَوْتَ اَوْمِنْ نَحْوِ بَحْرِ حَضْرَ مَوْتَ قَبْلَ يَوْمِ

الْقِيَامَةِ تُحْشَرُ النَّاسَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَامُرُنَا فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ

حضرت سالم بن عبد اللہ اپنے والد ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عنقریب قیامت سے پہلے حضر موت یا حضر موت کے دریا سے آگ نکلے گی جو لوگوں کو اکٹھا کرے گی صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا تم (ملک) شام کو لازم پکڑنا (وہاں چلے جانا)۔(ترمذی دوم کتاب فتن تخرج نار ۹۶)

ان احادیث میں جس آگ کا ذکر کیا گیا ہے اس کے متعلق تواتر کے ساتھ یہ روایت بیان کی جاتی ہے کہ اس آگ کے نمودار ہونے کا حادثہ پیش آ چکا ہے اور ان روایات سے معلوم ہوتا ہے اگرچہ اس آگ کے زیر اثر آنے والا زیادہ تر حصہ مدینہ منورہ ہی کے علاقہ پر مشتمل تھا مگر اللہ تعالیٰ نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے مدینہ کے شہریوں کو اس آگ کی آفت و تباہ کاری سے محفوظ و مامون رکھا بیان کیا جاتا ہے کہ ۳ جمادی الثانی ۶۵۰ ھ جمعہ کے دن وہ آگ نمودار ہوئی اور ۲۷ رجب ۶۵۰ ھ بروز اتوار تک یعنی مسلسل کئی دن تک ظاہر رہی! راویوں نے اس کی کیفیت یہ لکھی ہے کہ اچانک حجاز کی جانب سے وہ آگ نمودار ہوئی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آگ کا ایک پورا شہر ہے جس میں قلع یا برج اور کنگورے جیسی چیزیں موجود ہیں اور انسانوں کا اژدہام اس شہر کو کھینچے چلا آ رہا ہے' اس آگ کا سلسلہ جس پہاڑ تک پہنچتا اس کو شیشے اور موم کی طرح پگھلا کر رکھ دیتا تھا' اس کے شعلوں میں بجلی کی کڑک جیسی آواز اور دریا کے تموج جیسا جوش تھا' اور یہ محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے اس کے اندر سے سرخ اور نیلے رنگ کے دریا نکل رہے ہوں' وہ آگ اس کی کیفیت کے ساتھ مدینہ منورہ تک پہنچی مگر عجیب تر بات یہ تھی کہ اس

کے شعلوں کی طرف سے جو ہوا مدینہ تک آ رہی تھی وہ ٹھنڈی تھی' علماء نے لکھا ہے کہ اس آگ کی لپٹیں مدینہ کے تمام جنگلوں تک کو منور کیے ہوئے تھیں یہاں تک کہ حرم نبوی اور مدینہ کے تمام گھروں میں سورج کی طرح روشنی پھیل گئی تھی' لوگ رات کے وقت اس کی روشنی میں اپنے سارے کام کاج کرتے تھے بلکہ ان دنوں میں اس پورے علاقہ پر سورج اور چاند کی روشنی معطل اور ماند ہو گئی تھی' مکہ معظمہ کے بعض لوگوں نے یہ شہادت دی کہ انہوں نے وہ روشنی یمامہ اور بصریٰ تک میں دیکھی۔ اس آگ کی عجیب خصوصیات میں سے ایک خاص بات یہ بھی تھی کہ وہ پتھروں کو تو جلا کر کوئلہ کر دیتی تھی مگر درختوں پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا تھا۔ کہتے ہیں کہ جنگل میں ایک بہت بڑا پتھر پڑا تھا جس کا آدھا حصہ حرم مدینہ کی حدود میں تھا اور آدھا حصہ حدود حرم سے باہر تھا آگ نے پتھر کے اس آدھے حصہ کو جلا کر کوئلہ کر دیا جو حدود حرم سے باہر تھا لیکن جب اس آدھے حصے تک پہنچی جو حدود حرم میں تھا تو ٹھنڈی پڑ گئی اور پتھر کا وہ آدھا حصہ بالکل محفوظ رہا' بہر حال اس عجیب و غریب ہیبت ناک آگ نے اہل مدینہ پر بڑا خوف ہراس طاری کر دیا' لوگوں نے رو رو کر خدا سے اس آتشی فتنہ کے دفعیہ کے لئے دعا کی اپنی عملی اور دینی کوتاہیوں کی طرف متوجہ ہوئے' جس کے ذمہ جس کا جو حق تھا وہ اس کی ادائیگی میں لگ گیا صدقہ و خیرات اور غلاموں کو آزاد کرنا شروع کر دیا اور جمعہ کی رات میں تمام اہل مدینہ یہاں تک کہ عورتیں اور بچے حرم شریف میں جمع ہو گئے اور سب لوگ حجرۂ شریف (روضہ اقدس) کے چاروں طرف ننگے سر بیٹھے روتے اور گڑگڑاتے رہے اور اللہ تعالیٰ سے حفظ و امان کی دعائیں مانگتے رہے' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس آگ کا رخ شمال کی جانب پھیر دیا اور مدینہ منورہ کو اس سے محفوظ و مامون کر دیا علماء لکھتے ہیں کہ اس آگ کا نمودار ہونا قدرت الٰہی کی ایک عبرت انگیز نشانی تھی۔

۸۶- دآبۃ الارض

قیامت کی علامات میں سے ایک نشانی دابۃ الارض کا ظاہر ہونا ہے جو ایک عجیب وغریب جانور ہوگا جو حکمت خداوندی کے تحت مکہ مکرمہ میں کوہ صفا سے ظاہر ہوگا جسے دابۃ الارض کہا جائے گا۔ اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ جس وقت آفتاب مغرب سے نکلے گا تو اس سے قبل مکہ میں کوہ صفا زلزلہ سے پھٹ جائے گا اور اس سے ایک عجیب شکل کا جانور نکلے گا جس کو دابۃ الارض کہتے ہیں' یہ جانور چہرے میں انسان سے' گردن میں اونٹ سے دم میں بیل سے' سینگوں میں بارہ سنگے سے' ہاتھوں میں بندر سے اور کانوں میں ہاتھی سے مشابہ ہوگا۔ مکہ کے بعد یمن کی طرف جائے گا پھر نجد جا کر غائب ہو جائے گا' پھر دوبارہ مکہ مکرمہ میں ظاہر ہوگا اس کے ایک ہاتھ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور دوسرے ہاتھ میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی' وہ اس قدر تیز رفتاری سے روئے زمین کا دورہ کرے گا کہ کوئی شخص اس کی دسترس سے باہر نہیں ہوگا' مسلمانوں کی پیشانی پر وہ عصائے موسوی سے ایک نورانی خط کھینچے گا جس سے ان کا چہرہ روشن ہو جائے گا' اور کفار کی ناک یا گردن پر حضرت سلیمان کی انگوٹھی سے مہر لگائے گا جس سے ان کا چہرہ سیاہ ہو جائے گا۔

دابۃ الارض کے علامات قیامت سے ہونے کے بارے میں حدیث پاک یہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِهَا خَیْرًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوْجُ الدَّجَّالِ وَ دَابَّةِ

الْاَرْضِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین علامات جب ظاہر ہو جائیں تو کسی جان کو اس کا ایمان لانے کا فائدہ نہ ہوگا جب کہ وہ پہلے ایمان نہ رکھتا ہو یا ایمان کے ساتھ نیک اعمال نہ کئے ہوں۔ سورج کا مغرب سے نکلنا' دجال اور دآبۃ الارض کا خروج ہونا۔

(مسلم کتاب الایمان باب بیان الزمن الذی لاینبل فیہ الایمان حدیث ۳۰۶)

اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ جب دابۃ الارض ظاہر ہو جائے تو اس وقت ایمان لانا فائدے مند نہ ہوگا معلوم ہوا کہ اس علامت کے ظاہر ہونے کے بعد قیامت قریب ہوگی یہی بات ایک اور حدیث میں یوں بیان ہوئی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ الْاٰيَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا وَ خُرُوْجُ الدَّآبَةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَّاَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْاُخْرٰى عَلٰى اَثَرِهَا قَرِيْبًا

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پہلی تین علامات سے ظاہر ہونے کے لحاظ سے سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور پھر دابۃ الارض کا پہلے پہر نکل کر لوگوں کے پاس آنا ہے ان دونوں علامات میں سے جو پہلے ظاہر ہوئی تو دوسری اس کے فوراً بعد وقوع پذیر ہو جائے گی۔ (مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال ۷۲۵۲)

دابۃ الارض کے بارے میں دیگر احادیث حسب ذیل ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلَ الْاٰيَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا وَخُرُوْجُ الدَّآبَةِ عَلٰى

النَّاسِ ضُحًا قَالَ عَبْدُ اللهِ فَاَيَّتُهُمَا مَا خَرَجَتْ قَبْلَ الْاُخْرٰى فَالْاُخْرٰى مِنْهَا قَرِيْبٌ قَالَ عَبْدُ اللهِ وَلَآ اَظُنُّهَا اِلَّا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کی پہلی نشانی سورج کا مغرب سے نکلنا ہے چاشت کے وقت لوگوں پر دابہ کا ظاہر ہوگا۔ عبداللہ کا بیان ہے کہ ان دونوں باتوں میں سے جو بھی پہلے ہو جائے لیکن ایک دوسرے کے قریب ہوں گی۔ میرا خیال ہے کہ پہلے مغرب سے سورج نکلے گا۔ (ابن ماجہ کتاب الفتن حدیث ۱۸۷۰)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دابۃ الارض چاشت کے وقت ظاہر ہوگا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَخْرُجُ الدَّآبَّةُ وَمَعَهَا خَاتِمُ سَلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ وَعَصَا مُوْسٰى بْنِ عِمْرَانَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَتَجْلُوْا وَجْهَ الْمُؤْمِنِ بِالْعَصَا وَتَخْتِمُ اَنْفَ الْكَافِرِ بِالْخَاتِمِ حَتّٰى اَنَّ اَهْلَ الْحِوَا لَيَجْتَمِعُوْنَ فَيَقُوْلُ هٰذَا يَامُؤْمِنُ وَيَقُوْلُ هٰذَا يَا كَافِرُ –

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین سے ایک جانور نکلے گا جس کے پاس سلیمان علیہ السلام کی انگشتری اور موسیٰ علیہ السلام کا عصا ہوگا اس عصاء سے وہ مسلمان کا چہرہ روشن کر دے گا اور انگوٹھی سے کافر کی ناک پر نشان لگائے گا حتیٰ کہ جب ایک جگہ کے لوگ جمع ہوں گے تو ایک دوسرے کی شناخت کر کے کہیں گے یہ مومن ہے اور یہ کافر ہے۔ (ابن ماجہ دوم کتاب الفتن دابۃ الارض ۱۸۶۶)

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ ذَهَبَ بِیْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَوْضِعٍ بِالْبَادِيَةِ قَرِيْبٌ مِّنْ مَّكَّةَ فَاِذَآ اَرْضٌ يَّابِسَةٌ

حَوْلَهَا رَمْلٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخْرُجُ الدَّآبَّةُ مِنْ هٰذَا الْمَوْضِعِ فَاِذَا فَتْرٌفِیْ شِبْرٍ قَالَ ابْنُ بُرَيْدَةَ فَحَجَجْتُ بَعْدَ ذٰلِکَ بِسِنِيْنَ فَاَرَانَا عَصاً لَهٗ فَاِذَا هُوَ بِعَصَایَ هٰذِهٖ كَذَا وَ كَذَا

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے مکہ کے قریب ایک میدان میں لے گئے جو خشک اور ریتلی زمین تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دابۃ یہاں سے نکلے گا میں نے اس جگہ کو دیکھا وہ تقریباً ایک بالشت ہوگی۔ ابن بریدہ کہتے ہیں میں نے کئی سال کے بعد حج کیا تو میرے والد نے مجھے اپنا عصا لے کر بتایا کہ دابۃ الارض کا عصا اتنا موٹا اور اتنا لمبا ہوگا۔

(ابن ماجہ دوم کتاب الفتن دابۃ الارض ۱۸۶۸)

۸۷۔ سورج کا مغرب سے نکلنا

مغرب سے آفتاب کا طلوع ہونا بھی علامات قیامت سے ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ روزانہ آفتاب بارگاہ الٰہی میں سجدہ کر کے طلوع کی اجازت چاہتا ہے۔ تب طلوع ہوتا ہے' قرب قیامت جب آفتاب حسب معمول طلوع کی اجازت چاہے گا تو اجازت نہ ملے گی بلکہ حکم ہوگا کہ واپس جا وہ واپس ہو جائے گا اور رات اس قدر طویل ہو جائے گی کہ بچے چلا اٹھیں گے مسافر تنگ دل اور مویشی چراگاہ کے لئے بے قرار ہوں گے۔ یہاں تک کہ لوگ بے چینی کی وجہ سے نالہ و زاری کریں گے اور توبہ توبہ پکاریں گے آخر تین چار رات کی مقدار دراز ہونے کے بعد اضطراب کی حالت میں مغرب سے چاند گرہن کی مانند تھوڑی روشنی کے ساتھ نکلے گا اور نصف آسمان تک آ کر لوٹ جائے گا اور جانب مغرب غروب ہوگا اس کے بعد

بدستور سابق مشرق سے طلوع کیا کرے گا۔ اس نشانی کے ظاہر ہوتے ہی توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا کافر اپنے کفر سے، گناہگار اپنے گناہوں سے توبہ کرے گا تو توبہ قبول نہ ہوگی اور اس وقت کسی کافر کا اسلام لانا معتبر نہ ہوگا۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ اَتَدْرِیْ اَیْنَ تَذْھَبُ ھٰذِہٖ قُلْتُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّھَا تَذْھَبُ حَتّٰی تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَاْذِنُ فَیُؤْذَنُ لَھَا وَیُوْشِکُ اَنْ تَسْجُدَ وَلَا تُقْبَلَ مِنْھَا وَتَسْتَاْذِنُ فَلَا یُؤْذَنُ لَھَا وَیُقَالُ لَھَا اِرْجِعِیْ مِنْ حَیْثُ جِئْتِ فَتَطْلَعُ مِنْ مَغْرِبِھَا فَذٰلِکَ قَوْلُہٗ وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ مُسْتَقَرِّلَّھَا قَالَ مُسْتَقَرُّھَا تَحْتَ الْعَرْشِ (مسلم، ترمذی جلد ۲ حدیث ۶۳)

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج کے غروب ہونے کے دوران فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے یہ کہاں جاتا ہے؟ میں نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ پھر فرمایا یہ عرش کے نیچے جا کر سجدہ بجا لاتا ہے اجازت چاہتا ہے تو اجازت عطا فرما دی جاتی ہے۔ قریب ہے کہ سجدہ بجا لائے اور قبولیت نہ ہو اجازت طلب کرے مگر نہ مل سکے اور اسے حکم دیا جائے کہ جس سمت سے آیا ہے ادھر واپس لوٹ جا۔ پس یہ مغرب سے نکلے گا جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ سورج اپنی جائے قرار کی طرف پلٹتا ہے۔ (۳۶-۳۸) فرمایا اس کے قرار کی جگہ عرش کے زیریں ہے۔

(مسلم کتاب الایمان باب بیان زمن ۳۰۹)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِھَا فَاِذَا طَلَعَتْ وَرَاٰھَا النَّاسُ اٰمَنَ مَنْ عَلَیْھَا فَذٰلِکَ حِیْنَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُھَا لَمْ تَکُنْ

اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس وقت تک قیامت قائم نہ ہو گی جب تک مغرب سے سورج نہ نکلے گا جب آفتاب کو مغرب سے طلوع ہوتے دیکھیں گے تو روئے زمین کے سب لوگ ایمان لائیں گے لیکن چونکہ وہ پہلے سے مومن نہ تھے اس لئے اب ان کا ایمان لانا کچھ فائدہ نہ دے گا۔

(ابن ماجہ دوم کتاب الفتن باب طلوع الشمس من مغربہا ۱۸۶۹)

عَنْ صَفْوَانَ ابْنُ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ قَبْلِ مَغْرِبِ الشَّمْسِ بَابًا مَّفْتُوْحًا عَرْضُہٗ سَبْعُوْنَ سَنَۃً فَلَا یَزَالُ ذٰلِکَ الْبَابُ مَفْتُوْحًا لِلتَّوْبَۃِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ نَّحْوِہٖ فَاِذَا طَلَعَتْ مِنْ نَّحْوِہٖ لَمْ یَنْفَعْ نَفْسًا اِیْمَانُھَا لَمْ تَکُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ کَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِھَا خَیْرًا.

حضرت صفوان بن عسال سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مغرب کی طرف ایک دروازہ ہے جو ہمیشہ کھلا رہتا ہے اس کا عرض ستر برس کی راہ کا ہے یہ دروازہ توبہ کے لئے ہمیشہ کھلا رہے گا جب تک سورج مغرب سے نہ نکلے اور جب سورج مغرب سے نکلے گا تو اس وقت کسی شخص کا ایمان لانا کسی کام نہ آئے گا اور نہ اس ایمان سے وہ کوئی فائدہ حاصل کرے گا۔

(ابن ماجہ جلد۲ کتاب الفتن باب طلوع الشمس مغربہا ۱۸۷۱)

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدِیْثًا لَّمْ اَنْسَہٗ بَعْدُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ الْاٰیَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِھَا وَخُرُوْجُ

الدَّآبَۃِ عَلَی النَّاسِ ضُحًی وَاَیُّھُمَا مَا کَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِھَا فَالْاُخْرٰی عَلٰی اِثْرِھَا قَرِیْبًا۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ایسی حدیث سنی ہے جس کو میں ابھی تک نہیں بھولا' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے سب سے پہلی علامت کا ظہور یہ ہے کہ سورج مغرب سے طلوع ہوگا اور چاشت کے وقت دابۃ الارض کا خروج ہوگا' ان میں سے جس کا بھی پہلے ظہور ہو تو اس کے فوراً بعد دوسری کا ظہور ہوگا۔ (مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال ۷۲۵۲)

۸۸- یاجوج ماجوج

یاجوج اور ماجوج نسل آدم سے ایک طاقتور قوم ہے جو یافث بن نوح کی اولاد سے ہے اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ قوم دنیا کے کسی پہاڑی علاقے میں آباد ہے' اور زمانہ قدیم سے پہاڑوں کے عقب میں رہ رہے ہیں یہ قوم فتنہ فساد مچاتی تھی اور دوسروں کو تنگ کرتی تھی ان کی طرف جانے کا راستہ ایک ہی تھا جو پہاڑوں کے درمیان تھا ایک بادشاہ جس کا نام ذوالقرنین تھا اس نے تانبہ پگھلا کر لوہے کے تختے جوڑ کر اس راستہ کو بند کر دیا آخری زمانے میں وہ دیوار ٹوٹ جائے گی اور یہ قوم وہاں سے نکل کر پوری دنیا میں تباہی مچا دے گی۔ اس کے بارے میں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ۔

حَتّٰی اِذَا بَلَغَ بَیْنَ السَّدَّیْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًالَّا یَکَادُوْنَ یَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ۝ قَالُوْا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ اِنَّ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَکَ خَرْجًا عَلٰٓی اَنْ تَجْعَلَ بَیْنَنَا وَبَیْنَهُمْ

سَدًّا٥قَالَ مَا مَكَّنِّیْ فِیْهِ رَبِّیْ خَیْرٌ فَاَعِیْنُوْنِیْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَهُمْ رَدْمًا٥ اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا سَاوٰى بَیْنَ الصَّدَفَیْنِ قَالَ انْفُخُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِیْۤ اُفْرِغْ عَلَیْهِ قِطْرًا ؕ٥ فَمَا اسْطَاعُوْۤا اَنْ یَّظْهَرُوْهُ وَ مَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا٥ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّیْ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّیْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَ كَانَ وَعْدُ رَبِّیْ حَقًّا ؕ

(الکہف۹۳ تا ۹۸)

یہاں تک کہ جب دو پہاڑوں کے درمیان پہنچا ان دونوں سے اس طرف ایک ایسی قوم کو پایا جو بات نہیں سمجھتی تھی انہوں نے کہا' اے ذوالقرنین! بیشک یاجوج وماجوج اس ملک میں فساد کرنے والے ہیں پھر کیا ہم آپ کے لئے کچھ محصول مقرر کر دیں اس شرط پر کہ آپ ہمارے اور ان کے درمیان ایک دیوار بنا دیں کہا جو میرے رب نے مجھے قدرت دی ہے کافی ہے' سو طاقت سے میری مدد کرو کہ میں تمہارے اور ان کے درمیان ایک مضبوط دیوار بنا دوں۔ مجھے لوہے کے تختے لا دو یہاں تک کہ جب دونوں سروں کے بیچ کو برابر کر دیا تو کہا کہ دھونکو یہاں تک کہ جب اسے آگ کر دیا تو کہا کہ تم میرے پاس تانبا لاؤ کہ اس پر ڈال دوں پھر وہ نہ اس پر چڑھ سکتے تھے اور نہ اس میں نقب لگا سکتے تھے۔ کہا یہ میرے رب کی رحمت ہے پھر جب میرے رب کا وعدہ آئے گا تو اسے ریزہ ریزہ کر دے گا اور میرے رب کا وعدہ سچا ہے۔

آخری زمانہ میں یہ کھول دیئے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

حَتّٰۤى اِذَا فُتِحَتْ یَاْجُوْجُ وَ مَاْجُوْجُ وَ هُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ٥

یہاں تک کہ جب یاجوج اور ماجوج کھول دیئے جائیں گے وہ ہر بلندی پر دوڑتے ہوئے آئیں گے۔ (پ ۱۷ انبیاء ۹۶)

ان کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چند ارشادات حسب ذیل ہیں۔

عَنْ اَبِی سَعِیْدِ ۔ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا اٰدَمُ فَیَقُوْلُ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ کُلُّہٗ فِیْ یَدَیْکَ قَالَ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ کُلِّ اَلْفٍ تِسْعَ مِائَۃٍ وَتِسْعَۃً وَتِسْعِیْنَ فَعِنْدَہٗ یَشِیْبُ الصَّغِیْرُ وَتَضَعُ کُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَھَا فَتَرَی النَّاسَ سُکٰرٰی وَمَا ھُمْ بِسُکٰرٰی وَلٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰہِ شَدِیْدٌ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاَیُّنَا ذَالِکَ الْوَاحِدُ قَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْکُمْ رَجُلاً وَمِنْ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ اَلْفٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنُوْا رُبْعَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَکَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنُوْا ثُلُثَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَکَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنُوْا نِصْفَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَکَبَّرْنَا قَالَ مَا اَنْتُمْ فِی النَّاسِ اِلَّا کَالشَّعْرَۃِ السَّوْدَاءِ فِیْ جِلْدِ ثَوْرٍ اَبْیَضَ اَوْ کَشَعْرَۃٍ بَیْضَاءَ فِیْ جِلْدِ ثَوْرٍ اَسْوَدَ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے آدم! وہ عرض کریں گے میں تیری بارگاہ میں حاضر و مستعد ہوں اور ہر خیر تیری قدرت میں ہے۔ اللہ فرمائے گا کہ جہنم کا حصہ نکالو۔ حضرت آدم علیہ السلام عرض کریں گے کہ جہنم کا حصہ کتنا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہر ایک ہزار میں سے نو سو ننانوے اس پر بچے بوڑھے بن جائیں گے اور ہر حمل والی حمل گرا دے گی پس تو لوگوں کو مدہوش جانے گا حالانکہ وہ مدہوش نہ ہوں گے مگر یہ اللہ کا عذاب شدید ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے کون ایک ہو گا۔ آپ نے فرمایا مبارک ہو۔ تم میں سے ایک اور یاجوج

ماجوج سے ہزار ہوں گے اس کے بعد فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ تم جنت والوں کا چوتھائی حصہ ہو گے اس پر ہم نے تکبیر کہی۔ پھر فرمایا مجھے امید ہے کہ تم جنت والوں کا تہائی حصہ ہو گے ہم نے تکبیر کہی۔ مزید فرمایا کہ مجھے توقع ہے کہ تم جنت والوں کا نصف ہو گے ہم نے تکبیر کہی فرمایا تم لوگوں میں اس طرح ہو گے جس طرح سفید بیل کی جلد پر کالے بال یا سیاہ بیل کی جلد پر سفید بال ہوتے ہیں۔ (بخاری مسلم)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : یُفْتَحُ الرَّدْمُ رَدْمُ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلَ هٰذِهٖ وَعَقَدَ وُهَیْبٌ تِسْعِیْنَ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیوار یاجوج وماجوج اس قدر کھول دی گئی ہے وہیب راوی نے نوے کے عدد کا دائرہ بنا کر بتایا کہ اتنا سوراخ۔ (بخاری ج ۳)

عَنْ زَیْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُنَّ اَنَّهَا قَالَتِ اسْتَیْقَظَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّوْمِ مُحْمَرًّا وَّجْهُهٗ یَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا وَیْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْیَوْمَ مِنْ رَدْمِ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَعَقَدَ سُفْیَانُ تِسْعِیْنَ اَوْ مِائَةً قِیْلَ اَنَهْلِكُ وَفِیْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبُثُ .

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو کر اٹھے تو آپ کا چہرہ مبارک سرخ تھا نیز فرما رہے تھے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور جس شر میں عرب کی تباہی ہے وہ قریب آ گیا آج کے دن یاجوج وماجوج کی فصیل میں اس قدر سوراخ پڑ گیا ہے اور سفیان راوی نے نوے اور سو کا حلقہ بنا کر بتایا آپ سے پوچھا گیا کیا ہم ہلاک

کر دیے جائیں گے اور ہم میں نیک لوگ بھی ہوں فرمایا ہاں جب خباثت کی زیادتی ہو جائے۔ (بخاری)

عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَزِعًا يَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِاِصْبَعَيْهِ الْاِبْهَامِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا قَالَتْ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَفَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ؟ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخُبْثُ .

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن پریشان سے ان کے ہاں تشریف فرما ہوئے اور لا الٰہ الا اللہ کا ورد فرما رہے تھے اور کہہ رہے تھے۔ عرب کی خرابی والاشر قریب آ گیا آپ نے اپنی انگلی اور انگوٹھے کا دائرہ بنا کر بتایا کہ اتنا سوراخ یاجوج ماجوج کی دیوار میں پڑ گیا ہے حضرت زینب نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم مر جائیں گے حالانکہ ہمارے درمیان صالح لوگ موجود ہیں آپ نے فرمایا ہاں جب غلیظ اعمال بڑھ جائیں گے۔ (بخاری) (ترمذی جلد دوم حدیث ۶۴)

عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَعِيْرِهٖ وَكَانَ كُلَّمَا اَتٰى عَلَى الرُّكْنِ اَشَارَ اِلَيْهِ وَكَبَّرَ وَقَالَتْ زَيْنَبُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُتِحَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَعَقَدَ تِسْعِيْنَ .

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر سوار ہوتے ہوئے طواف کیا اور آپ اس وقت تکبیر کہتے جب آپ رکن (حجر اسود) کے پاس آتے۔ حضرت زینب رضی

اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یاجوج ماجوج کی دیوار میں اس قدر سوراخ ہو گیا آپ نے انگشت مبارک سے نوے کی مثل دائرہ بنا کر ارشاد فرمایا کہ اس قدر۔ (بخاری)

۸۹۔ حضرت امام مہدی

قرب قیامت کے زمانہ میں حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ برحق ہوں گے ان کا نام محمد اور لقب مہدی ہو گا وہ نسباً حضرت فاطمۃ الزہرا کی اولاد سے ہوں گے اس بارے میں اختلاف ہے کہ وہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد یا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ کی اولاد سے ہوں گے اس کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ وہ باپ کی طرف سے حسنی اور ماں کی طرف سے حسینی ہوں گی۔

حضرت امام مہدی کی خلافت کا اظہار اس وقت ہو گا جب ان کی عمر ۴۰ سال ہو گی آپ کی خلافت کے بارے میں یوں کہا جاتا ہے کہ جب قیامت کی علامات صغریٰ واقع ہو چکیں گی عیسائیوں کا غلبہ ہو گا مکہ اور مدینہ کے علاوہ تمام علاقوں پر کفر کا تسلط ہو گا۔

اس وقت تمام اولیاء اللہ بالخصوص ابدال حضرات سب جگہوں سے سمٹ کر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کو ہجرت کر جائیں گے کیونکہ صرف انہی دو مقامات پر اسلام رہے گا باقی ساری دنیا کفرستان بن جائے گی۔ رمضان شریف کا مہینہ ہو گا تمام ابدال اور اولیاء خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوں گے اور اسی مجمع میں حضرت امام مہدی بھی ہوں گے۔

اولیاء کرام ان کو پہچان کر ان سے بیعت کی درخواست کریں گے اور وہ انکار کریں گے اچانک ایک غیبی آواز سب لوگ سنیں گے کہ "یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے

لہٰذا اس کی بات سنو اور اس کا حکم مانو۔" اس غیبی صدا کو سن کر سب لوگ آپ کے دست مبارک پر بیعت کریں گے۔ حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان آپ کی خلافت کا اعلان ہو جائے گا۔

عرب کے تمام مسلمان حضرت امام مہدی کی قیادت میں اکٹھے ہو جائیں گے اور ایک عظیم لشکر عیسائیوں کے مقابلہ میں شام میں جمع ہوں گے لشکر کفار کے اسی جھنڈے ہوں گے ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار سپاہ ہوں گے حضرت امام مہدیؑ مدینہ منورہ میں روضہ اطہر کی زیارت کرنے کے بعد لشکر اسلام کو لے کر ملک شام میں پہنچ جائیں گے جہاں دونوں کا مقابلہ ہو گا۔ سخت خونریز جنگ ہو گی۔ لشکر اسلام کا ایک تہائی حصہ بھاگ جائے گا ان کی موت کفر پر ہو گی ایک تہائی لشکر شہید ہو جائے گا اور باقی بچ جانے والے ایک تہائی لشکر کو چوتھے روز جا کر کفار پر فتح حاصل ہو گی لیکن اس فتح کی کسی کو خوشی نہ ہو گی کیونکہ مسلمان کا اس جنگ میں کافی نقصان ہو گا اور سو میں سے ایک مسلمان بچا ہو گا۔

فتح یابی کے بعد آپ کو جتنا عرصہ بھی حکومت کرنے کا موقعہ ملے گا آپ اس میں عدل و انصاف قائم کریں گے اور ہر لحاظ سے اسلام کا بول بالا ہو گا لوگ اسلام کی اصلی روح کو محسوس کریں گے۔ آپ بڑے سخی ہوں گے اور اللہ کی راہ میں بے پناہ سخاوت کریں گے آپ کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات مندرجہ ذیل ہیں۔

عَنْ اُمِّ سَلْمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يَقُوْلُ الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مِنْ اَوْلَادِ فَاطِمَةَ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا (امام) مہدی میری عترت اور سیدہ فاطمہ

(رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی اولاد میں سے ہوگا۔ (ابو داؤد سوم کتاب المہدی ۸۸۱)

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَذْھَبُ الدُّنْیَا حَتّٰی یَمْلِکَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ بَیْتِیْ یُوَاطِئُ اسْمُہٗ اِسْمِیْ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دنیا اس وقت تک نابود نہ ہوگی یہاں تک کہ عرب کا فرمانروا نہ ہو جو میرے اہل بیت سے تعلق رکھتا ہوگا اور جس کا نام میرے نام کے مطابق ہوگا۔ (ترمذی دوم کتاب الفتن امام مہدی ۱۱۱)

عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ وَنَظَرَ اِلٰی ابْنِہِ الْحَسَنِ وَقَالَ اِنَّ ابْنِیْ ھٰذَا سَیِّدٌ کَمَا سَمَّاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسَیَخْرُجُ مِنْ صُلْبِہٖ رَجُلٌ یُسَمّٰی بِاِسْمِ نَبِیِّکُمْ یُشْبِھُہٗ فِی الْخَلْقِ ثُمَّ ذَکَرَ قِصَّۃَ یَمْلَاءُ الْاَرْضَ عَدْلاً۔

جناب ابو اسحاق سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت حسن کی جانب دیکھ کر کہا کہ میرا یہ صاحبزادہ سردار ہے یہی نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے عطا کیا۔ عنقریب اس کی اولاد سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کا اسم تمہارے نبی کے اسم جیسا ہوگا وہ اخلاق و عادات میں آپ سے مشابہ ہوگا مگر شکل وصورت میں مشابہت نہیں رکھے گا۔ پھر اس کے بارے میں مزید بتایا کہ وہ زمین کو عدل و انصاف سے پر کر دے گا۔

(ابو داؤد کتاب المہدی ۸۸۶)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ ۔ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَھْدِیُّ مِنِّیْ اَجْلَی الْجَبْھَۃِ اَقْنَی الْاَنْفِ یَمْلَاءُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلاً

كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِيْنَ ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (امام) مہدی مجھ سے ہے وسیع پیشانی اور اونچے ناک والا ہو گا اور زمین کو عدل و انصاف کے نظام سے چمکا دے گا جب وہ ظلم وستم سے لبریز ہو گئی ہو گی سات برس فرمانروائی کرے گا۔

(ابو داؤد معلوم کتاب المہدی ۸۸۲)

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُوْنُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيْفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ هَارِبًا اِلٰى مَكَّةَ فَيَاْتِيْهِ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُوْنَهُ وَهُوَ كَارِهٌ فَيُبَايِعُوْنَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَيُبْعَثُ اِلَيْهِ بَعْثٌ مِّنَ الشَّامِ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَاِذَا رَاَى النَّاسُ ذٰلِكَ اَتَاهُ اَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُوْنَهُ ثُمَّ يَنْشَاءُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اَخْوَالُهُ كَلْبٌ فَيَبْعَثُ اِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيَظْهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ وَذٰلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ وَيُلْقِي الْاِسْلَامُ بِجِرَانِهٖ فِي الْاَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِيْنَ ثُمَّ يُتَوَفّٰى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک خلیفہ کی وفات پر اختلاف رونما ہو گا اہل مدینہ سے ایک شخص دوڑ کر مکہ میں وارد ہو گا اہل مکہ اس کے پاس آ کر اسے باہر لائیں گے حالانکہ وہ اسے ناپسند کرتا ہو گا اور حجر اسود اور مقام ابراہیم کے وسط میں اس کے ہاتھ پر بیعت کریں گے شام کی جانب سے اس کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا جسے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان مقام بیداء پر زمین میں دھنسا دیا جائے گا

جب لوگ اس بات کا مشاہدہ کریں گے تو شام کے ابدال اور عراق کے گروہ اس کے پاس آ کر اس کے ہاتھ پر بیعت کریں گے اس کے بعد قریش کا ایک شخص بنی کلب کا بھانجا اس کی طرف لشکر کشی کے لئے بھیجا جائے گا تو وہ اس لشکر کو مغلوب کر لیں گے وہ لوگوں کے درمیان معاملات کا فیصلہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق کرے گا۔ اور اسلام اپنی گردن زمین پر لگا دے گا (غالب آ جائے گا) وہ سات برس رہ کر وصال پا جائے گا لوگ اس کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔ (ابو داؤد سوم کتاب مہدی ۸۸۳)

عَنْ ثُوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْتَتَلُ عِنْدَ كَنْزِكُمْ ثَلٰثَةٌ كُلُّهُمْ بْنُ خَلِيْفَةَ ثُمَّ لَا يَصِيْرُ اِلٰى وَاحِدٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَطْلُعُ الرَّايَاتُ السُّوْدُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ فَيَقْتُلُوْنَكُمْ قَتْلاً لَّمْ يَقْتُلْهُ قَوْمٌ ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا لَّا اَحْفَظُهُ فَقَالَ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَبَايِعُوْهُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ فَاِنَّهٗ خَلِيْفَةُ اللهِ الْمَهْدِيُّ.

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے ایک خزانے کے پاس تین خلفاء کے بیٹے قتل کئے جائیں گے لیکن ان میں سے کسی کو بھی وہ خزانہ میسر نہ ہو گا اس کے بعد مشرق کی جانب سے سیاہ نشان نمودار ہوں گے وہ تمہیں ایسا قتل کریں گے کہ اس سے پہلے کسی نے نہ کیا ہو گا اس کے بعد حضور نے کچھ اور بیان فرمایا جسے میں یاد نہ رکھ سکا اس کے بعد حضور نے ارشاد فرمایا اللہ کا خلیفہ مہدی ظاہر ہو گا جب تم اسے ظاہر ہوتے دیکھو تو گھٹنوں کے بل برف پر گھسٹ کر بھی جانا ہو تو اس کی بیعت کر لینا کیونکہ وہ مہدی خدا کا خلیفہ ہو گا۔ (ابن ماجہ) (ابن ماجہ دوم باب خروج مہدی ۱۸۸۵)

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُوْنُ

فِیْ اُمَّتِیْ الْمَهْدِیُّ اَنْ قَصُرَ فَسَبْعٌ وَّاِلَّا فَتِسْعٌ فَتَنْعَمُ فِیْهِ اُمَّتِیْ نِعْمَةً لَمْ یَنْعَمُوْا مِثْلَهَا قَطُّ تُؤْتِیْ اُكُلَهَا وَلَا تَدَّخِرُ مِنْهُمْ شَیْئًا وَالْمَالُ یَوْمَئِذٍ كُدُوْسٍ فَیَقُوْمُ الرَّجُلُ فَیَقُوْلُ یَا مَهْدِیُّ اَعْطِنِیْ فَیَقُوْلُ خُذْ۔

حضرت ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت میں مہدی پیدا ہوں گے اگر وہ دنیا میں بہت کم رہے تو سات برس تک رہیں گے ورنہ نو برس ضرور رہیں گے ان کے زمانہ میں میری امت اس قدر خوش ہوگی کہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوئی تھی زمین کا ان کے زمانہ میں یہ حال ہوگا کہ جس قدر اس میں پھل پیدا کرنے کی صلاحیت ہے سب پیدا کرے گی کچھ حصہ بھی پھل کا باقی نہ رہے گا' مال کی اس قدر فراوانی ہوگی کہ ان کے سامنے ڈھیر لگا ہوگا لوگ ان سے کہیں گے مہدی ہمیں مال دو جواب دیں گے جتنا جی چاہے لے لو۔ (ابن ماجہ دوم باب خروج مہدی ۱۸۸۴)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَ فِتْیَةٌ مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ فَلَمَّا رَاٰهُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَتْ عَیْنَاهُ وَتَغَیَّرَ لَوْنُهٗ قَالَ فَقُلْتُ مَا نَزَالُ نَرٰی فِیْ وَجْهِكَ شَیْئًا نَكْرَهُهٗ فَقَالَ اِنَّا اَهْلُ بَیْتٍ اِخْتَارَ اللّٰهُ لَنَا الْاٰخِرَةَ عَلَی الدُّنْیَا وَاِنَّ اَهْلَ بَیْتِیْ سَیَلْقَوْنَ بَعْدِیْ بَلَاءً وَّتَشْرِیْدًا وَّتَطْرِیْدًا حَتّٰی یَاْتِیْ قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَعَهُمْ رَایَاتٌ سُوْدٌ فَیَسْئَلُوْنَ الْخَیْرَ فَلَا یُعْطَوْنَهٗ فَیُقَاتِلُوْنَ فَیُنْصَرُوْنَ فَیُعْطَوْنَ مَا سَاَلُوْا فَلَا یَقْبَلُوْنَهٗ حَتّٰی یَدْفَعُوْهَا اِلٰی رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ بَیْتِیْ فَیَمْلَاُهَا قِسْطًا كَمَا مَلَؤُهَا جَوْرًا فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْهُمْ فَلْیَاْتِهِمْ وَلَوْ حَبْوًا عَلَی الثَّلْجِ۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں چند ہاشمی جوان آئے انہیں دیکھ کر حضور کی آنکھیں بھر آئیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ میں ہمیشہ کوئی نہ کوئی ایسی بات ضرور دیکھتے ہیں جس سے ہمیں دکھ ہوتا ہے آپ نے فرمایا ہم وہ لوگ ہیں جنہیں خدا نے دنیا کے بدلے آخرت عطا کی ہے۔ بہت جلد ایسا وقت آنے والا ہے کہ میرے اہل بیت نہایت تکلیف اور سختی میں مبتلا ہوں گے ان پر بڑی مصیبتیں آئیں گی حتیٰ کہ مشرق اور مغرب سے کچھ لوگ آئیں گے جن کے ہمراہ سیاہ جھنڈے ہوں گے ان کا مقصد دنیا کے خزانوں پر قبضہ کرنا ہوگا لیکن لوگ ان کی راہ روکیں گے اس لئے وہ لوگوں سے جنگ کریں گے اللہ تعالیٰ انہیں فتح عنایت فرمائے گا اور جس کام کا ارادہ کریں گے وہ پورا ہوگا اس وقت یہ لوگ اپنی حکومت کو پسند نہ کریں گے بلکہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو اپنا سردار مقرر کریں گے وہ شخص زمین کو اس طرح عدل سے بھر دے گا جس طرح لوگوں نے اسے ظلم سے بھر دیا تھا لہٰذا تم میں سے جو شخص اس زمانہ کو پائے وہ ان لوگوں میں شریک ہو اگرچہ اسے گھٹنوں کے بل برف پر کیوں نہ چلنا پڑے۔

(ابن ماجہ دوم باب خروج مہدی ۱۸۸۳)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَلَاءً یُصِیْبُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃَ حَتّٰی لَا یَجِدَ الرَّجُلُ مَلْجَاءً یَلْجَاءُ اِلَیْہِ مِنَ الظُّلْمِ فَیَبْعَثُ اللّٰہُ رَجُلًا مِّنْ عِتْرَتِیْ وَاَھْلِ بَیْتِیْ فَیَمْلَاءُ بِہِ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا کَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا یَرْضٰی عَنْہُ سَاکِنُ السَّمَآءِ وَسَاکِنُ الْاَرْضِ لَا تَدَعُ السَّمَآءُ مِنْ قَطْرِھَا شَیْئًا اِلَّا صَبَّتْہُ مِدْرَارًا وَلَا تَدَعُ الْاَرْضُ مِنْ نَبَاتِھَا شَیْئًا اِلَّا اَخْرَجَتْہُ حَتّٰی یَتَمَنَّی الْاَحْیَاءُ الْاَمْوَاتَ یَعِیْشُ فِیْ ذٰلِکَ سَبْعَ سِنِیْنَ اَوْ ثَمَانَ سِنِیْنَ اَوْ تِسْعَ سِنِیْنَ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امت کو پہنچنے والی مصیبت کا ذکر فرمایا جس میں آدمی کو ظلم سے بچ کر پناہ لینے کی کوئی جگہ میسر نہ آئے گی۔ اس پر اللہ تعالیٰ میری عترت اور اہل بیت میں سے ایک شخص کو قائم فرمائے گا جو زمین کو عدل و انصاف کے قیام سے پر کر دے گا حالانکہ وہ ظلم و ستم سے لبریز ہو گئی ہو گی۔ آسمان و زمین کی مخلوق اس پر خوش ہو گی۔ آسمان اپنی بارش سے ایک قطرہ تک برسا دے گا زمین ہر قسم کی نباتات اگا دے گی حتیٰ کہ زندہ لوگ وصال شدہ لوگوں کے از سر نو زندہ کیے جانے کی خواہش کریں گے ان پر یہ حالت' سات یا آٹھ یا نو برس تک رہے گی۔

(مشکوٰۃ سوم کتاب فتن ۵۲۲۱ بحوالہ مستدرک حاکم)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ ۔ الْخُدْرِیّ عَنِ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قِصَّۃِ الْمَھْدِیّ قَالَ فَیَجِیْءُ اِلَیْہِ الرَّجُلُ فَیَقُوْلُ یَامَھْدِیُّ اَعْطِنِیْ اَعْطِنِیْ قَالَ فَیَحْثِیْ لَہٗ فِیْ ثَوْبِہٖ مَا اسْتَطَاعَ اَنْ یَّحْمِلَہٗ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کے متعلق ارشاد فرمایا کہ ایک آدمی اس کے پاس آ کر عرض کرے گا اے مہدی! مجھے عطا کیجئے' مجھے دیجئے وہ اپنے ہاتھوں سے اس کے کپڑے پر اتنا مال و زر انڈیل دے گا جس قدر وہ اٹھا سکے گا۔

(ترمذی دوم کتاب الفتن مہدی ۱۱۳)

۹۰ - دجال

دجال سے مراد ایسا انسان ہے جو قیامت سے پہلے حق کو مٹانے کے لئے جنگ و جدل اور مکر و فریب کے حربے اختیار کرے گا لیکن آخر حق ہی غالب رہے گا

دجال کا لفظ دجل سے بنا ہے جس کا مطلب دھوکہ اور جھوٹ ہے چونکہ دجال حق اور باطل کو خلط ملط کرنے کی کوشش کرے گا اس لئے اسے دجال کہا جائے گا دجال کا تعلق قوم یہود سے ہو گا۔

دجال ایک آنکھ سے کانا ہو گا اس کی پیشانی پر ک ف ر یعنی کافر لکھا ہو گا جسے ہر مسلمان آسانی سے پڑھ سکے گا وہ یہودیوں کے عظیم لشکر کے ساتھ اس زمین پر ظاہر ہو گا۔

یہ چالیس دن میں مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے سوا تمام روئے زمین کا گشت کر لے گا کیونکہ وہ اتنی تیزی کے ساتھ سفر کرے گا جیسے ہوا میں اڑتا ہوا بادل۔ اس کا فتنہ بہت ہی بڑا اور نہایت ہی شدید ہو گا ایک باغ اور ایک آگ اس کے ہمراہ ہو گی جس کا نام وہ جنت اور دوزخ رکھے گا۔ مگر جو دیکھنے میں آگ ہو گی وہ حقیقۃً آرام کی جگہ ہو گی اور جو دیکھنے میں باغ ہو گا وہ حقیقت میں آگ ہو گی۔ خدائی کا دعویٰ کرے گا مردوں کو زندہ کرے گا جو اس پر ایمان لائے گا اسے اپنی جنت میں ڈالے گا اور جو انکار کرے گا اسے اپنی جہنم میں جھونک دے گا۔ بادلوں کو حکم دے گا وہ برسنے لگیں گے زمین کو حکم دے گا تو کھیتی جم اٹھے گی۔ ویرانے میں جائے گا تو وہاں کے دفینے شہد کی مکھیوں کی طرح اس کے پیچھے ہو لیں گے غرض اس قسم کے بہت سے شعبدے دکھائے گا اور حقیقت میں یہ سب جادو کے کرشمے ہوں گے۔ یہ سب باتیں بطور آزمائش اس سے ظاہر ہوں گی اس طرح وہ دنیا پر چکر لگاتا ہوا شام سے اصفہان پہنچے گا وہاں ستر ہزار یہودی اس کے ساتھ مل جائیں گے پھر وہاں سے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ جانے کا ارادہ کرے گا مگر وہاں داخل نہ ہو سکے گا چونکہ اس وقت اللہ تعالیٰ نے مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کی حفاظت پر فرشتوں کو مقرر فرمایا ہوا ہو گا۔ اس کے بعد دجال اپنے لشکر سمیت فلسطین کی طرف چلا جائے گا

جہاں آخر کار لد کے مقام پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں جہنم رسید ہوگا۔ اس کے بارے میں احادیث مندرجہ ذیل ہیں۔

عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَتّٰى خَشِيْتُ اَنْ لَا تَعْقِلُوْا اَنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ قَصِيْرٌ اَفْحَجُ جَعْدٌ اَعْوَرُ مَطْمُوْسُ الْعَيْنِ لَيْسَتْ بِنَاتِئَةٍ وَلَا جَحْرَآءَ فَاِنْ اُلْبِسَ عَلَيْكُمْ فَاعْلَمُوْا اَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ.

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے تمہیں دجال کے بارے میں خبر دے دی ہے اور مجھے خدشہ ہے کہ تم اسے نہ سمجھ سکو۔ سنو! دجال گھٹے قد' الٹے پاؤں والا' گھنے بالوں والا' ایک آنکھ سے کانا ہے اس کی آنکھ مٹی ہوئی ہے جو کہ نہ باہر نکلی ہوئی ہے اور نہ اندر کھبی ہوئی ہے اگر تمہیں اس کے بارے میں شبہ ہو تو سمجھ لو کہ تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے۔ (ابو داؤد جلد سوم کتاب الملاحم خروج دجال ۹۱۵)

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدَّجَّالُ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَهٗ جَنَّتُهٗ وَنَارُهٗ فَنَارُهٗ جَنَّتُهٗ وَجَنَّتُهٗ نَارٌ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دجال دائیں آنکھ سے اندھا (کانا) ہے اس کے ہمراہ اس کی جنت آگ ہے اور اس کی آگ جنت ہے۔ (مسلم کتاب الفتن ذکر دجال ۲۴۳۶)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهٖ نَبِیٌّ قَوْمَهٗ اَنَّهٗ اَعْوَرُ وَاَنَّهٗ يَجِیْءُ مَعَهٗ بِمِثْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِیْ يَقُوْلُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِیَ النَّارُ وَاِنِّیْ اُنْذِرُكُمْ كَمَا اَنْذَرَ بِهٖ نُوْحٌ قَوْمَهٗ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں کانے دجال کے بارے میں ایسی خبر نہ دوں جو کسی نبی نے اپنی امت کو نہیں بتائی۔ بلا شبہ وہ کانا ہے اور اپنے ہمراہ جنت و دوزخ کی مثل اشیاء لائے گا اور تمہیں اس کی تصدیق کرنے سے ڈراتا ہوں جس طرح حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈر سنایا تھا۔ (مسلم کتاب الفتن ذکر دجال ۲۴۱ ۲)

عَنِ الْمُغِيْرَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَالَ اَحَدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الدَّجَّالُ اَكْثَرَ مِمَّا سَاَلْتُ قَالَ وَمَا يُصِيْبُكَ مِنْهُ اَنَّهُ لَا يَضُرُّكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ وَالْاَنْهَارَ قَالَ هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے مجھ سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کے بارے میں نہیں پوچھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم اس کے متعلق اتنے پریشان کیوں ہو وہ تمہیں گزند نہیں پہنچا سکتا۔ میں نے سوال کیا یا رسول اللہ! لوگوں کا بیان ہے کہ اسکے ہمراہ کھانا اور دریا ہوں گے آپ نے فرمایا وہ اللہ کے نزدیک بہت زیادہ حقیر ہے۔

(مسلم کتاب الفتن ذکر دجال ۲۴۲ ۲)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْكُمْ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيْسَ بِاَعْوَرَ وَاِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ اَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ

حضرت عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے تم سے یہ بات مخفی نہیں رکھی وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے حالانکہ دجال دائیں آنکھ سے اندھا ہے اس کی آنکھ پھولے انگور کی مثل ہے۔

(مشکوٰۃ جلد سوم کتاب الفتن ۵۲۴۴)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَہٗ الْاَعْوَرَ الْکَذَّابَ اَلَا اَنَّہٗ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّکُمْ لَیْسَ بِاَعْوَرَ مَکْتُوْبٌ بَیْنَ عَیْنَیْہِ کٓ. فٓ. رٓ.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی نبی ایسا نہیں ہوا جس نے اپنی امت کو کانے کذاب سے نہیں ڈرایا۔ یاد رکھو تمہارا رب کانا نہیں ہے اس کی دونوں آنکھوں (دجال کی) کے وسط میں ک۔ف ر۔(کافر) تحریر ہے۔

(بخاری سوم کتاب الفتن ذکر دجال ۲۰۰۲)

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْیَنْأَ مِنْہُ فَوَاللّٰہِ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَاْتِیْہِ وَھُوَ یَحْسَبُ اَنَّہٗ مُؤْمِنٌ فَیَتْبَعُہٗ مِمَّا یُبْعَثُ بِہٖ مِنَ الشُّبُھَاتِ اَوْ لِمَا یُبْعَثُ بِہٖ ھٰکَذَا قَالَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو کوئی دجال کے بارے میں خبر سنے تو اس سے دوری اختیار کرے کیونکہ اللہ کی قسم! ایک آدمی اس کے قریب آئے گا حالانکہ آنے سے قبل وہ اپنے آپ کو مومن سمجھتا ہوگا تو وہ ان شبہات کی بناء پر اس کی اطاعت کرنے لگے جن کے ساتھ وہ نکلے گا۔ یا جن شبہات میں ڈالنے کے لئے وہ کھڑا ہوا ہوگا۔ (ابو داؤد جلد سوم کتاب الملاحم خروج دجال ۹۱۴)

عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَنَّہٗ لَمْ یَکُنْ نَبِیٌّ بَعْدَ نُوْحٍ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ الدَّجَّالَ قَوْمَہٗ وَاِنِّیْ اُنْذِرُکُمُوْہُ فَوَصَفَہٗ لَنَا قَالَ لَعَلَّہٗ سَیُدْرِکُہٗ بَعْضُ مَنْ رَاٰنِیْ اَوْسَمِعَ

كَلاَمِىْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ فَكَيْفَ قُلُوْبُنَا يَوْمَئِذٍ قَالَ مِثْلُهَا يَعْنِى الْيَوْمَ اَوْخَيْرٌ.

حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ حضرت نوح علیہ السلام کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آیا مگر ہر ایک نے اپنی اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا ہے اور میں بھی تمہیں اس سے (فتنہ دجال) سے ڈراتا ہوں آپ نے ہم سے اس کی علامات بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ شاید جس نے مجھے دیکھا ہے یا میری بات کو سنا ہے اس کے زمانہ کو پالے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان دنوں ہمارے دلوں کی کیفیت کیسی ہوگی؟ آپ نے فرمایا جیسی (کیفیت) آج ہے یا اس سے بھی اچھی۔

(ترمذی دوم کتاب فتن باب دجال ۱۱۵)

عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ رُعْبُ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دجال کا رعب مدینے میں نہیں جا سکے گا اس وقت اس کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو (نگہبانی کرنے والے) ملائکہ ہوں گے۔ (بخاری سوم کتاب فتن ذکر الدجال ۱۹۹۷)

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی یہاں تک کہ قحطان سے

ایسا شخص آئے گا جو لوگوں کو اپنی چھڑی سے چلائے گا۔

(بخاری سوم کتاب الفتن باب تغیر الزمان ۱۹۹۰)

عَنْ حُذَیْفَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ یَخْرُجُ وَاِنَّ مَعَهُ مَاءً وَّنَارًا فَاَمَّا الَّذِیْ یَرَاهُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ وَاَمَّا الَّذِیْ یَرَاهُ النَّاسُ نَارًا فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ فَمَنْ اَدْرَکَ ذٰلِکَ مِنْکُمْ فَلْیَقَعْ فِی الَّذِیْ یَرَاهُ نَارًا فَاِنَّهٗ مَاءٌ عَذْبٌ طَیِّبٌ

حضرت حذیفہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلا شبہ جب دجال ظاہر ہوگا تو اس کے ہمراہ پانی اور آگ ہوگی تو لوگوں کو اس کا پانی نظر آئے گا اصل میں وہ جلا دینے والی آگ ہوگی۔ اور لوگوں کو اس کے ہمراہ آگ نظر آئے گی وہ اصل میں ٹھنڈا اور شیریں پانی ہوگا۔ تم میں سے جس کا واسطہ دجال سے پڑے وہ اس چیز میں گرے جو آگ نظر آتی ہو۔ اس لئے کہ وہ ٹھنڈا اور پاکیزہ پانی ہے۔ (مسلم کتاب الفتن ذکر الدجال ۷۲۴۹)

عَنْ عِمْرَانِ ابْنِ حُصَیْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا بَیْنَ خَلْقِ اٰدَمَ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَةِ اَمْرٌ اَکْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ

حضرت عمران بن حصین سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ آدم کی تخلیق سے لے کر قیامت کے آنے تک دجال سے بڑا کوئی واقعہ (فتنہ) نہیں ہے۔ (مسلم کتاب الفتن ذکر دجال ۷۲۶۴)

عَنْ اَنَسٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ یَهُوْدِ اِصْفَهَانَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَیْهِمُ الطَّیَالِسَةُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال کی پیروی اصفہان کے ستر ہزار یہودی کریں گے جو اپنے اوپر

طیالسی قسم کی چادریں لئے ہوں گے۔ (مسلم کتاب الفتن ذکر دجال ۷۲۶۱)

عَنْ اُمِّ شَرِیْکٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ حَتّٰی یَلْحَقُوْا بِالْجِبَالِ قَالَتْ اُمُّ شَرِیْکٍ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَیْنَ الْعَرَبُ یَوْمَئِذٍ قَالَ ھُمْ قَلِیْلٌ۔

حضرت ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال کے فتنہ سے پناہ حاصل کرنے کے لئے لوگ دوڑتے ہوئے ایک پہاڑ پر چلے جائیں گے حضرت ام شریک کہتی ہیں کہ میں نے عرض کی۔ ان ایام میں عرب لوگ کس جگہ ہوں گے آپ نے فرمایا ان کی تعداد بہت کم ہوگی۔

(مسلم کتاب الفتن ذکر دجال ۷۲۶۲)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْتِی الدَّجَّالُ وَھُوَ مُحَرَّمٌ عَلَیْہِ اَنْ یَّدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِیْنَۃِ فَیَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِیْ تَلِی الْمَدِیْنَۃَ فَیَخْرُجُ اِلَیْہِ رَجُلٌ وَّھُوَ خَیْرُ النَّاسِ اَوْمِنْ خِیَارِ النَّاسِ فَیَقُوْلُ اَشْھَدُ اَنَّکَ الدَّجَّالُ الَّذِیْ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدِیْثَہٗ فَیَقُوْلُ الدَّجَّالُ اَرَاَیْتُمْ اِنْ قَتَلْتُ ھٰذَا ثُمَّ اَحْیَیْتُہٗ ھَلْ تَشُکُّوْنَ فِی الْاَمْرِ فَیَقُوْلُوْنَ لَا فَیَقْتُلُہٗ ثُمَّ یُحْیِیْہِ فَیَقُوْلُ وَاللّٰہِ کُنْتُ فِیْکَ اَشَدَّ بَصِیْرَۃً مِّنِّی الْیَوْمَ فَیُرِیْدُ الدَّجَّالُ اَنْ یَّقْتُلَہٗ فَلَا یُسَلَّطُ عَلَیْہِ

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دجال آئے گا تو اس کے لئے مدینہ شریف کا داخلہ حرام ہوگا مگر وہ مدینہ کے نشیبی علاقہ میں ٹھہرے گا اس کی جانب لوگوں میں سے بہترین شخص جائے گا اور اسے مخاطب ہوگا کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ تو بلا شبہ دجال ہے جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا تھا۔ پس دجال لوگوں سے کہے گا

اگر میں اس آدمی کو قتل کر کے دوبارہ زندہ کر دوں تو کیا تم میرے بارے میں شک کرو گے وہ کہیں گے کہ نہیں۔ پس وہ اسے قتل کر کے دوبارہ زندہ کر دے گا مگر وہ آدمی اعلانیہ کہے گا اللہ کی قسم! مجھے اب تیرے بارے میں اورزیادہ یقین حاصل ہوا ہے۔ دجال دوبارہ اسے مارنے کی کوشش کرے گا مگر اس کا زور اس آدمی پر نہ چلے گا۔ (بخاری سوم کتاب الفتن باب ذکر دجال ۲۰۰۳)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَاْتِى الْمَسِيْحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ هِمَّتُهُ الْمَدِيْنَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ دُبُرَ اُحُدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلٰئِكَةُ وَجْهَهٗ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دجال مشرقی طرف سے مدینہ میں داخلہ کی نیت سے آئے گا اس مقصد کے لئے احد کے پیچھے آئے گا مگر ملائکہ اس کا رخ شام کی جانب الٹا دیں گے اور وہیں مار دیا جائے گا۔ (مسلم کتاب الحج باب فضائل مدینہ ۳۲۴۷)

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَهٗ رَجُلٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَيَلْقَاهُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَّالِ فَيَقُوْلُوْنَ لَهٗ اَيْنَ تَعْمِدُ فَيَقُوْلُ اَعْمِدُ اِلٰى هٰذَا الَّذِىْ خَرَجَ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَهٗ اَوَ مَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا فَيَقُوْلُ مَا بِرَبِّنَا خِفَاءٌ فَيَقُوْلُوْنَ اقْتُلُوْهُ فَيَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَلَيْسَ قَدْنَهٰكُمْ رَبُّكُمْ اَنْ تَقْتُلُوْا اَحَدًا دُوْنَهٗ فَيَنْطَلِقُوْنَ بِهٖ اِلَى الدَّجَّالِ فَاِذَا رَاٰهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ هٰذَا الدَّجَّالُ الَّذِىْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَاْمُرُ الدَّجَّالُ بِهٖ فَيُشَجُّ فَيَقُوْلُ خُذُوْهُ وَشُجُّوْهُ فَيُوْسَعُ ظَهْرُهٗ وَبَطْنُهٗ ضَرْبًا قَالَ فَيَقُوْلُ اَوَ مَا تُؤْمِنُ بِیْ قَالَ فَيَقُوْلُ اَنْتَ الْمَسِيْحُ الْكَذَّابُ قَالَ

فَيُؤْمَرُ بِهٖ وَ يُؤْشَرُ بِالْمِيْشَارِ مِنْ مَّفْرَقِهٖ حَتّٰى يُفَرِّقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ قَالَ ثُمَّ يَمْشِي الدَّجَّالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُوْلُ لَهٗ قُمْ فَيَسْتَوِيْ قَائِمًا ثُمَّ يَقُوْلُ لَهٗ اَتُؤْمِنُ بِيْ فَيَقُوْلُ مَا اَزْدَدْتُ فِيْكَ اِلَّا بَصِيْرَةً قَالَ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَا يَفْعَلُ بَعْدِيْ بِاَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ قَالَ فَيَاْخُذُهُ الدَّجَّالُ لِيَذْبَحَهٗ فَيُجْعَلُ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهٖ اِلٰى تَرْقُوَتِهٖ نُحَاسًا فَلَا يَسْتَطِيْعُ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ فَيَاْخُذُ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَيَقْذِفُ بِهٖ فَيَحْسِبُ النَّاسُ اِنَّمَا قَذَفَهٗ اِلَى النَّارِ وَاِنَّمَا اُلْقِيَ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا اَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ـ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب دجال کا ظہور ہوگا تو مسلمانوں میں سے ایک آدمی اس کی جانب بڑھے گا۔ اس کو دجال کے چیلے ملیں گے اور پوچھیں گے کہ کہاں کا ارادہ ہے؟ وہ بتائے گا میں اس کی جانب قصد کر رہا ہوں جس نے خروج کیا تو وہ اسے کہیں گے کیا تمہارا ہمارے رب پر ایمان نہیں؟ تو وہ جواب دے گا کہ ہمارا رب پوشیدہ نہیں وہ آپس میں کہیں گے کہ اسے قتل کر دیا جائے ان کے کچھ ساتھی ان سے کہیں گے کیا تمہارے رب نے اس بات سے روکا نہیں تھا کہ مجھ سے پوچھے بغیر کسی کو قتل نہ کرنا۔ تو وہ اسے دجال کے سامنے پیش کریں گے۔ جب وہ مومن بندہ اس کو دیکھے گا تو علی الاعلان کہے گا کہ لوگو! یہ وہی دجال ہے جس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔ دجال حکم دے گا اسے سیدھا لٹا دو اور اس کا سر کچل دو اسے اس زور سے ماریں گے کہ اس کی کمر اور پیٹ پھول جائے گا دوبارہ اس سے پوچھے گا کیا تو مجھ پر ایمان نہیں لاتا تو مومن آدمی کہے گا تو بہت بڑا جھوٹا ہے دجال حکم دے گا تو اس کے سر پر آرا چلایا جائے گا جو سر کو چیرتا ہوا دونوں

ٹانگوں کے وسط سے نکل جائے گا پھر دجال دونوں ٹانگوں کے درمیان چلے گا اور اسے زندہ ہونے کے لئے کہے گا تو وہ اٹھ کھڑا ہوگا دجال اس سے پوچھے گا کیا اب بھی مجھ پر ایمان نہیں لاتا وہ کہے گا کہ مجھے تیرے بارے میں اور زیادہ خبر حاصل ہوئی ہے پھر وہ فرمائے گا اے لوگو! میرے بعد اب یہ کسی دوسرے کے ساتھ یہ فعل نہیں کر سکے گا اس پر دجال اسے ذبح کرنے کیلئے دبوچ لے گا مگر اس کی گردن حلق تک تانبے جیسی کر دی جائے گی وہ کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا پس وہ اس کے ہاتھوں اور پاؤں سے پکڑ کر پھینک دے گا لوگوں کا خیال ہوگا کہ وہ دوزخ میں گیا ہے مگر وہ جنت میں پھینکا گیا ہوگا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اللہ کے نزدیک تمام انسانوں سے بڑا شہید ہے۔

(مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال ۲۲۴۶ء)

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ بَيْتِىْ فَذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ ثَلٰثَ سِنِيْنَ سَنَةٌ تُمْسِكُ السَّمَآءُ فِيْهَا ثُلُثَ قَطْرِهَا وَالْاَرْضُ ثُلُثَ نَبَاتِهَا وَالثَّانِيَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ ثُلُثَىْ قَطْرِهَا وَالْاَرْضُ ثُلُثَىْ نَبَاتِهَا وَالثَّالِثَةُ تُمْسِكُ السَّمَآءُ قَطْرَهَا كُلَّهُ وَالْاَرْضُ نَبَاتَهَا كُلَّهُ فَلَا يَبْقٰى ذَاتُ ظِلْفٍ وَلَا ذَاتُ ضِرْسٍ مِنَ الْبَهَائِمِ اِلَّا هَلَكَ وَاِنَّ مِنْ اَشَدِّ فِتْنَتِهٖ اَنَّهٗ يَأْتِى الْاَعْرَابِىَّ فَيَقُوْلُ اَرَاَيْتَ اِنْ اَحْيَيْتُ لَكَ اِبِلَكَ اَلَسْتَ تَعْلَمُ اَنِّىْ رَبُّكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَمْثُلُ لَهُ الشَّيْطَانُ نَحْوَ اِبِلِهٖ كَاَحْسَنِ مَا يَكُوْنُ ضُرُوْعًا وَاَعْظَمِهٖ اَسْنِمَةً قَالَ وَيَاْتِى الرَّجُلَ قَدْمَاتَ اَخُوْهُ وَمَاتَ اَبُوْهُ فَيَقُوْلُ اَرَاَيْتَ اِنْ اَحْيَيْتُ لَكَ اَبَاكَ وَاَخَاكَ اَلَسْتَ تَعْلَمُ اَنِّىْ رَبُّكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيُمَثِّلُ لَهُ الشَّيَاطِيْنُ نَحْوَ

وَنَحْوَ اَخِیْهِ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ رَجَعَ وَالْقَوْمُ فِیْ اِهْتِمَامٍ وَغَمٍّ مِمَّا حَدَّثَهُمْ قَالَتْ فَاَخَذَ بِلَحْمَتَیِ الْبَابِ فَقَالَ مَهْیَمْ اَسْمَاءُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ خَلَعْتَ اَفْئِدَتَنَا بِذِكْرِ الدَّجَّالِ قَالَ اِنْ یَّخْرُجَ وَاَنَا حَیٌّ فَاَنَا حَجِیْجُهٗ وَاِلَّا فَاِنَّ رَبِّیْ خَلِیْفَتِیْ عَلٰی كُلِّ مُؤْمِنٍ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ اِنَّا لَنَعْجِنُ عَجِیْنَنَا فَمَا نَخْبِزُهٗ حَتّٰی نَجُوْعَ فَكَیْفَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَئِذٍ قَالَ یُجْزِئُهُمْ مَایُجْزِئُ اَهْلَ السَّمَاءِ مِنَ التَّسْبِیْحِ وَالتَّقْدِیْسِ۔

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف لائے تو آپ نے دجال کے متعلق فرمایا کہ اس سے قبل تین برس ایسے ہیں کہ پہلے سال میں آسمان تہائی بارش نہیں برسائے گا اور زمین تہائی نباتات روک لے گی دوسرے سال آسمان دو تہائی بارش نہیں برسائے گا اور زمین دو تہائی نباتات نہیں اگائے گی۔ تیسرے سال آسمان ساری بارش روک لے گا اور زمین پر ساری نباتات نہیں اگے گی۔ تب کھروں والے اور دانتوں والے جانور نہیں بچیں گے مگر وہ سب مر جائیں گے اس کے فساد کی سب سے مکروہ بات یہ ہو گی کہ وہ ایک اعرابی کے پاس آ کر کہے گا کہ اگر میں تیرے اونٹوں میں دوبارہ زندگی لوٹا دوں تو کیا مجھے رب مان لے گا؟ اعرابی کہے گا کیوں نہیں تو شیطان اس کے اونٹوں کی صورت میں آ جائیں گے جس طرح ان کے تھن تھے ان سے بھی خوبصورت' بڑے کوہان کے ساتھ پھر آپ نے فرمایا ایک شخص اس کی طرف آئے گا۔ جس کا بھائی اور والد فوت ہو گیا ہو گا تو وہ دجال اس سے کہے گا اگر میں تیرے بھائی اور والد کو زندہ کر دوں تو مجھے خدا مان لے گا وہ آدمی کہے گا ضرور مان لوں گا اس پر شیطان اس کے مرے ہوئے باپ اور بھائی کے بھیس میں بدل

جائیں گے راویہ فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کام کی غرض سے گئے پھر جب واپس آئے تو لوگوں کو دجال کی باتیں سننے کے باعث غم و اندوہ میں پایا۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے کے دونوں بازو پکڑ کر دریافت فرمایا: اسماء کیا بات ہے؟ تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! دجال کے ذکر نے ہمارے دلوں کو نکال دیا آپ نے ارشاد فرمایا دل کیونکر نکل سکتے ہیں حالانکہ میں خود حیات ہوں اور اس سے لڑنے والا ہوں اور میرے بعد میرا پروردگار ہر صاحب ایمان کی حفاظت فرمائے گا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آٹا گوندھ کر روٹیاں پکاتے ہیں تو ہمیں بھوک لگ جاتی ہے تو اس وقت مسلمانوں کا حال کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا وہی پروردگار ان کا کفیل ہوگا جو اہل آسمان کی کفالت بذریعہ تسبیح و تقدیس فرماتا ہے۔

(مشکوۃ کتاب الفتن باب العلامات بین یدی الساعۃ حدیث ۵۲۵۵ بحوالہ احمد)

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ مُنَادِیَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِی الصَّلٰوةَ جَامِعَةً فَخَرَجْتُ اِلَی الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَهٗ جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَکُ فَقَالَ لِيَلْزَمْ كُلُّ اِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ قَالُوْا اللّٰہُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنِّی وَاللّٰہِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَّلَا لِرَهْبَةٍ وَلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِاَنَّ تَمِيْمَانِ الدَّارِیَّ كَانَ رَجُلاً نَصْرَانِيًّا فَجَآءَ وَاَسْلَمَ وَحَدَّثَنِیْ حَدِيْثًا وَافَقَ الَّذِیْ كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ بِهٖ عَنِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِیْ اَنَّهٗ رَكِبَ فِیْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلٰثِيْنَ رَجُلاً مِّنْ لَخْمٍ وَجُذَامٍ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِی الْبَحْرِ فَارْفَاءُوْا اِلٰی جَزِيْرَةٍ حِيْنَ تَغْرُبَ

الشَّمْسُ فَجَلَسُوْا فِيْ اَقْرَبِ السَّفِيْنَةِ فَدَخَلُوْا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ اَهْلَبُ كَثِيْرُا الشَّعْرِ لَا يَدْرُوْنَ مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ قَالُوْا وَيْلَكَ مَا اَنْتِ قَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَبَةُ اِنْطَلِقُوْا اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فِى الدَّيْرِ فَاِنَّهٗ اِلٰى خَبرِكُمْ بِالْاَشْوَاقِ قَالَ لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلاً فَرِقْنَا مِنْهَا اَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتّٰى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَاِذَا فِيْهِ اَعْظَمُ اِنْسَانٍ مَا رَاَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَّاَشَدُّهٗ وَثَاقاً مَجْمُوْعَةً يَدَهٗ اِلٰى عُنُقِهٖ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيْدِ قُلْنَا وَيْلَكَ مَا اَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلٰى خَبْرِىْ فَاَخْبِرُوْنِىْ مَا اَنْتُمْ قَالُوْا نَحْنُ اُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِىْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَلَعِبَ بِنَا الْبَحْرُ شَهْرًا فَدَخَلْنَا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتنا دَآبَّةٌ اَهْلَبُ فَقَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ اِعْمِدُوْا اِلٰى هٰذَا فِى الدَّيْرِ فَاَقْبَلْنَا اِلَيْكَ سِرَاعًا فَقَالَ اَخْبِرُوْنِىْ عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ هَلْ تُثْمِرُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنَّهَا تُوْشِكُ اَنْ لَا تُثْمِرُقَالَ اَخْبِرُوْنِىْ عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبْرِيَّةَ هَلْ فِيْهَا مَاءٌ قُلْنَا هِىَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ قَالَ اِنَّ مَاءَ هَا يُوْشِكُ اَنْ يَّذْهَبَ قَالَ اَخْبِرُوْنِىْ عَنْ عَيْنِ زُغَرهَلْ فِى الْعَيْنِ مَاءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ اَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ قُلْنَا نَعَمْ هِىَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ وَاَهْلُهَا يَزْرَعُوْنَ مِنْ مَاءِ هَا قَالَ اَخْبِرُوْنِىْ عَنْ نَبِىِّ الْاُمِّيِّيْنَ مَا فَعَلَ قُلْنَا قَدْخَرَجَ مِنْ مَّكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ اَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ وَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّهٗ قَدْ ظَهَرَ عَلٰى مَنْ يَلِيْهِ مِنَ الْعَرَبِ وَاَطَاعُوْهُ قَالَ اَمَا اِنَّ ذَالِكَ خَيْرٌ لَّهُمْ اَنْ يُّطِيْعُوْهُ وَاِنِّىْ مُخْبِرُكُمْ عَنِّىْ اَنَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ وَاِنِّىْ يُوْشِكُ اَنْ يُّؤْذَنَ لِىْ فِى الْخُرُوْجِ فَاَخْرُجُ فَاَسِيْرُ فِىْ

الْاَرْضِ فَلَا اَدَعُ قَرْيَةً اِلَّا هَبَطْتُهَا فِیْ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً غَیْرَ مَکَّةَ وَطَیْبَةَ هُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَیَّ کِلْتَا هُمَا کُلَّمَا اَرَدْتُ اَنْ اَدْخُلَ وَاحِدًا مِنْهُمَا اِسْتَقْبَلَنِیْ مَلَکٌ بِیَدِهِ السَّیْفُ صَلْتًا یَصُدُّنِیْ عَنْهَا وَاِنَّ عَلٰی کُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَآئِکَةً یَحْرُسُوْنَهَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَنَ بِمَخْصَرَتِهٖ فِی الْمِنْبَرِ هٰذِهٖ طَیْبَةُ هٰذِهٖ طَیْبَةُ هٰذِهٖ طَیْبَةُ یَعْنِی الْمَدِیْنَةَ اَلَا هَلْ کُنْتُ حَدَّثْتُکُمْ فَقَالَ النَّاسَ نَعَمْ اِلَّا اَنَّهٗ فِیْ بَحْرِ الشَّامِ اَوْبَحْرِ الْیَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَاَوْمَأَ بِیَدِهٖ اِلَی الْمَشْرِقِ –

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی کو الصلوٰۃ جامعۃ کی ندا کرتے ہوئے سنا تو میں مسجد کی جانب گئی اور میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نماز ادا کی۔ پھر جب آپ نے نماز پوری کر لی تو آپ مسکراتے ہوئے منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا ہر شخص اپنی جگہ پر مقیم رہے پھر دریافت فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ تمہیں کس لئے جمع کیا گیا؟ صحابہ کرام نے عرض کی اللہ و اس کا رسول بہتر جاننے والے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا تمہیں ترغیب و ڈر سنانے کیلئے جمع نہیں کیا بلکہ اس واسطے اکٹھا کیا ہے کہ تمیم داری جس نے اسلام قبول کر لیا ہے اس نے مجھے ایک چیز کے متعلق بتایا ہے جو میں تمہیں دجال کے بارے میں بتایا کرتا ہوں اس نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ بنی لخم اور بنی جذام کے تیس آدمیوں کے ہمراہ سمندر میں کشتی پر سوار ہوا اور وہ ایک ماہ تک سمندر کی لہروں سے کھیلتے رہے اور ایک دن ایک جزیرے پر اترے پھر وہ چھوٹی کشتی پر سوار ہو کر جزیرے کے اندر گئے جہاں انہیں گھنے بالوں والا موٹا جانور ملا۔ بالوں کی زیادتی کی بناء پر اس کے اگلے اور پچھلے

حصے میں پہچان مشکل تھی۔ وہ بولے تو ہلاک ہو' تم کون ہو؟ اس نے کہا میں جاسوس ہوں۔تم کلیسہ میں اس شخص کے پاس جاؤ جو تمہارا منتظر ہے جب اس نے آدمی کا نام لیا تو ہم پریشان ہو گئے کہ مبادا یہ شیطان نہ ہو ہم سرعت سے چلے اور کلیسا کے اندر گئے اور وہاں ایک بڑا سا آدمی دیکھا اس جیسا ہم نے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ وہ بہت کس کر بندھا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ گردن کے ساتھ تھے۔ گھٹنوں سے ٹخنوں تک زنجیروں میں بندھا ہوا تھا۔ ہم نے کہا تیرا ناس ہو تو کون ہے؟ اس نے کہا میرے بارے میں تمہیں کچھ احساس تو حاصل ہو گیا ہو گا مگر پہلے تم بتاؤ کہ تم کون ہو۔ ہم نے کہا کہ ہم عرب کے باشندے ہیں ہم سمندر میں کشتی پر سوار ہوئے اور ماہ بھر لہریں ہمارے ساتھ اٹھکیلیاں کرتی رہیں ہم جزیرے میں آئے اور ہمیں ایک موٹا سا جانور ملا وہ بولی کہ میں جاسوسہ ہوں' تم اس کلیسا کے اندر جاؤ' ہم جلدی سے تیری طرف آ گئے اس نے پوچھا کہ مجھے بیسان کے گلشن کے متعلق بتاؤ کیا اس میں پھل لگتا ہے ہم نے جواب دیا ہاں اس نے کہا کہ جلد ہی پھل دینا بند کر دے گا پھر اس نے کہا کہ مجھے بحیرہ طبریہ کے بارے میں خبر دو کیا اس میں پانی موجود ہے؟ ہم نے جواب دیا اس میں کافی پانی ہے اس نے کہا قریب ہی اس کا پانی ختم ہو جائے گا اس نے پوچھا مجھے عین زغر کے بارے میں خبر دو کیا اس چشمے میں پانی موجود ہے اور کیا اس کے مالک اس کے پانی سے کھیتی کو سیراب کرتے ہیں میں نے کہا ضرور' اس نے پوچھا مجھے ان پڑھوں کے نبی کے بارے میں خبر دو اس نے کیا کیا؟ ہم نے کہا وہ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ میں تشریف لا چکے ہیں۔ اس نے پوچھا کیا عرب ان سے جھگڑے' ہم نے جواب دیا ہاں۔ اس نے پوچھا ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ ہم نے کہا وہ قرب و جوار کے عرب پر فاتح ہوئے اور وہ لوگ ان کے مطیع ہیں۔ اس نے کہا ان کی اسی میں بھلائی ہے کہ وہ ان کی اطاعت

کریں اور اب میں تمہیں اپنے بارے میں بتاتا ہوں کہ میں ہی دجال ہوں قریب ہی میں مجھے نکلنے کی اجازت ہو گی اور میں زمین میں گھوموں پھروں گا اور زمین میں کوئی بھی ایسی بستی نہیں ہو گی جس میں، میں چالیس دنوں کے اندر نہ جاؤں۔ صرف مکہ مکرمہ اور مدینہ کے علاوہ کہ وہ دونوں میرے داخلے کیلئے حرام ہیں جب میں ان میں سے کسی کے اندر داخل ہونے کی کوشش کروں گا تو مجھے فرشتہ ملے گا جو ہاتھ میں تلوار تھامے ہو گا جس کے ذریعے سے وہ مجھے روکے گا اور ان کے ہر راستے پر فرشتے معمور ہوں گے راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا عصا مبارک منبر شریف پر مار کر فرمایا یہ مدینہ طیبہ ہے آپ نے فرمایا کیا میں نے تمہیں اس کے متعلق خبر نہ دی تھی صحابہ نے عرض کی ہاں وہ بحر شام یا بحر یمن میں نہیں بلکہ مشرق کی طرف ہے اور ہاتھ مبارک سے مشرق کی سمت میں اشارہ فرمایا۔

(شرح صحیح مسلم ۷ کتاب الفتن باب قصہ الجساسہ ۷۲۵۵)

۹۱ ۔ نزولِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

علامات قیامت میں سے ایک علامت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کی ہے کہا جاتا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ملک شام کے شہر دمشق میں آسمانوں کی طرف سے نازل ہوں گے۔ یہ دور بڑا افراتفری اور فتنہ و فساد کا ہو گا۔ دجال وہاں پر پہنچ کر مسلمانوں کو ختم کرنے کی تیاری میں لگا ہو گا۔ اسی اثناء میں حضرت امام مہدی دمشق پہنچ جائیں گے اور دجال سے لڑنے کے لئے تیاری کر رہے ہوں گے۔ عین نماز کا وقت آ جائے گا لوگ دمشق کی جامع مسجد میں نماز پڑھ کر فارغ ہو چکے ہوں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی مینار پر آسمان کی طرف سے دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے

نازل ہو جائیں گے اس کے بعد مینار پر سیڑھی لگائی جائے گی۔ جس کے ذریعہ سے وہ مسجد میں آ جائیں گے اور اس وقت کے بعد مسلمانوں کی جمعیت کے ساتھ دجال سے پوری طرح لڑیں گے اور اسے شکست دیں گے۔

اَنَّ اَبَاھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْکُمْ وَاِمَامُکُمْ مِنْکُمْ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری اس وقت کیا کیفیت ہو گی؟ جب تم میں ابن مریم اتریں گے جب کہ تمہارا امام تم میں سے ہو گا۔ (بخاری جلد دوم کتاب الانبیاء ۶۶۹)

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍ وقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْزِلُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اِلَی الْاَرْضِ فَیَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ وَیَمْکُثُ خَمْسًا وَاَرْبَعِیْنَ سَنَۃً ثُمَّ یَمُوْتُ فَیُدْفَنُ مَعِیَ فِیْ قَبْرِیْ فَاَقُوْمُ اَنَا وَعِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ فِیْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ بَیْنَ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' حضرت عیسٰی ابن مریم زمین پر اتریں گے۔ پھر شادی کریں گے ان کی اولاد ہو گی اور پینتالیس برس گزار کر وفات پائیں گے وہ میری قبر کے ساتھ دفن کئے جائیں گے پس میں اور عیسٰی ابن مریم دونوں قبر سے ابوبکر اور عمر کے درمیان سے اٹھیں گے۔ (مشکوٰۃ سوم کتاب الفتن ۵۲۷ بحوالہ الوفاء)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَیُوْشِکَنَّ اَنْ یَّنْزِلَ فِیْکُمْ اِبْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَدْلًا فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعُ الْجِزْیَۃَ وَیُفِیْضُ الْمَالَ حَتّٰی لَایَقْبَلَہٗ اَحَدٌ حَتّٰی تَکُوْنَ السَّجْدَۃُ الْوَاحِدَۃُ خَیْرًا مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْھُرَیْرَۃَ

فَاقْرَءُ وَاِنْ شِئْتُمْ وَاِنْ مِنْ اَهْلِ الْکِتَابِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ الْاٰیَۃِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس ذات کریمہ کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم میں قریب ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام عادل حکمران کے طور پر نازل ہوں گے وہ صلیب کو توڑ دیں گے' خنزیر کو مار ڈالیں گے جزیہ ختم کر دیں گے اور بے پناہ مال بانٹیں گے حتیٰ کہ اسے قبول کرنے والا کوئی نہ ہو گا۔ اس وقت ایک سجدہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب سے بہتر خیال کیا جائے گا۔ اس کے بعد حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ اگر مرضی ہو تو یہ آیت پڑھ لو اور اہل کتاب میں سے کوئی ایسا نہیں جو نہ ایمان لائے اس کی وفات سے قبل (۱۵۹:۴)

(بخاری دوم کتاب الانبیاء حضرت عیسیٰ ۲۶۸)

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَۃٌ مِّنْ اُمَّتِیْ یُقَاتِلُوْنَ عَلَی الْحَقِّ ظَاھِرِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ قَالَ فَیَنْزِلُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ فَیَقُوْلُ اَمِیْرُھُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَیَقُوْلُ لَاِنَّ اِنَّ بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ اُمَرَآءُ تَکْرِمَۃَ اللّٰہِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃَ ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے ایک جماعت غالب طور پر قیامت تک حق کیلئے لڑتی رہے گی پھر جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے تو ان کا امیر کہے گا آیئے آپ نماز پڑھائیں وہ کہیں گے نہیں' بلکہ تم آپس میں ایک دوسرے کے امام ہو۔ یہ عزت اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عطا کی ہے۔

(مسلم کتاب الایمان باب نزول عیسیٰ ۳۰۳)

عَنْ عَبْدِاللهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَیْتُنِیْ اللَّیْلَةَ عِنْدَ الْکَعْبَةِ فَرَاَیْتُ رَجُلاً اٰدَمَ کَاَحْسَنَ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ لَهٗ لِمَّةٌ کَاَحْسَنِ مَاَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِیَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّکِئًا عَلٰی عَوَاتِقِ رَجُلَیْنِ یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ قَالَ ثُمَّ اِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قِطَطٍ اَعْوَرِ الْعَیْنِ الْیُمْنٰی کَاَنَّ عَیْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِیَةٌ کَاَشْبَهَ مَنْ رَاَیْتُ مِنَ النَّاسِ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا یَدَیْهِ عَلٰی مَنْکَبَیْ رَجُلَیْنِ یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ فَسَأَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا الْمَسِیْحُ الدَّجَّالُ –

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے آج رات بیت اللہ کے پاس ایک گندمی رنگ کا خوبرو آدمی دیکھا ایسا خوبصورت آدمی کسی نے گندمی رنگ میں کبھی نہ دیکھا ہو۔ اس کے بال اتنے خوبصورت تابدوش تھے کہ جتنے کسی نے خوبصورت تابدوش بال ملاحظہ کئے ہوں۔ ان میں کنگھی کی گئی تھی اور ان سے پانی کے قطرات ٹپک رہے تھے۔ دو افراد کے کندھوں کا سہارا لئے کعبہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ کون ہے؟ جواب ملا کہ یہ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام ہیں۔ تب میں نے گھنگھریالے بالوں کے ساتھ ایک کانے شخص کا مشاہدہ کیا جس کی آنکھ پھولے ہوئے انگور کی مانند تھی جن کو میں نے دیکھا ہے وہ ان میں سے ابن قطن سے مشابہ ہے جس نے دو افراد کے کندھوں کو تھام کر طواف کیا میں نے دریافت کیا یہ کون ہے؟ کہا یہ دجال ہے۔ (بخاری دوم کتاب الانبیاء ذکر عیسیٰ ۶۶۰)

عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سِمْعَانَ قَالَ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنْ یَّخْرُجْ وَاَنَا فِیْکُمْ فَاَنَا حَجِیْجُهٗ دُوْنَکُمْ وَاِنْ

يَّخرُجُ وَلَسْتُ فِيكُم فامرءٌ حَجِيجُ نَفسِهٖ وَاللّٰهُ خَلِيفَتِي عَلٰى كُلِّ مُسلِمٍ اَنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَينُهُ طَافِيَةٌ كَاَنِّي اُشَبِّهُهُ بِعَبدِ الْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ اَدرَكَهُ مِنكُم فَلْيَقرَاءُ عَلَيهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهفِ وَفِي رِوَايَةٍ فَلْيَقرَاءُ عَلَيهِ بِفَوَاتِحِ سُورَةِ الْكَهفِ فَاِنَّهَا جِوَارُكُم مِّنْ فِتْنَتِهٖ اِنَّهُ خَارِجٌ خُلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَّعَاثَ شِمَالاً يَا عِبَادَاللّٰهِ فَاثْبُتُوا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا لَبْثُهُ فِي الْاَرْضِ قَالَ اَرْبَعُونَ يَومًا يَومٌ كَسَنَةٍ وَيَومٌ كَشَهرٍ وَيَومٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ اَيَّامِهٖ كَاَيَّامِكُم قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ الْيَومُ الَّذِي كَسَنَةٍ اَتَكْفِينَا فِيهِ صَلٰوةُ يَومٍ قَالَ لَا اُقْدُرُوا لَهُ قَدرَهُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا اِسْرَاعُهُ فِي الْاَرْضِ قَالَ كَالْغَيثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ فَيَاْتِي عَلَى الْقَومِ فَيَدْعُوهُم فَيُؤْمِنُونَ بِهٖ فَيَاْمُرُالسَّمَاءَ فَتُمْطِرُوا الْاَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوحُ عَلَيهِم سَارِحَتُهُم اَطْوَلَ مَاكَانَتْ ذُرًى وَاَسْبَغَهُ ضُرُوعًا وَاَمَدَّهُ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَاْتِي الْقَومَ فَيَدْعُوهُم فَيَرُدُّونَ عَلَيهِ قَولَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُم فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ لَيسَ بِاَيدِيهِم شَيْءٌ مِّنْ اَمْوَالِهِم وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا اَخْرِجِي كُنُوزَكَ فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَا سِيبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُوا رَجُلاً مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيفِ فَيَقْطَعُهُ جِزْلَتَينِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَريَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُوذَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيهِ عَلٰى اَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ اِذَا طَاطَاَ رَاْسَهُ قَطَرَ وَاِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ مِثْلُ جُمَانٍ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ مِنْ رِيحِ

نَفْسِهٖ اِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهٗ يَنْتَهِيْ حَيْثُ يَنْتَهِيْ طَرْفُهٗ فَيَطْلُبُهٗ حَتّٰى يُدْرِكَهٗ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهٗ ثُمَّ يَاْتِيْ عِيْسٰى قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوْهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذَا وَحَى اللّٰهُ اِلٰى عِيْسٰى اِنِّيْ قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِيْ لَايَدَانِ لِاَحَدٍ لِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِيْ اِلَى الطُّوْرِ وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ فَيَمُرُّ اَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُوْنَ مَا فِيْهَا وَيَمُرُّ اٰخِرُهُمْ فَيَقُوْلُ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَآءٌ ثُمَّ يَسِيْرُوْنَ حَتّٰى يَنْتَهُوْا اِلٰى جَبَلِ الْخَمَرِ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْاَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَآءِ فَيَرْمُوْنَ بِنُشَّابِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوْبَةً دَمًا وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى تَكُوْنَ رَاْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِهِمْ خَيْرًا مِّنْ مِائَةِ دِيْنَارٍ لِاَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ وَعِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِيْ رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ اِلَى الْاَرْضِ فَلَا يَجِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا مَلَاَهٗ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ اِلَى اللّٰهِ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ طَيْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ وَيَسْتَوْقِدُ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ قِسِيِّهِمْ وَنُشَّابِهِمْ وَجِعَابِهِمْ سَبْعَ سِنِيْنَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا لَّا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْاَرْضَ حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْاَرْضِ اَنْبِتِيْ ثَمْرَتَكِ وَرُدِّيْ بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَاْكُلُ

اَلْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّوْنَ بِقَحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتّٰى اِنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْاِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةُ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيْلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةُ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتَاْخُذُهُمْ تَحْتَ اٰبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوْحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَّكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقٰى شِرَارُالنَّاسِ يَتَهَارَجُوْنَ فِيْهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ۔

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا اگر وہ میرے تمہارے درمیان ہوتے ہوئے نکلے تو میں تمہاری طرف سے اس کے ساتھ نمٹ لوں گا اور اگر وہ اس وقت نکلے کہ میں تم میں موجود نہ ہوں تو ہر آدمی اپنی جانب سے دلیل قائم کرے اور اللہ میری طرف سے ہر مسلمان کی حفاظت فرمائے گا وہ گھنگریالے بالوں والا اور پھولی آنکھ والا نوجوان ہے اس کو میں عبدالعزیٰ بن قطن سے تشبیہ دیتا ہوں۔ جو تم میں سے اس سے ملے تو اس کے سامنے سورۂ کہف کی ابتدائی آیات تلاوت کرے اور دوسری روایت میں ہے کہ سورۂ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے کہ یہ اس کے شر سے تمہارا تحفظ ہے۔ وہ شام وعراق کے وسطی راہ سے ظاہر ہوگا اور دائیں بائیں ہر جانب شر برپا کرے گا اللہ کے بندو! ایمان پر ثابت رہنا میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی کہ وہ زمین پر کتنا عرصہ رہے گا آپ نے فرمایا چالیس یوم جن میں سے پہلا دن برس کے برابر، دوسرا مہینے کے برابر، تیسرا دن ہفتے کے برابر بقیہ ایام تمہارے دنوں کی طرح ہوں گے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ دن جو سال کے برابر ہوگا کیا اس میں ہمارے لئے ایک دن کی نمازیں کفایت کریں گی؟ آپ

نے فرمایا نہیں بلکہ وقت کا پوری احتیاط سے تعین کر کے نماز ادا کی جائے کیا جائے۔
ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! زمین میں اس کی تیزی کا عالم کیا ہوگا؟ فرمایا تیز بادلوں کی طرح جس کو ہوا دھکیل رہی ہو۔ پس وہ ایک قوم کے پاس جا کر انہیں اپنے شر کی دعوت دے گا وہ اس پر ایمان لے آئے گی۔ وہ آسمان کو حکم دے گا تو وہ بارش برسا دے گا اور زمین اس کے حکم سے سبزہ اگا دے گی۔ شام کے وقت ان کے جانور آئیں گے تو ان کی کوہان اونچی اور تھن دودھ سے لبریز ہوں گے پھر وہ دوسری قوم کے پاس جائے گا اور اس کو ترغیب دے گا وہ انکار کر دے گی وہ ان کے ہاں سے نکل جائے گا مگر اگلی صبح کو وہ قحط سے نڈھال ہوں گے ان کے مال میں سے ان کے پاس کچھ بھی نہ رہے گا۔ دجال بنجر جگہ سے گزرے گا تو اسے حکم دے گا کہ اپنے خزانے باہر نکال! تو اس کے خزانے اس طرح اس کے پیچھے لگ جائیں گے جس طرح کہ شہد کی مکھیاں ہوں پھر وہ ایک پرشباب شخص سے ملے گا اسے بلا کر اس کے تیر سے دو ٹکڑے کر کے تیر کی مسافت تک پھینک دے گا وہ ابھی اسی حالت میں ہو گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے پروں پر رکھے ہوئے دو زعفرانی کپڑے پہنے ہوئے دمشق کے مشرق میں سفید مینارے پر نازل ہوں گے۔ وہ اپنا قطروں سے ٹپکتا ہوا سر جھکائے ہوئے ہوں گے جب سر اوپر اٹھائیں گے تو موتیوں کی مانند قطرے گریں گے۔ جس کافر کو ان کی خوشبو پہنچے گی وہ ہلاک ہو جائے گا۔ ان کی خوشبو نگاہ کی وسعت تک پھیل جائے گی وہ دجال کو ڈھونڈیں گے حتیٰ کہ اسے باب لد کے قریب پا کر ہلاک کر دیں گے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس وہ تمام لوگ آئیں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے دجال کے فتنہ سے محفوظ کیا ہوگا وہ ان کے چہرے شفاف کریں گے اور ان کے جنت کے درجات سے انہیں آگاہ کریں گے اسی وقت اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ

علیہ السلام کی جانب وحی فرمائے گا کہ میں نے جو اپنے بندے بچائے ہیں ان میں سے کسی میں لڑنے کی قوت نہیں۔ پس میرے بندوں کو کوہ طور پر لے جائیں۔ اسی دوران قوم یاجوج ماجوج کو اللہ تعالیٰ خارج کر دے گا وہ زمین کے ہر بلند و بالا خطے سے بھاگتے ہوئے آئیں گے ان کا اگلا گروہ بحیرہ طبریہ کے پاس سے گزرے گا تو اس کا تمام پانی پی جائے گا اور جب آخری جماعت وہاں آئے گی تو کہے گی یہاں کبھی پانی ہوتا ہوگا۔ پھر چلتے ہوئے جبل قمر تک پہنچ جائیں گے جو بیت المقدس کا ایک پہاڑ ہے تو بھڑک ماریں گے کہ ہم نے اہل زمین کو ہلاک کر دیا اب آیئے آسمان والوں کو بھی ہلاک کر دیں۔ پھر وہ آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے اللہ تعالیٰ ان کے تیروں کو خون آلود کر کے لٹائے گا اللہ کا نبی اور ان کے ہمراہی برابر اسی حصار میں ہوں گے۔ حتیٰ کہ ان کے نزدیک بیل کی سری ایک سو دینار سے بھی بہتر ہوگی۔ تمہارے اس وقت کے لحاظ سے پس اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ اور ان کے ساتھی اللہ سے دعا کریں گے جس سے اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں (یاجوج ماجوج قوم کی) میں ایک کیڑا پیدا کر دے گا اس کے ذریعے وہ تمام ایک شخص کی طرح ہلاک ہو جائیں گے جب حضرت عیسیٰ اور ان کے ساتھی زمین کی طرف آئیں گے تو زمین پر ان کی چربی اور بدبو سے ایک بالشت جگہ بھی خالی نہ پائیں گے اس پر حضرت عیسیٰ اور ان کے ساتھی اللہ کے حضور دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ بختی اونٹوں کی طرح کی گردنوں والے پرندے بھیجے گا جو انہیں اٹھا کر اس جگہ پھینک دیں گے جہاں اللہ تعالیٰ چاہے گا جبکہ مسلمان ان کی کمانوں، تیروں اور ترکشوں سے سات سال تک آگ جلانے کا کام لیں گے پھر اللہ تعالیٰ بارش برسائے گا جس سے مٹی کا گھر اور اون کا خیمہ تک دھو دیا جائے گا حتیٰ کہ زمین شیشے کی مانند صاف ہو جائے گی۔ پھر زمین کو کہا جائے گا کہ اپنے پھل اگا اور اپنی

برکت پھیر دے تو اس وقت ایک انار کو پوری قوم کھائے گی اور اس کے چھلکے سے سائے کا کام لیا جائے گا اور دودھ میں برکت رکھ دی جائے گی حتیٰ کہ ایک اونٹنی پورے گروہ کے لئے کافی ہوگی اور گائے پورے قبیلے اور بکری پورے گھر کے لئے کافی ہوگی۔ وہ اسی حالت میں ہوں گے کہ اللہ کی طرف سے ایک مہک دار ہوا بھیجی جائے گی جو ان کو بغلوں کے نیچے سے لگے گی جو ہر مومن اور مسلمان کی روح قبض کر لے گی فقط مفسد لوگ باقی رہیں گے جو گدھوں کی طرح اختلاط کریں گے اور ان پر قیامت برپا کر دی جائے گی۔ (مسلم کتاب الفتن ذکر الدجال ۲۴۲ ۷)

۹۲ - آغازِ قیامت

قیامت کی ابتداء نفخ صور سے ہوگی جب اللہ تعالیٰ اس دنیا کو ختم کرنے کی ابتدا کرے گا تو صور پھونکا جائے گا ایک نرسنگے میں اللہ کے حکم سے حضرت اسرائیل علیہ السلام پھونک لگائیں گے جس سے ایک آواز پیدا ہوگی جو آہستہ آہستہ بلند ہوتی جائے گی جب وہ آواز لوگوں کے کانوں میں پڑے گی تو لوگ بے ہوش ہو کر گر جائیں گے اور مرنا شروع ہو جائیں گے۔ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قَوْلُهُ الْحَقُّ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝ (پ ۷ انعام ۷۳)

اس کا قول حق ہے جس دن صور پھونکا جائے گا تو اسی کی حکومت ہوگی غیب اور ظاہر کو جاننے والا ہے اور وہی حکمت والا خبر والا ہے۔

وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ۝ (پ ۱۵ کہف ۹۹)

اور اس دن ہم چھوڑ دیں گے ان میں سے بعض دوسروں پر حملہ کریں گے اور

صور پھونکا جائے گا ہم سب کو جمع کریں گے۔

یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِیْنَ یَوْمَئِذٍ زُرْقًا ۝

(پ ۱۶ طہٰ ۱۰۲)

جس دن صور پھونکا جائے گا اور ہم مجرموں کو اس دن ایسی حالت میں جمع کریں گے کہ ان کی آنکھیں نیلی ہو چکی ہوں گی۔

فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ یَوْمَئِذٍ وَّلَا یَتَسَآءَلُوْنَ ۝

(پ ۱۸ مومنون ۱۰۱)

پھر جب صور پھونکا جائے گا تو اس وقت ان کے درمیان کوئی رشتے داری نہ رہے گی اور نہ کوئی کسی کا پرسان حال ہوگا۔

وَیَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دَاخِرِیْنَ ۝ (پ ۲۰ نمل ۸۷)

اور جس روز صور پھونکا جائے تو اس روز آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ گھبرا جائے گا مگر جسے اللہ چاہے وہ نہیں گھبرائے گا اور تمام اس کے حضور مودب ہو کر حاضر ہوں گے۔

وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰی رَبِّهِمْ یَنْسِلُوْنَ ۝

(پ ۲۳ یٰسین ۵۱)

اور جب صور پھونکا جائے گا تو اسی وقت وہ قبروں سے نکل کر اپنے رب کی طرف تیزی سے رغبت کرنے لگیں گے۔

وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِیْهِ اُخْرٰی فَاِذَا هُمْ قِیَامٌ یَّنْظُرُوْنَ ۝

(پ ۲۴ زمر ۶۸)

اور جب صور پھونکا جائے گا تو آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اس پر جمود طاری ہو جائے گا مگر اللہ جسے چاہے گا تو اس پر جمود طاری نہ ہو گا پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو وہ کھڑے ہو جائیں گے انہیں نظر آنے لگے گا۔

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ط ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ○ (پ ۲۶ ق ۲۰)

اور صور پھونکا جائے گا یہی عذاب کی وعید کا دن ہو گا۔

فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ ○

پھر جب صور پھونکا جائے گا۔

فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ○ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ○

(پ ۲۹ مدثر ۸-۱۰)

پس وہ دن بڑی سختی کا دن ہو گا، کفر کرنے والوں پر آسان نہ ہو گا۔

يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ○ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ○ وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ○

(پ ۳۰ نباء ۱۸-۲۰)

جس دن صور پھونکا جائے گا تو تم فوجوں کی صورت میں چل کر آ جاؤ گے، اور آسمان کھول دیا جائے گا پس وہ دروازے ہی دروازے ہو جائے گا، اور پہاڑوں کو جب چلایا جائے گا تو وہ سراب کی مانند ہو جائیں گے۔

نفخ صور کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات مندرجہ ذیل ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرٍ وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّوْرُ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا صور ایک سینگ کی مانند ہے جس میں پھونکا جائے گا۔

(ابو داؤد جلد سوم کتاب سنت صور ۱۳۱۴)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ ۨ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ اَنْعَمُ وَصَاحِبُ الصُّوْرِ قَدِ الْتَقَمَہٗ وَاَصْغٰی سَمْعَہٗ وَحَنّٰی جَبْہَتَہٗ یَنْتَظِرُ مَتٰی یُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے کس طرح سکون آئے حالانکہ صور پھونکنے والا اسے سنبھالے ہوئے ہے کان چوکس کئے ہوئے ہے ماتھا جھکایا ہوا ہے انتظار میں ہے کہ کب پھونک مارنے کا حکم دیا جائے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ! آپ ہمیں کیا تاکید فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا اس طرح کہا کرو کہ اللہ ہمارے لئے کافی ہے اور وہ بہتر کارساز ہے۔ (ترمذی جلد دوم کتاب صفۃ القیامت صور ۳۶۳)

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ الصُّوْرِ قَالَ وَالرَّاجِفَۃُ النَّفْخَۃُ الْاُوْلٰی وَالرَّادِفَۃُ الثَّانِیَۃُ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد الناقور میں پھونک ماری جائے گی۔ (۸:۷۴) فرمایا اس سے مراد صور ہے اور الراجفۃ پہلے نفخہ کا نام ہے اور الرادفۃ سے مراد دوسرا نفخہ ہے۔ (بخاری جلد سوم باب ۸۴۹)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَابَیْنَ النَّفْخَتَیْنِ اَرْبَعُوْنَ قَالُوْا یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ اَرْبَعُوْنَ یَوْمًا قَالَ اَبَیْتُ قَالُوْا اَرْبَعُوْنَ شَھْرًا قَالَ اَبَیْتُ قَالُوْا اَرْبَعُوْنَ سَنَۃً قَالَ اَبَیْتُ ثُمَّ یُنْزِلُ اللّٰہُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَیَنْبُتُوْنَ کَمَا یَنْبُتُ الْبَقْلُ قَالَ وَلَیْسَ

مِنَ الْاِنْسَانِ شَیْئٌ اِلَّا یَبْلٰی اِلَّا عَظْمًا وَّاحِدًا وَّھُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَمِنْهُ یُرَکَّبُ الْخَلْقُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونوں مرتبہ صور پھونکنے کے درمیان چالیس کا وقفہ ہوگا۔لوگوں نے دریافت کیا کہ اے ابوہریرہ! چالیس یوم؟ حضرت ابوہریرہ نے کہا میں نہیں کہہ سکتا۔ پھراللہ آسمان سے پانی اتارے گا۔اس سے لوگ سبزہ کی طرح اگیں گے۔ حضرت ابوہریرہ کا قول ہے کہ ایک ہڈی کے علاوہ انسانی جسم کی تمام چیزیں گل جائیں گی اور وہ دم کی ہڈی کا سرا ہے اور آخرت کے روز اس سے ہی انسان ازسر نو زندہ کیا جائے گا۔(مسلم کتاب الفتن باب مابین النفختین ۷۲۸۳)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الصُّوْرِ وَقَالَ عَنْ یَّمِیْنِهٖ جِبْرَائِیْلَ وَعَنْ یَّسَارِهٖ مِیْکَائِیْلَ ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صور پھونکنے والے فرشتے کے متعلق بتایا کہ ان کی دائیں طرف جبرائیل اور بائیں طرف میکائیل ہیں۔(مشکوۃ جلد سوم باب نفخ فی الصور حدیث ۵۲۹۴ بحوالہ رزین)

۹۳ - قیامت کیسے آئے گی

قیامت یکدم آئے گی تمام کائنات کو ختم کر دیا جائے گا اس کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

بَلْ تَاْتِیْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ

(الانبیاء:۴۰)

بلکہ وہ ان پر اچانک آئے گی پھر وہ ان کے ہوش کھو دے گی پھر وہ اسے ٹال نہیں سکیں گے اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔

ایک اور جگہ بتایا کہ قیامت ایک شدید آواز کی صورت میں ہوگی۔ فرمایا

مَا یَنۡظُرُوۡنَ اِلَّا صَیۡحَۃً وَّاحِدَۃً تَاۡخُذُھُمۡ وَھُمۡ یَخِصِّمُوۡنَ فَلَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ تَوۡصِیَۃً وَّلَاۤ اِلٰۤی اَھۡلِھِمۡ یَرۡجِعُوۡنَ ۝ (یٰسٓ ۴۹:۵۰)

وہ صرف ایک چیخ کا انتظار کر رہے ہیں جو انہیں آلے گی اور وہ آپس میں جھگڑ رہے ہوں گے پس نہ تو وہ وصیت کر سکیں گے اور نہ ہی اپنے گھروں کی طرف واپس جا سکیں گے۔

پھر تو زمین و آسمان میں ہلچل پڑ جائے گی زمین اپنے بوجھ اور خزانے باہر نکال دے گی پہاڑ ہل ہل کر ریزہ ریزہ ہو جائیں گے اور دھنی ہوئی روئی یا اون کے گالوں کی طرح اڑنے لگیں گے آسمان کے تمام ستارے ٹوٹ کر گر پڑیں گے اور ایک دوسرے سے ٹکرا ٹکرا کر ریزہ ریزہ ہو کر فنا ہو جائیں گے غرض آسمان و زمین اور پہاڑ جیسی عظیم الشان چیزیں فنا ہو جائیں گی۔

اس کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ۔

فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوۡرِ نَفۡخَۃٌ وَّاحِدَۃٌ ۝ وَّحُمِلَتِ الۡاَرۡضُ وَالۡجِبَالُ فَدُکَّتَا دَکَّۃً وَّاحِدَۃً فَیَوۡمَئِذٍ وَّقَعَتِ الۡوَاقِعَۃُ ۝ (الحاقہ ۱۳ تا ۱۵)

پھر جب صور میں پھونکا جائے گا ایک بار پھونکا جانا اور زمین اور پہاڑ اٹھائے جائیں گے پس وہ دونوں ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے پس اس دن قیامت ہوگی۔

آسمان کے بارے میں فرمایا۔

فَاِذَا انۡشَقَّتِ السَّمَآءُ فَکَانَتۡ وَرۡدَۃً کَالدِّھَانِ ۝ (الرحمٰن ۳۷)

پھر جب آسمان پھٹ جائے گا اور پھٹ کر گلابی تیل کی طرح سرخ ہو جائے گا۔

پہاڑوں کے بارے میں فرمایا۔

وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۙ (المعارج:۹)

اور پہاڑ دھنی ہوئی رنگ دار اون کی طرح ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا (مزمل:۱۴)

جس دن زمین اور پہاڑ لرزیں گے اور پہاڑ ریگ رواں کے تودے ہو جائیں گے۔

یہ بھی واضح کر دیا کہ سورج، چاند اور ستارے سب بے نور ہو جائیں گے۔

يَسْئَلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ۚ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۙ وَخَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۙ (القیامہ ۶ تا ۹)

پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب ہوگا؟ پس جب آنکھیں چندھیا جائیں گی اور چاند بے نور ہو جائے گا اور سورج اور چاند اکٹھے کر دیئے جائیں گے۔

الغرض جب ساری کائنات ختم ہو جائے گی تو اس وقت سوا اس واحد حقیقی کے کوئی نہ ہوگا۔ وہ فرمائے گا۔ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ آج کس کی بادشاہت ہے کہاں ہیں جبارین؟ کہاں ہیں متکبرین؟ مگر کون ہے جو جواب دے گا پھر خود ہی فرمائے گا۔ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ۔ صرف اللہ واحد قہار کی سلطنت ہے۔

قیامت برپا ہونے کے بارے میں احادیث مندرجہ ذیل ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ

قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ فَاَیْنَ یَکُوْنُ النَّاسُ یَوْمَئِذٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ عَلَی الصِّرَاطِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ عزوجل کے اس ارشاد کے متعلق دریافت کیا۔ ''جس دن یہ زمین کسی دوسری زمین سے تبدیل کر دی جائے اور آسمان بھی'' کہ یا رسول اللہ! اس وقت لوگ کہاں (قیام کریں گے) ہوں گے۔ پس آپ نے فرمایا کہ صراط پر۔

(مسلم کتاب صفات المنافقین باب صفۃ القیامت ۶۹۲۹)

عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ مِقْسَمٍ اَنَّہٗ نَظَرَ اِلٰی عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ کَیْفَ یَحْکِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَاْخُذُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ سَمَاوَاتِہٖ وَاَرْضِیْہِ بِیَدَیْہِ فَیَقُوْلُ اَنَا اللّٰہُ وَیَقْبِضُ اَصَابِعَہٗ وَیَبْسُطُھَا اَنَا الْمَلِکُ حَتّٰی نَظَرْتُ اِلَی الْمِنْبَرِ یَتَحَرَّکُ مِنْ اَسْفَلِ شَیْئٍ مِنْہُ حَتّٰی اِنِّیْ لَاَقُوْلُ اَسَاقِطٌ ھُوَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عبید اللہ بن مقسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف ملاحظہ فرمایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کس طرح روایت کرتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمینوں کو اپنے دست قدرت سے پکڑے گا اور فرمائے گا میں اللہ ہوں آپ اپنی انگلیوں کو بند کرتے اور کھولتے تھے فرمائے گا۔ کہ میں اللہ ہوں' راوی کہتے ہیں کہ میں نے منبر کو نیچے سے ہلتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ میں نے دل میں خیال کیا کہ مبادا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لے کر گر جائے گا۔

(مسلم کتاب صفات المنافقین ۶۹۲۴)

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَآءَ حَبْرٌ اِلَی النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَوْیَا اَبَا الْقَاسِمِ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی اِصْبَعٍ وَالْاَرَضِیْنَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَالْمَآءَ وَالثَّرٰی عَلٰی اِصْبَعٍ وَسَآئِرَ الْخَلْقِ عَلٰی اِصْبَعٍ ثُمَّ یَھُزُّ ھُنَّ فَیَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَنَا الْمَلِکُ فَضَحِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا مِمَّا قَالَ الْحَبْرُ تَصْدِیْقًا لَّہٗ ثُمَّ قَرَاَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیَّاتٌ بِیَمِیْنِہٖ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک یہودی عالم آیا تو کہنے لگا اے محمد! یا ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کہ بلا شبہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز آسمانوں کو ایک انگلی پر، اور زمینوں کو بھی ایک انگلی پر اٹھا لے گا پہاڑوں اور درختوں کو ایک انگلی پر اٹھائے گا پانی اور تر زمین کو ایک انگلی پر اٹھائے گا اور تمام مخلوق کو ایک انگلی پر اٹھائے گا تو ان کو مار دے گا اور فرمائے گا کہ میں بادشاہ ہوں، میں بادشاہ ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس یہودی عالم کی بات پر تعجب و تصدیق کرتے ہوئے مسکرائے پھر آپ نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہ کی جس طرح اس کی قدر کا حق ہے، تمام زمینیں قیامت کے روز اس کی مٹھی میں ہوں گی اور تمام آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں طے کیے ہوئے ہوں گے اور اللہ اس چیز سے پاک و مبرا ہے جس کو لوگ اس کے ساتھ شریک کرتے ہیں۔ (مسلم کتاب صفات المنافقین ۶۹۱۸)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصْعَقُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَاِذَا اَنَا بِمُوْسٰی اٰخِذٌ بِقَآئِمَۃٍ مِنْ قَوَآئِمِ الْعَرْشِ وَقَالَ الْمَاجِشُوْنَ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَکُوْنُ اَوَّلَ مَنْ بُعِثَ فَاِذَا مُوْسٰی اٰخِذٌ بِالْعَرْشِ ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن تمام مخلوق بیہوشی کے عالم میں ہوگی ، تو جب میں ہوش میں آ کر دیکھوں گا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش کے پایوں میں سے ایک پایہ پکڑے ہوں گے ماجشون' عبداللہ بن فضل' ابو مسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تمام لوگوں سے پہلے مجھے ہوش میں لا کر کھڑا کیا جائے گا تو میں حضرت موسیٰ کو عرش کے پائے کو تھامے ہوئے دیکھوں گا۔ (بخاری جلد سوم کتاب توحید ۲۲۷۹)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْبِضُ اللّٰہُ الْاَرْضَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَیَطْوِی السَّمَآءَ بِیَمِیْنِہٖ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَیْنَ مُلُوْکُ الْاَرْضِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن زمین سمیٹ لے گا اور آسمان کو داہنے ہاتھ میں لپیٹ کر فرمائے گا اصل بادشاہ میں ہوں' دنیا کے بادشاہ کہاں ہیں؟

(بخاری جلد سوم کتاب الرقاق باب یقبض اللہ الارض حدیث ۱۴۳۹)

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَطْوِی اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ثُمَّ یَاْخُذُ ھُنَّ بِیَدِہِ الْیُمْنٰی ثُمَّ

يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ ثُمَّ يَطْوِى الْاَرْضِيْنَ بِشِمَالِهٖ وَفِىْ رِوَايَةٍ يَاْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْاُخْرٰى ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ عزوجل آسمانوں کو لپیٹ کر اپنے سیدھے دست قدرت میں تھام کر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں تکبر کرنے والے کہاں ہیں؟ اور پھر زمینوں کو اپنے بائیں دست قدرت میں لے گا اور روایت میں ہے کہ دوسرے ہاتھ میں تھام کر فرمائے گا میں شہنشاہ ہوں جبر کرنے والے کہاں ہیں؟ تکبر کرنے والے کہاں ہیں؟ (مسلم کتاب صفات المنافقین ۶۹۲۳)

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورج اور چاند کو قیامت کے دن بے نور کر دیا جائے گا۔ (بخاری) (مشکوٰۃ کتاب الفتن باب نفخ صور ۵۲۹۰)

عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا اَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيْهِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰى اَعْمَالِهِمْ

حمزہ بن عبداللہ بن عمر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب بھیجتا ہے تو وہ عذاب قوم کے ہر شخص تک پہنچتا ہے مگر وہ اپنے اعمال کے لحاظ سے اٹھائے جائیں

گے۔ (بخاری)

عَنْ اَبِیْ رَزِیْنِ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ یُعِیْدُ اللّٰہُ الْخَلْقَ وَمَا اٰیَةُ ذٰلِکَ فِیْ خَلْقِہٖ قَالَ اَمَا مَرَرْتَ بِوَادِیْ قَوْمِکَ جَدْبًا ثُمَّ مَرَرْتَ بِہٖ یَھْتَزُّ خَضِرًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَتِلْکَ اٰیَةُ اللّٰہِ فِیْ خَلْقِہٖ کَذٰلِکَ یُحْیِ اللّٰہُ الْمَوْتٰی۔

حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ مخلوق کو از سر نو دوبارہ کیسے زندہ فرمائے گا اور مخلوق میں اس کی علامت کیا ہے آپ نے فرمایا کیا تم قحط سالی کے ایام میں اپنی قوم کی وادی میں سے گزرے ہو اور پھر دوبارہ ان ایام میں بھی گزرے ہو جب کہ سبزہ اگا ہوا ہو۔ میں نے عرض کیا ہاں' آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں یہ علامت ہے۔ وہ ایسے ہی مردے زندہ فرما دے گا۔

(مشکوٰۃ جلد سوم باب نفخ صور ۵۲۹۵ بحوالہ رزین)

عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ دَفَعَ اللّٰہُ اِلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ یَھُوْدِیًّا اَوْنَصْرَانِیًّا فَیَقُوْلُ ھٰذَا فِکَاکُکَ مِنَ النَّارِ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قیامت کا روز آئے گا تو اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ایک یہودی یا عیسائی عطا کر کے ارشاد فرمائے گا کہ جہنم سے نجات کیلئے یہ تیرا فدیہ ہے۔

(مسلم)

عَنْ اَبَاھُرَیْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْیَھُوْدِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِیْ اصْطَفٰی مُحَمَّدًا عَلَی الْعَالَمِیْنَ

فِیْ قَسَمٍ یُّقْسِمُ بِہٖ فَقَالَ الْیَھُوْدِیُّ وَالَّذِیْ اصْطَفٰی مُوْسٰی عَلَی الْعَالَمِیْنَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ یَدَہٗ عِنْدَ ذٰلِکَ فَلَطَمَ الْیَھُوْدِیَّ فَذَھَبَ الْیَھُوْدِیُّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ بِالَّذِیْ کَانَ مِنْ اَمْرِہٖ وَاَمْرِالْمُسْلِمِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لاَ تُخَیِّرُوْنِیْ عَلٰی مُوْسٰی فَاِنَّ النَّاسَ یَصْعَقُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَاَکُوْنَ اَوَّلَ مَنْ یُّفِیْقُ فَاِذَا مُوْسٰی بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلاَ اَدْرِیْٓ اَکَانَ فِیْمَنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِیْ اَوْکَانَ مِمَّنْ اسْتَثْنَی اللّٰہُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک مسلمان اور یہودی میں نزاع پیدا ہو گیا۔ مسلمان نے کہا اس ذات کی قسم جس نے حضرت محمد کو تمام جہانوں سے بلند مرتبہ عطا فرمایا۔ یہودی نے کہا اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ کو تمام جہانوں سے منتخب کر لیا۔ اس پر مسلمان نے اپنے ہاتھ سے یہودی کے طمانچہ دے مارا۔ پس وہ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے اور اس مسلمان کے درمیان معاملے کو بیان کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے موسیٰ علیہ السلام پر برتری نہ دو اس لئے کہ جب لوگ بے ہوش ہوں گے تو میں سب سے اول ہوش میں آؤں گا تو دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش کے ایک کونے کو پکڑے ہوئے ہوں گے میں یہ نہیں کہتا کہ وہ بے ہوش ہو کر مجھ سے پہلے اٹھ گئے یا اللہ نے انہیں مستثنیٰ فرما دیا۔

(بخاری جلد سوم کتاب الرقاق باب نفخ صور حدیث ۱۴۳۷)

عَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ فَقَالَ اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ کَمَا تَرَوْنَ ھٰذَا لَا تُضَامُّوْنَ فِیْ رُؤْیَتِهٖ

قیس بن ابو حازم سے مروی ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ چودھویں رات کو تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ عنقریب تم قیامت کے روز اپنے رب کو اس کی مثل ہی دیکھو گے جس طرح تم آج اس (چاند) کو دیکھ رہے ہو اور تمہیں اس کی طرف دیکھنے سے کوئی دقت نہیں ہوتی۔ (بخاری جلد سوم کتاب التوحید ۲۲۸٦)

۹۴ - قیامت کے روز لوگوں کا اکٹھا ہونا

قیامت کے روز تمام لوگوں کو زندہ کر کے ایک میدان میں اکٹھا کیا جائے گا جسے میدانِ محشر کہا جاتا ہے حشر صرف روح کا نہیں بلکہ جسم اور روح دونوں کا ہو گا۔ قیامت کے روز سب لوگ قبروں سے نکل کر دوڑتے ہوئے میدان حشر میں اکٹھے ہوں گے۔

میدان حشر بڑا سخت ہو گا۔ حشر کا میدان بہت وسیع و عریض ہو گا۔ زمین بالکل ہموار ہو گی انسان مارے مارے پھر رہے ہوں گے سورج بہت قریب ہو گا اس کی گرمی سے زمین تانبے کی طرح ہو گی تپش اور گرمی سے بھیجے کھولتے ہوں گے اور اس کثرت سے پسینہ نکلے گا کہ ستر گز زمین میں جذب ہو جائے گا پھر اوپر چڑھے گا کسی کے ٹخنوں تک ہو گا' کسی کے گھٹنوں تک' کسی کے کمر کمر' کسی کے سینے اور کسی کے گلے تک اور کافر کے منہ تک چڑھ کر مثل لگام کے جکڑ جائے گا۔ جس میں وہ ڈبکیاں کھائے گا زبانیں سوکھ کر کانٹا ہو جائیں گی اور دل ابل کر گلے تک آ جائیں گے۔ دہشت سے طاقت ختم ہو جائے گی بھائی بھائی سے بھاگتا ہو گا' ماں باپ اولاد سے' خاوند بیوی سے بھاگتا ہو گا' کسی کا پرسان حال نہ ہو گا۔ سب کو اپنی اپنی

جان کی فکر پڑی ہو گی۔ نفسی نفسی کا شور برپا ہو گا' ہزار مصائب ہوں گے۔

جب پچاس ہزار سال والا دن تقریباً آدھا گزر جائے گا تو مسلمان یہ خیال کریں گے کہ انبیائے کرام دنیا میں حاجت برآری کا وسیلہ تھے تو یہاں بھی حاجت روائی انہیں کے ذریعہ ہو گی۔ آخر سب مشورہ کریں گے کہ آؤ کوئی سفارشی تلاش کریں جو ہمیں اس قیامت اور حشر کے عذاب سے نجات دلوائے۔ چنانچہ سب ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے کہ آپ ہم سب کے باپ ہیں' اللہ کے خلیفہ ہیں' مسجود ملائکہ ہیں۔ اللہ نے خود اپنے دست قدرت سے آپ کو بنایا ہے آج اللہ تعالیٰ کے ہاں ہماری شفاعت فرمائیں تاکہ حساب و کتاب شروع ہو اور ہمیں اس قیامت کے عذاب سے نجات ملے۔ آپ نفسی نفسی کہتے ہوئے فرمائیں گے۔ اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ کسی اور کے پاس جاؤ میرا یہ رتبہ نہیں مجھے تو آج اپنی جان کی فکر ہے کیونکہ آج اللہ نے ایسا غضب فرمایا ہے کہ نہ پہلے اتنا کبھی غضب فرمایا اور نہ آئندہ فرمائے گا۔ لہٰذا نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ لوگ گرتے پڑتے آپ کے پاس آئیں گے آپ بھی نفسی نفسی کہتے ہوئے فرمائیں گے۔ اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ کسی اور کے پاس جاؤ' مجھے تو آج اپنی جان کی فکر ہے۔ آج اللہ نے سخت غضب فرمایا ہے۔ شفاعت کرنا میرا رتبہ نہیں کسی اور کے پاس جاؤ۔ مجھے تو آج اپنی جان کی فکر ہے۔ الغرض سارے مومن و کافر ہر ایک نبی کے پاس جا کر شفاعت کی درخواست کریں گے لیکن سب نفسی نفسی کہتے ہوئے فرمائیں گے۔ اذهبوا الی غیری کسی اور کے پاس جاؤ۔ آخر جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے تو آپ بھی شفاعت سے انکار فرمانے کے بعد فرمائیں گے تم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ وہ خاتم النبین ہیں وہیں آج تمہاری شفاعت فرمائیں گے۔

چنانچہ سارے لوگ مومن و کافر گرتے اٹھتے' ٹھوکریں کھاتے' روتے چلاتے' دہائی دیتے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے یا رسول اللہ! ہماری حالت زار کو ملاحظہ فرمائیں ہم کس مصیبت میں ہیں۔ کس طرح در در کی ٹھوکریں کھا کر ہم آپ کے دروازہ پر آئے ہیں۔ ہماری فریاد سنیں' ہماری دستگیری فرمائیں اور اللہ تعالیٰ کے دربار میں ہماری شفاعت فرمائیں تا کہ ہمیں اس قیامت کے عذاب سے نجات ملے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے۔ انا لھا میں اس کام کے لئے تیار ہوں۔ انا صاحبکم میں ہی تمہاری شفاعت کرنے والا ہوں جسے تم جگہ جگہ ڈھونڈتے رہے ہو۔

اس کے بعد حضور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور سجدہ فرمائیں گے اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا پیارے محمد! سر اٹھاؤ اور کہو' تمہاری بات مانی جائے گی اور مانگو جو مانگو گے ملے گا شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ (پ۲ بقرہ ۲۰۳)

اور ان گنتی کے چند دنوں میں اللہ کا خوب ذکر کرو پھر جو کوئی جلدی کر کے دو دنوں میں لوٹ آیا تو اس پر کچھ گناہ نہیں اور جس نے وہاں پر تاخیر کی تو اس پر بھی کچھ گناہ نہیں بشرطیکہ وہ تقویٰ اختیار کئے رکھے اور اللہ سے ڈرو اور یاد رکھو کہ بیشک اس کی بارگاہ میں حاضر کئے جاؤ گے۔

وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝ وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِ۟لَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ۝

(پ۴ آل عمران ۱۵۷-۱۵۸)

اور البتہ اگر تم اللہ کی راہ میں مارے جاؤ یا مر جاؤ تو تمہارے لئے اللہ کی مغفرت اور رحمت ہے جو ہر قسم کی جمع شدہ دولت سے بہتر ہے' اور اگر تم مر گئے یا مارے گئے تو اللہ کے حضور جمع کئے جاؤ گے۔

اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ○ (پ ۷ مائدہ ۹۶)

دریا کا شکار اور اسے کھانا تمہارے لئے حلال کر دیا گیا ہے اس میں تمہارا اور مسافروں کا فائدہ ہے اور جب تک تم حالت احرام میں ہو تو تم پر خشکی کا شکار حرام ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو جس کی طرف تم اکٹھے کئے جاؤ گے۔

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِى الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ۭ مَا فَرَّطْنَا فِى الْكِتٰبِ مِنْ شَىْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ○ (پ ۷ انعام ۳۸)

اور زمین میں چلنے والا جانور اور اپنے پروں پر اڑنے والا پرندہ سب تمہاری طرح امتیں ہیں ہم نے نوشتہ تقدیر میں کوئی بات نہیں چھوڑی' پھر یہ سب اپنے رب کی طرف اٹھائے جائیں گے۔

وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ۭ وَهُوَ الَّذِىٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ○ (پ ۷ انعام ۷۲)

اور یہ کہ نماز پڑھتے رہو اور اس سے ڈرتے رہو اور وہی ذات ہے جس کی طرف جمع کئے جائیں گے۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ

اَجَلَنَا الَّذِیۡۤ اَجَّلۡتَ لَنَا ؕ قَالَ النَّارُ مَثۡوٰکُمۡ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَاۤ اِلَّا مَاشَآءَ
اللّٰهُ ؕ اِنَّ رَبَّکَ حَکِیۡمٌ عَلِیۡمٌ ○ (پ ۸ انعام ۱۲۸)

اور جس دن ان سب کو جمع کرے گا کہے گا اے جنوں کے گروہ تم نے بہت سے انسانوں کو گمراہ کیا ہے تو انسانوں میں سے ان کے دوست کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہم نے ایک دوسرے سے فائدہ اٹھایا اور آخر اس معیاد کو پہنچ گئے ہیں جو تو نے ہمارے لئے مقرر کی تھی اللہ کہے گا کہ تمہارا ٹھکانہ آگ ہے اس میں ہمیشہ رہو مگر جو اللہ چاہے بے شک آپ کا رب حکمت والا علم والا ہے۔

وَیَوۡمَ نَحۡشُرُهُمۡ جَمِیۡعًا ثُمَّ نَقُوۡلُ لِلَّذِیۡنَ اَشۡرَکُوۡا مَکَانَکُمۡ اَنۡتُمۡ
وَشُرَکَآؤُکُمۡ ۚ فَزَیَّلۡنَا بَیۡنَهُمۡ وَقَالَ شُرَکَآؤُهُمۡ مَّا کُنۡتُمۡ اِیَّانَا
تَعۡبُدُوۡنَ ○ (پ ۱۱ یونس ۲۸)

اور جس دن ہم سب کو اکٹھا کریں گے پھر ہم مشرکوں سے کہیں گے کہ تم اور تمہارے شریک اپنی اپنی جگہ پر ٹھہر جاؤ پھر جب ان کا آمنا سامنا ہوگا تو ان کے شریک ان سے کہیں گے کہ تم ہم کو کب پوجا کرتے تھے۔

وَیَوۡمَ یَحۡشُرُهُمۡ کَاَنۡ لَّمۡ یَلۡبَثُوۡۤا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ یَتَعَارَفُوۡنَ
بَیۡنَهُمۡ ؕ قَدۡ خَسِرَ الَّذِیۡنَ کَذَّبُوۡا بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَمَا کَانُوۡا مُهۡتَدِیۡنَ ○
(پ ۱۱ یونس ۴۵)

اور جس دن وہ انہیں جمع کرے گا تو انہیں ایسا لگے گا گویا کہ وہ دنیا میں دن کا کچھ حصہ ہی رہے ہیں آپس میں پہچانتے ہوں گے۔ بے شک وہ لوگ خسارے میں رہ گئے جنہوں نے اللہ کی ملاقات کو جھٹلایا اور وہ ہدایت پانے والوں سے نہ تھے۔

وَبَرَزُوۡا لِلّٰهِ جَمِیۡعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِیۡنَ اسۡتَکۡبَرُوۡۤا اِنَّا کُنَّا

لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ۭ سَوَاۗءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ۝ (پ۱۳ ابراہیم ۲۱)

اور قیامت کے دن تمام بارگاہ ایزدی میں جمع ہوں گے پھر ناتواں لوگ تکبر کرنے والوں سے کہیں گے کہ ہم بے شک تمہاری پیروی کرتے تھے تو کیا تم ہم سے اللہ کا عذاب دور کر سکتے ہو وہ کہیں گے کہ اگر اللہ ہمیں ہدایت دیتا تو ہم بھی تمہیں راہ ہدایت پر لگا دیتے اب ہم گھبرائیں یا صبر کریں ہمارے لیے یکساں ہے ہمارے لئے آج رہائی کی کوئی صورت نہیں۔

وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ ۝ وَاِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ ۭ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝ۧ

(پ۱۴ حجر ۲۴-۲۵)

اور ہمیں اس بات کا علم ہے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور جو بعد میں آنے والے ہیں ان کا بھی ہمیں علم ہے، اور بے شک آپ کا رب انہیں قیامت کے دن جمع کرے گا بے شک وہ حکمت والا علم والا ہے۔

وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِهٖ ۭ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰي وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ۭ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ۝

(پ ۱۵ بنی اسرائیل ۹۷)

اور جسے اللہ ہدایت دے وہی ہدایت یافتہ ہے اور جو کوئی گمراہ ہو جائے تو آپ ان کیلئے اسکے سوا کوئی حمایتی نہیں پائیں گے اور ہم قیامت کے روز اس حال میں انہیں جمع کریں گے کہ وہ اپنے چہروں کے بل اندھے گونگے اور بہرے ہوں گے ان کا ٹھکانا

جہنم ہے جب کبھی اس کی تپش ہلکی پڑنے لگے گی تو ہم اسے اور بھڑکا دیں گے۔

يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا o (پ ۱۶ مریم ۸۵)

جس دن اہل تقویٰ کو مہمان بنا کر رحمان کے حضور لے جائیں گے۔

يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا o يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا o نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا o (پ ۱۶ طٰہٰ ۱۰۲ تا ۱۰۴)

جس دن صور پھونکا جائے گا اور ہم مجرموں کو اس دن ایسی حالت میں جمع کریں گے کہ ان کی آنکھیں نیلی ہو چکی ہوں گی، وہ آپس میں چپکے سے کہیں گے کہ تم تو دنیا میں بس دس دن ہی رہے ہو۔ جو وہ کہتے ہیں ہم اس کو جانتے ہیں جب کہ ان کا ذی شعور کہے گا کہ تم صرف ایک دن ہی رہے ہو۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ o (پ ۱۹ الفرقان ۱۷)

اور جس دن اللہ کے سوا جس کی وہ عبادت کرتے ہیں انہیں جمع کرے گا تو ان سے کہا جائے گا کیا تم نے میرے بندوں کو گمراہ کیا یا وہ خود راستے سے گمراہ ہو گئے۔

وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ o (پ ۲۰ نمل ۸۳)

اور جس دن ہم ہر امت میں سے ایک گروہ کو جمع کریں گے جو ہماری آیتوں کی تکذیب کیا کرتا تھا پس انہیں روک لیا جائے گا۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ o (پ ۲۲ سباء ۴۰)

اور جس دن وہ تمام کو جمع کرے گا پھر فرشتوں سے پوچھا جائے گا کہ کیا یہ لوگ تمہاری عبادت کرتے تھے۔

وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ○ حَتّٰى اِذَا مَاجَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ○ (پ ۲۴ حم سجدہ ۱۹ تا ۲۱)

اور جس دن اللہ کے دشمنوں کو جہنم کی طرف جمع کیا جائے گا تو انہیں گروہ بندی کے لئے روکا جائے گا' یہاں تک کہ جب وہ جہنم کے قریب آ جائیں گے تو ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کے جسموں کی جلد یعنی تمام اعضاء گواہی دیں گے جو بھی وہ کیا کرتے تھے' اور وہ اپنے جسموں کی جلد سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف گواہی کیوں دی وہ کہیں گے کہ ہمیں اللہ نے بولنے کی طاقت دی ہے جس نے تمام چیزوں کو قوت گویائی عطا فرمائی ہے اور اسی نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا اس کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ○ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْئًا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ○ (پ ۲۵ دخان ۴۰-۴۱)

ان تمام کے لئے فیصلے کا دن مقرر شدہ ہے جس دن کوئی قریبی عزیز کسی دوست کے کام نہیں آ سکے گا اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔

وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ○ (پ ۲۶ احقاف ۶)

اور حشر کے دن جب لوگوں کو جمع کیا جائے گا ان کے معبود ان کے دشمن

ہوں گے اور اس سے انکار کریں گے کہ وہ ان کی پوجا کرتے تھے۔

اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُO يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌO (پ۲۶ ق ۴۳-۴۴)

بے شک ہم ہی زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی موت دیتے ہیں اور ہماری طرف ہی لوٹنا ہے جس دن زمین شق ہو جائے گی اس سے نکلنے والے سرعت سے نکلیں گے یہی حشر کا دن ہے جو ہمارے لئے بالکل آسان ہے۔

يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُO فَمَالَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍO

(پ۳۰ طارق ۹-۱۰)

جس دن تمام پوشیدہ باتوں کے متعلق جانچ ہو گی، تو اس دن آدمی کے پاس نہ کوئی قوت ہو گی اور نہ کوئی مددگار ہو گا۔

یوم حشر کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات مندرجہ ذیل ہیں۔

عَنِ الْمِقْدَادِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ الْمِيْلِ فَيَكُوْنُ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فِى الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّكُوْنُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّكُوْنُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّكُوْنُ اِلٰى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّلْجِمُهُمُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا وَاَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ اِلٰى فِيْهِ –

حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن سورج مخلوق کے قریب ہو جائے گا حتیٰ کہ ایک میل کے فاصلے پر آئے گا۔ لوگ اپنے اپنے اعمال کے حساب سے

پسینے میں شرابور ہوں گے۔ پس پسینہ کسی کے ٹخنوں تک ہوگا اور کچھ کے گھٹنوں تک اور کچھ کی کمر تک اور بعض کو پسینے نے لگام دے رکھی ہوگی اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دہن مبارک کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔

(مسلم کتاب الجنۃ حدیث ۷۰۷۸)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحْشَرُالنَّاسُ عَلٰی ثَلٰثِ طَرَائِقَ رَاغِبِیْنَ رَاهِبِیْنَ وَاِثْنَانِ عَلٰی بَعِیْرٍ وَّثَلٰثَةٌ عَلٰی بَعِیْرٍ وَاَرْبَعَةٌ عَلٰی بَعِیْرٍ وَعَشْرَةٌ عَلٰی بَعِیْرٍ وَتَحْشُرُ بَقِیَّتَهُمُ النَّارُ تَقِیْلُ مَعَهُمْ حَیْثُ بَاتُوْا وَتَبِیْتُ مَعَهُمْ حَیْثُ قَالُوْا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَیْثُ اَصْبَحُوْا وَتُمْسِیْ مَعَهُمْ حَیْثُ اَمْسَوْا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو تین طریقوں سے جمع کیا جائے گا۔ اہل رغبت ڈرنے والے، ایک اونٹ پر دو، ایک اونٹ پر تین، ایک اونٹ پر چار اور ایک اونٹ پر دس، باقی سب کو نار جہنم جمع کرے گی۔ ان کے ساتھ قیلولہ کرے گی جس جگہ وہ کریں گے، جہاں وہ رات بسر کریں گے وہ رات بسر کرے گی جس جگہ سے وہ گزریں گے ان کے پاس صبح کرے گی جہاں وہ کریں گے اور وہاں شام کرے گی جس جگہ وہ کریں گے۔

(مسلم کتاب الجنۃ حدیث ۷۰۷۴)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیَاتِیْ الرَّجُلُ الْعَظِیْمُ السَّمِیْنُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَایَزِنُ عِنْدَ اللهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَقَالَ اقْرَاءُوْا فَلَا نُقِیْمُ لَهُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَزْنًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی بارگاہ میں قیامت کے دن ایک بہت موٹا آدمی آئے گا جس کی قدروقیمت اللہ کے نزدیک مچھر کے پر برابر بھی نہ ہوگی۔ ارشاد فرمایا یہ آیت کریمہ پڑھ لو۔" اور ہم قیامت کے دن اس کے واسطے کوئی وزن نہیں مقرر کریں گے۔(۱۰۵:۱۸)(مسلم کتاب المنافقین ۶۹۱۷)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَکُوْنُ الْاَرْضُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ خُبْزَۃً وَّاحِدَۃً یَتَکَفَّأُھَا الْجَبَّارُ بِیَدِہٖ کَمَا یَتَکَفَّأُ اَحَدُکُمْ خُبْزَتَہٗ فِی السَّفَرِ نُزُلاً لِاَھْلِ الْجَنَّۃِ فَاَتٰی رَجُلٌ مِّنَ الْیَھُوْدِ فَقَالَ بَارَکَ الرَّحْمٰنُ عَلَیْکَ یَا اَبَاالْقَاسِمِ اَلاَ اُخْبِرُکَ بِنُزُلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ بَلٰی قَالَ تَکُوْنُ الْاَرْضُ خُبْزَۃً وَّاحِدَۃً کَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیْنَا ثُمَّ ضَحِکَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُہٗ ثُمَّ قَالَ اَلاَ اُخْبِرُکَ بِاِدَامِھِمْ بَالَام" وَالنُّوْنُ قَالُوْا وَمَا ھٰذَا قَالَ ثَوْرٌ" وَنُوْنٌ" یَاْکُلُ مِنْ زَائِدَۃِ کَبِدِھِمَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن زمین ایک روٹی ہوگی جسے اللہ جبار اپنے دست قدرت سے بنائے گا جس طرح تم میں سے کوئی سفر میں روٹی بناتا ہے اہل جنت کی مہمان نوازی کی خاطر' اس پر یہودیوں میں سے ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کرنے لگا! اے ابوالقاسم! رحمٰن آپ کو برکت عطا کرے کیا میں آپ کو نہ بتاؤں کہ اہل جنت کی مہمانی قیامت کے دن کیا ہوگی؟ فرمایا کیوں نہیں۔ اس نے کہا زمین ایک روٹی کی مثل ہوگی جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا تھا۔ پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری جانب دیکھ کر تبسم فرمایا حتیٰ کہ آپ کے مبارک کیلے بھی دکھائی دینے لگے۔ پھر بولا کہ کہیں آپ کو اس کے سالن کے متعلق نہ بتاؤں۔ لوگوں نے پوچھا وہ کیا ہے؟ کہنے لگا کہ گائے اور مچھلی کے جگر کے زیادہ حصے کو ستر ہزار افراد کھائیں گے۔

(مسلم کتاب صفات المنافقین ۶۹۳۰)

عَنْ سَھْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى اَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ النَّقِيِّ لَيْسَ فِيْهَا عَلَمٌ لِاَحَدٍ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوم قیامت لوگوں کو سرخ زمین پر اکٹھا کیا جائے گا جو میدہ کی روٹی کی مثل ہوگی جس میں کسی کے لئے کوئی نشان نہ ہوگا۔

(مسلم کتاب صفات المنافقین ۶۹۲۸)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ يَقُوْمُ اَحَدُهُمْ فِيْ رَشْحِهٖ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس روز سب انسان اللہ کے حضور کھڑے ہوں گے تو ان کے درمیان ایک شخص اپنے آدھے کان تک اپنے ہی پسینے میں غرق ہوگا۔

(مسلم کتاب الجنۃ حدیث ۷۰۷۵)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلاً قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيْعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ

فَقَالَ يَا عَآئِشَةُ الْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يَّنْظُرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ -

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ لوگوں کو قیامت کے دن برہنہ پاؤں، برہنہ جسم اور ختنہ کے بغیر جمع کیا جائے گا میں نے عرض خدمت کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا پھر مرد اور عورتیں ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا اے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا معاملہ اس سے زیادہ شدید ہوگا کہ لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھ سکیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ مَّحْشُوْرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلاً ثُمَّ قَرَاءَ كَمَا بَدَأْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ وَ اَوَّلُ مَنْ يُّكْسٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِبْرَاهِيْمُ وَاِنَّ اُنَاسًا مِّنْ اَصْحَابِىْ يُؤْخَذُبِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ اُصَيْحَابِىْ اُصَيْحَابِىْ فَيَقُوْلُ اِنَّهُمْ لَنْ يَّزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُذْفَارَقْتَهُمْ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَ كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّادُمْتُ فِيْهِمْ اِلٰى قَوْلِهٖ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم برہنہ پاؤں، برہنہ جسم اور بغیر ختنہ کے زندہ کئے جاؤ گے اس کے بعد آپ نے آیت تلاوت کی۔ ''جس طرح ہم نے پہلی مرتبہ تخلیق کیا تھا اسی طرح دوبارہ زندہ کریں گے۔ یہ ہمارا وعدہ ہے بلا شبہ ہم ایسا کرنے والے ہیں۔ (۱۰۴:۲۱) اور قیامت میں سب سے پہلے لباس پہننے والے حضرت ابراہیم ہوں گے اور میرے بعض ساتھیوں کو بائیں طرف سے دھر لیا جائے گا میں ان کے بارے میں کہوں گا کہ یہ میرے ساتھی ہیں میرے ساتھی ہیں۔ کہا جائے گا کہ جس

وقت سے یہ الگ ہوئے اپنی ایڑیوں پر پلٹتے رہے۔ پھر میں وہی کہوں گا جو عبد صالح (حضرت عیسیٰ بن مریم) نے کہا تھا کہ میں ان پر اس وقت تک گواہ تھا جب تک میں ان میں رہا بلا شبہ تو غالب حکمت والا ہے۔ (۹۹:۵۲)

(مسلم کتاب الجنۃ حدیث ۷۰۷۳)

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلاً قَالَ یَانَبِیَّ اللّٰہِ کَیْفَ یُحْشَرُ الْکَافِرُ عَلٰی وَجْھِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ اَلَیْسَ الَّذِیْ اَمْشَاہُ عَلَی الرِّجْلَیْنِ فِی الدُّنْیَا قَادِرٌ عَلٰی اَنْ یُّمْشِیَہٗ عَلٰی وَجْھِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نے آپ کی خدمت میں سوال کیا' یا رسول اللہ! یوم قیامت کافر کو اس کے منہ کے بل کس طرح اٹھایا جائے گا؟ آپ نے فرمایا جس نے اسے دو ٹانگوں پر چلایا کیا وہ اس چیز پر اختیار نہیں رکھتا؟ کہ قیامت کے دن اسے منہ کے بل چلا دے۔

(مسلم کتاب المنافقین حدیث ۶۹۶۰)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْرُقُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حَتّٰی یَذْھَبَ عَرْقُھُمْ فِی الْاَرْضِ سَبْعِیْنَ ذِرَاعًا وَیَلْجِمُھُمْ حَتّٰی یَبْلُغَ اٰذَانَھُمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگوں (کے اجسام) سے پسینہ آئے گا اور ستر گز تک چلا جائے گا اور انہیں لگام دے گا حتیٰ کہ کانوں تک آ جائے گا۔

(بخاری جلد سوم کتاب الرقاق ۱۴۵۲)

عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْکُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَیُکَلِّمُہٗ رَبُّہٗ لَیْسَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَہٗ

تَرْجمانُ: فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلاَ يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ اَشَامَ مِنْهُ فَلاَ يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلاَ يَرٰى اِلَّا النَّارَ تِلْقَآءَ وَجْهِهٖ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ –

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تم میں سے ہر ایک سے بلاواسطہ کلام فرمائے گا۔ (آدمی) دائیں جانب دیکھے گا تو اپنے کئے ہوئے نیک اعمال نظر آئیں گے بائیں جانب نظر دوڑائے گا تو اپنے کردہ برے افعال نظر آئیں گے سامنے ملاحظہ کرے گا تو اسے بالکل سامنے آگ نظر آئے گی اس دوزخ سے نجات حاصل کرو اگرچہ کھجور کے ایک حصے (کے صدقہ) سے ہی ہو۔

(بخاری جلد سوم کتاب الرقاق حدیث ۱۴۶۰)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَمُوْتُ اِلَّا نَدِمَ قَالُوْا وَمَا نَدَامَتُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ ازْدَادَوَ اِنْ كَانَ مُسِيْئًا نَدِمَ اَنْ لَا يَكُوْنَ نَزَعَ –

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مرنے والا ایسا نہیں جو ندامت کا اظہار نہ کرے صحابہ کرام نے دریافت کیا کس بات پر ندامت؟ فرمایا اگر وہ صالح ہے تو اس چیز پر پشیمان ہوتا ہے کہ کثرت سے نیکیاں نہ کر سکا اور اگر برا ہے تو اس بات پر پشیمان ہوتا ہے کہ برائی کیوں نہ ترک کی۔ (ترمذی)

عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ بِرَآءٍ ثُمَّ زَایٍ فَضْلَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْاَسْلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا عَبْدٍ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ عِلْمِهٖ فِيْمَا فَعَلَ فِيْهِ وَعَنْ مَّالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَآ اَنْفَقَهٗ وَعَنْ جِسْمِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ

حضرت ابو برزہ (راء ثم زاء) حفظہ بن عبید اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن بندہ اللہ تعالیٰ کے حضور سے اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹ سکے گا جب تک کہ اس سے یہ نہ پوچھ لیا جائے (i) کہ اس نے اپنی عمر کہاں گزاری (ii) علم پر کس قدر عمل کیا (iii) مال کیسے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور اپنے بدن کو کن اعمال پر بوسیدہ کیا۔

(ترمذی جلد دوم کتاب قیامت باب حساب ۳۰۷)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارُهَا قَالُوْا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ اَخْبَارَهَا اَنْ تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ وَّاَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا اَنْ تَقُوْلَ عَمِلَ عَلَيَّ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَهٰذِهٖ اَخْبَارُهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کریمہ کی تلاوت کی اس دن زمین اپنی خبریں بتائے گی۔ (۹۹:۴) آپ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے؟ کہ اس کی خبر کیا ہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا۔ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں فرمایا اس کی خبریں یہ ہوں گی کہ اس کی پشت پر مردوزن نے جو اعمال سرانجام دیئے ہوں گے وہ ان کی شہادت دے گی اور بتائے گی کہ مجھ پر فلاں فلاں دن فلاں فلاں اعمال کئے تھے۔ یہ اس کی خبریں ہیں۔ (ترمذی جلد دوم کتاب صفۃ القیامت حدیث ۳۲۱)

عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعْرَضُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ثَلٰثَ عَرَضَاتٍ فَاَمَّا عَرْضَتَانِ فَجِدَالٌ وَمَعَاذِیْرُ وَاَمَّا الْعَرْضَةُ الثَّالِثَةُ فَعِنْدَ ذٰلِکَ تَطِیْرُ الصُّحُفُ فِی الْاَیْدِیْ فَاٰخِذٌ بِیَمِیْنِهٖ وَاٰخِذٌ بِشِمَالِهٖ ۔

حسن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوم قیامت لوگوں کو تین مرتبہ پیش کیا جائے گا۔ پس دو مرتبہ کی حاضری تو نزاع اور عذر و بہانہ پیش کرنے کی ہو گی اور تیسری مرتبہ پیشی پر نامہ اعمال اڑا دیئے جائیں گے جن کو کوئی دائیں ہاتھ میں اور کوئی بائیں ہاتھ میں تھامے گا۔ (ترمذی جلد دوم صفۃ القیامت ۳۱۷)

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِیْ اَنَّ النَّاسَ یُحْشَرُوْنَ ثَلٰثَةَ اَفْوَاجٍ فَوْجًا رَاکِبِیْنَ طَاعِمِیْنَ کَاسِیْنَ وَفَوْجًا یَسْحَبُهُمُ الْمَلٰئِکَةُ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ وَتَحْشُرُهُمُ النَّارُ وَفَوْجًا یَمْشُوْنَ وَیَسْعَوْنَ وَیُلْقِی اللّٰهُ الْاٰفَةَ عَلَی الظَّهْرِ فَلَا یَبْقٰی حَتّٰی اَنَّ الرَّجُلَ لِتَکُوْنُ لَهُ الْحَدِیْقَةُ یُعْطِیْهَا بِذَاتِ الْقَتَبِ لَا یَقْدِرُ عَلَیْهَا ۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سچے اور مصدوق حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو تین افواج کی صورت میں جمع کیا جائے گا۔ ایک فوج والے سواری پر آرام دہ لباس زیب تن کئے ہوئے ہوں گے دوسری فوج والوں کو فرشتے چہروں کے بل گھسیٹیں گے اور نار جہنم انہیں اکٹھا کرے گی تیسری فوج والے چلتے اور دوڑتے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ سواریوں پر مصیبت ڈال دے گا اور کوئی نہ بچے گی حتیٰ کہ اگر کوئی باغ رکھتا ہو گا اور سواری کے قابل جانور حاصل کرنے کیلئے اسے دے تو بھی قدرت نہیں رکھے گا۔

(مشکوٰۃ جلد سوم کتاب الفتن باب الحشر ۵۳۱۲ بحوالہ نسائی)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُجَآءُ بِالْمَوْتِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ کَاَنَّہٗ کَبْشٌ اَمْلَحُ زَادَ اَبُوْ کُرَیْبٍ فَیُوْقَفُ بَیْنَ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ وَاتَّفَقَا فِیْ بَاقِی الْحَدِیْثِ فَیُقَالُ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ ھَلْ تَعْرِفُوْنَ ھٰذَا فَیَشْرَئِبُّوْنَ وَیَنْظُرُوْنَ وَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ ھٰذَا الْمَوْتُ قَالَ وَیُقَالُ یَا اَھْلَ النَّارِ ھَلْ تَعْرِفُوْنَ ھٰذَا قَالَ فَیَشْرَئِبُّوْنَ وَیَنْظُرُوْنَ وَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ ھٰذَا الْمَوْتُ قَالَ فَیُؤْمَرُ بِہٖ فَیُذْبَحُ قَالَ ثُمَّ یُقَالُ یَااَھْلَ الْجَنَّۃِ خُلُوْدٌ فَلَا مَوْتَ وَ یَا اَھْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ فَلَا مَوْتَ قَالَ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنْذِرْھُمْ یَوْمَ الْحَسْرَۃِ اِذْ قُضِیَ الْاَمْرُ وَھُمْ فِیْ غَفْلَۃٍ وَّھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ وَاَشَارَبِیَدِہٖ اِلَی الدُّنْیَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز موت سرمئی رنگ کے مینڈھے کی صورت میں لائی جائے گی۔ (ابوکریب نے اضافی بیان کیا کہ) اسے جنت وجہنم کے وسط میں کھڑا کیا جائے گا اور باقی روایت میں راوی متفق ہیں پھر آواز دی جائے گی اے جنت والوں کیا تم اسے پہچانتے ہو وہ گردن کو اونچا کرکے دیکھ کر کہیں گے۔ ہاں یہ موت ہے پھر پوچھا جائے گا اے دوزخ والو! کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ وہ گردن اونچی کرکے دیکھ کر کہیں گے ہاں یہ موت ہے پھر اسے ذبح کرنے کا حکم دیا جائے گا تو اسے ذبح کر دیا جائے گا پھر کہا جائے گا اے اہل جنت اب ہمیشگی ہے اور موت نہیں آئے گی اے اہل دوزخ اب دوام ہے موت نہیں آئے گی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی۔ ''ترجمہ اور ان کو پشیمانی کے دن سے ڈرائیں جب اعمال کا فیصلہ کیا جائے گا جب کہ وہ غفلت میں ہیں اور وہ ایمان

قبول نہیں کریں گے اور آپ نے اپنے ہاتھ مبارک سے دنیا کی طرف اشارہ کیا۔

(مسلم کتاب الجہنم حدیث ۷۰۵۳)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ ن الْخُدْرِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَکْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِہٖ فَیَسْجُدُ لَہٗ کُلُّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَۃٍ وَیَبْقٰی مَنْ یَّسْجُدُ فِی الدُّنْیَا رِیَاءً وَسُمْعَۃً فَیَذْھَبُ لِیَسْجُدَ فَیَعُوْدُ ظَھْرُہٗ طَبَقًا وَاحِدًا

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ارشاد سنا کہ ہمارا پروردگار اپنی قدرت کی پنڈلی کھولے گا اور اس کے لئے ہر مومن اور مومنہ سجدہ کریں گے اور وہ باقی رہ جائیں گے جو دنیا میں شہرت، ریا کاری کیلئے سجدہ کرتے تھے وہ سجدہ کرنا چاہیں گے مگر ان کی کمر تختہ کی صورت اختیار کرلے گی۔

(مشکوٰۃ جلد سوم باب الحشر حدیث ۵۳۰۶ بحوالہ بخاری و مسلم)

مِقْدَادُ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا کَانَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اُدْنِیَتِ الشَّمْسُ مِنَ الْعِبَادِ حَتّٰی تَکُوْنَ قِیْدَ مِیْلٍ اَوِاثْنَتَیْنِ قَالَ سُلَیْمُ بْنُ عَامِرٍ لَا اَدْرِیْ اَیُّ الْمِیْلَیْنِ عَنٰی اَمَسَافَۃُ الْاَرْضِ اَمِ الْمِیْلُ الَّذِیْ یُکْحَلُ بِہِ الْعَیْنُ قَالَ فَتَصْھَرُھُمُ الشَّمْسُ فَیَکُوْنُوْنَ فِی الْعَرَقِ بِقَدَرِ اَعْمَالِھِمْ فَمِنْھُمْ مَنْ یَاخُذُہٗ اِلٰی عَقِبَیْہِ وَمِنْھُمْ مَنْ یَّاخُذُہٗ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ وَمِنْھُمْ مَنْ یَاخُذُہٗ اِلٰی حَقْوَیْہِ وَمِنْھُمْ مَنْ یُلْجِمُہُ الْجَامًا فَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُشِیْرُ بِیَدِہٖ اِلٰی فِیْہِ اَیْ یُلْجِمُہُ الْجَامًا ۔

صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مقداد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا سورج بندوں کے قریب یوم قیامت کر دیا جائے گا حتیٰ کہ ایک یا دو میل کے فاصلے پر ہو گا۔ سلیم بن عامر کا بیان ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ اس سے مراد کون سا میل لیا جائے۔ زمین کا فاصلہ یا سرمہ لگانے والی سلائی مراد ہے پھر سورج ان کو جلائے گا یہاں تک کہ ہر شخص اپنے اعمال کے لحاظ سے پسینے میں ڈوب جائے گا کچھ ٹخنوں تک' کچھ گھٹنوں تک' کچھ لوگ کمر تک پسینے میں ڈوبے ہوں گے اور کچھ کو پسینہ لگام ڈالے گا۔ راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے منہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دیکھا۔ مطلب کہ کہاں لگام ڈالے گا۔ (ترمذی جلد دوم کتاب صفۃ القیامت ۳۱۱)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ثَلٰثَةَ اَصْنَافٍ صِنْفًا مُّشَاةً وَصِنْفًا رُکْبَاناً وَصِنْفًا عَلٰی وُجُوْهِهِمْ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللهِ وَکَیْفَ یَمْشُوْنَ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ قَالَ اِنَّ الَّذِیْ اَمْشَاهُمْ عَلٰی اَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلٰی اَنْ یُّمْشِیَهُمْ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ اَمَا اِنَّهُمْ یَتَّقُوْنَ بِوُجُوْهِهِمْ کُلَّ حَدَبٍ وَشَوْکٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگوں کو تین اصناف سے اکٹھا کیا جائے گا ان میں ایک طرح کے لوگ پیدل' دوسرے سوار اور تیسرے چہرے کے بل چلتے ہوں گے۔ آپ سے دریافت کیا گیا یا رسول اللہ! آپ سے دریافت کیا گیا یا رسول اللہ! اپنے چہروں کے بل کیسے چلیں گے؟ آپ نے فرمایا جس نے انہیں قدموں پر چلایا انہیں چہروں پر چلانے کی قدرت رکھتا ہے لیکن وہ اپنے چہروں سے چلتے ہوئے ہر بلندی اور خار سے بچیں گے۔ (مشکوٰۃ جلد سوم باب الحشر ۵۳۱۰ بحوالہ ترمذی)

۹۵ - قیامت یومِ حساب ہے

قیامت کے روز لوگوں کے عملوں کا حساب ہوگا اسی لئے قیامت کو یوم حساب بھی کہا جاتا ہے یہ اللہ کی مرضی ہوگی جسے چاہے حساب لے کر بخشے اور جسے چاہے بغیر حساب بخش دے۔ برے لوگوں کا حساب سختی سے لیا جائے گا حساب کے وقت ذرہ ذرہ نیکی اور بدی دکھلا دی جائے گی ہر کسی کو اس کے اعمال کے متعلق بتلا دیا جائے گا۔

اہل ایمان سے حساب لینے میں نرمی استعمال کی جائے گی اور ان سے ہلکا حساب لیا جائے گا اور ان کی نیکیوں کی بنا پر ان کی برائیوں سے درگزر کیا جائے گا۔ ان کی مجموعی طور پر نیکیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے انہیں معاف کر دیا جائے گا۔ یہ اللہ کے ہاتھ میں ہوگا۔ بعض حالات میں یوں بھی ہوگا کہ جس کے گناہوں کے دفتر کے دفتر بھرے ہوں گے وہ ان میں سے کسی امر کا انکار نہ کر سکے گا اور نہ کوئی عذر اس کے پاس ہوگا اس وقت ایک پرچہ جس میں کلمہ شہادت لکھا ہوگا اسے دیا جائے گا۔ پھر ایک پلے میں وہ سب دفتر رکھے جائیں گے اور ایک میں وہ پرچہ قدرت الٰہی سے وہ پرچہ ان دفتروں سے بھاری ہو جائے گا اور وہ ہشاش بشاش داخل جنت ہوگا حق ہے کہ اس غفور و رحیم کی رحمت کی کوئی انتہا نہیں جس پر رحم فرمائے تھوڑی چیز بھی بہت کثیر ہے اس کی رحمت چاہے تو کروڑوں برس کے گناہ ایک نیکی سے معاف فرما دے بلکہ ان گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے۔

اُولٰٓئِکَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ (پ۲ بقرہ ۲۰۲)

وہی لوگ ہیں کہ ان کیلئے وہی حصہ ہے جو انھوں نے کسب کیا ہے اور اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ

اَوْ تُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللّٰہُ ؕ فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ (پ۲ بقرہ ۲۸۴)

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ ہی کے لئے ہے اور اگر جو کچھ تمہارے دل میں اسے ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ تعالیٰ اس کا حساب لے گا پس جسے چاہے گا معاف کر دے گا اور جسے چاہے عذاب دے گا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

وَکَذٰلِکَ نُوَلِّیْ بَعْضَ الظّٰلِمِیْنَ بَعْضًا ۢ بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ۝ (پ۸ انعام ۱۲۹)

اور یونہی ہم بعض ظالموں کو بعض لوگوں پر مسلط کر دیتے ہیں یہ ان کے کسب کا نتیجہ ہے۔

وَاِنْ مَّا نُرِیَنَّکَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُھُمْ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّکَ فَاِنَّمَا عَلَیْکَ الْبَلٰغُ وَعَلَیْنَا الْحِسَابُ ۝ (پ۱۳ رعد ۴۰)

اور اگر ہم تمہیں وہ عذاب دکھا دیں جس کا ہم نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے یا آپ کا پیمانہ حیات پورا کر دیں پس آپ کے ذمے تو ان تک پہنچا دینا ہے اور ہمارا کام حساب لینا ہے۔

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُھُمْ وَھُمْ فِیْ غَفْلَۃٍ مُّعْرِضُوْنَ ۝ (پ۱۷ انبیاء ۱)

لوگوں کے حساب کا وقت بالکل قریب ہے اور وہ غفلت میں غیر متوجہ بنے ہوئے ہیں۔

قٰلَ کَمْ لَبِثْتُمْ فِی الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِیْنَ ۝ قَالُوْا لَبِثْنَا یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ فَسْئَلِ الْعَآدِّیْنَ ۝ قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا لَّوْ اَنَّکُمْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ (پ ۱۸ مومنون ۱۱۲-۱۱۴)

اللہ فرمائے گا کہ تم گنتی کے شمار سے زمین میں کتنا عرصہ رہے وہ کہیں گے

ایک دن یا دن کا کچھ حصہ رہے ہیں پس شمار کرنے والوں سے دریافت کرلیا جائے'
اللہ کہے گا کہ تم دنیا میں بہت تھوڑا عرصہ رہے ہو کاش کہ تمہیں اس بات کا پتہ چل
جاتا۔

وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ
اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ○ (پ ۱۸ مومنون ۱۱۷)

اور جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی اور کو بھی معبود قرار دے تو اس کے پاس کوئی سند
نہیں ہے پس ان کا حساب ان کے رب کے پاس ہے بلاشبہ کفر کرنے والے فلاح
نہیں پائیں گے۔

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ
وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ وَكَانُوْا قَوْمًا بُوْرًا○

(پ ۱۹ الفرقان ۱۸)

وہ کہیں گے تو پاک ہے ہمارے لئے یہ جائز نہ تھا کہ ہم تیرے سوا کسی اور کو
مددگار بناتے مگر تو نے انہیں اور ان کے آباؤاجداد کو مال و متاع دیا جس سے یہ
ذکر کو بھول گئے اور وہ ہلاک ہونے والی قوم تھی۔

وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ○ فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ
الْاَنْۢبَآءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ○ (پ ۲۰ قصص ۶۵-۶۶)

اور جس دن انہیں آواز دی جائے گی اور ان سے کہا جائے گا کہ تم نے
پیغمبروں کو کیا جواب دیا تھا' پس اس دن انہیں کوئی بات سمجھ نہ آئے گی پھر وہ آپس
میں بھی سوال نہ کرسکیں گے۔

وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ○ (پ ۲۳ ص ۱۶)

کہا کہ اے ہمارے رب حساب کے دن سے پہلے ہمارے حصے جلدی دے دے۔

اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ؕ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ (پ۲۴ مومن ۱۷)

آج ہر نفس اپنی کمائی کا بدلہ پائے گا آج کسی پر بھی زیادتی نہ ہوگی بے شک اللہ تعالیٰ بڑی جلدی حساب لینے والا ہے۔

وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ۝ فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ؕ ۝ وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ؕ ۝

(پ ۲۷ واقعہ ۷ تا ۹)

اور تمہاری تین قسم کے لوگوں میں درجہ بندی کر دی جائے گی' پس ایک گروہ دائیں ہاتھ والوں کا ہوگا دائیں ہاتھ والے بہت ہی اچھے ہوں گے' اور دوسرا گروہ بائیں ہاتھ والوں کا ہوگا' بائیں ہاتھ والے بدبخت ہوں گے۔

وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ۝ يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ۝ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ؕ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ۙ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا ؕ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۝

(پ ۳۰ انفطار ۱۵ تا ۱۹)

قیامت کے روز انہیں جہنم میں ڈال دیا جائے گا' اور وہ اس سے کہیں چھپ نہ سکیں گے' اور آپ کیا جانیں کہ روز جزا کا دن کیسا ہے' پھر آپ کیا جانیں کہ انصاف کا دن کیسا ہوگا' جس دن کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے لئے کچھ بھی نہ کر سکے گا اور اس دن ہر حکم اللہ ہی کے اختیار میں ہوگا۔

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۝ۙ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۝ۙ وَّيَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝ؕ (پ ۳۰ انشقاق ۷-۹)

پھر جسے اس کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا' تو جلد ہی اس سے

آسان حساب لے لیا جائے گا' اور اپنے اہل و عیال کی طرف خوشی کے ساتھ واپس آئے گا۔

ثُمَّ اِنَّ عَلَيۡنَا حِسَابَهُمۡ ۝ (پ ۳۰ غاشیہ ۲۶)

پھر یقیناً ہم ہی ان سے حساب لیں گے۔

قیامت کے روز جس طرح بندوں سے حساب لیا جائے گا اس کے بارے میں احادیث مندرجہ ذیل ہیں۔

عَنۡ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيۡسَ اَحَدٌ يُحَاسَبُ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ اِلَّا هَلَکَ قُلۡتُ اَوَلَيۡسَ يَقُوۡلُ اللّٰهُ فَسَوۡفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيۡرًا فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِکَ الۡعَرۡضُ وَلٰکِنۡ مَنۡ نُوۡقِشَ فِی الۡحِسَابِ يَهۡلِکُ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی ایسا نہیں اگر اس سے قیامت کے دن حساب لیا گیا تو وہ ضرور ہلاک ہو جائے گا۔ میں نے عرض کی کیا اللہ جل شانہ نے یہ نہیں فرمایا کہ ''قریب ہی اس کا حساب آسانی سے لیا جائے گا۔(۸:۸۴) فرمایا یہ تو صرف پیشی ہے اور جس سے حساب کے وقت پوچھ گچھ ہوئی وہ تباہ ہو گیا۔

(بخاری جلد سوم کتاب الرقاق حدیث ۱۴۵۹)

عَنۡ اَبِیۡ هُرَيۡرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ مَنۡ کَانَتۡ لَهٗ مَظۡلِمَةٌ لِاَخِيۡهِ مِنۡ عِرۡضِهٖ اَوۡشَیۡئٌ فَلۡيَتَحَلَّلۡهُ مِنۡهُ الۡيَوۡمَ قَبۡلَ اَنۡ لَّا يَکُوۡنَ دِيۡنَارٌ وَّلَا دِرۡهَمٌ اِنۡ کَانَ لَهٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنۡهُ بِقَدۡرِ مَظۡلِمَتِهٖ وَاِنۡ لَّمۡ تَکُنۡ لَهٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَمِنۡ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهٖ فَحُمِلَ عَلَيۡهِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے بھائی پر ظلم کا ارتکاب کیا ہو آبروریزی کے ذریعے یا کسی اور طریقے سے اس دن کے آنے سے پہلے اس سے بخشوا لے کیونکہ اس دن درہم و دینار نہ ہوں گے اگر اس کے پاس صالح اعمال ہوئے تو پھر اس ظلم کے مساوی لے لئے جائیں گے اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوئیں تو مظلوم کے گناہوں کا بوجھ اس پر ڈال دیا جائے گا۔ (ترمذی)

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ ارْتَحَلَتِ الدُّنْيَا مُدْبِرَةً وَّارْتَحَلَتِ الْاٰخِرَةُ مُقْبِلَةً وَّلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بَنُوْنَ فَكُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الْاٰخِرَةِ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الدُّنْيَا فَاِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَّحِسَابَ وَغَدًا حِسَابٌ وَّلَا عَمَلَ –

روایت میں آتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا دنیا پشت پھیر کر جا رہی ہے اور آخرت سامنے آ رہی ہے (لوگ) دونوں میں ہر ایک کی اولاد میں سے ہیں تم آخرت کے بیٹے بنو اس لئے کہ آج عمل ہے مگر حساب نہیں لیکن کل حساب ہوگا عمل نہیں ہوگا۔ (مشکوٰۃ جلد دوم کتاب الرقاق ۴۹۸۵ بحوالہ بخاری)

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاءُ بِنُوْحٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ لَهٗ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ يَا رَبِّ فَتُسْئَلُ اُمَّتُهٗ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ مَاجَاءَ نَا مِنْ نَّذِيْرٍ فَيُقَالُ مَنْ شُهُوْدُكَ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَاُمَّتُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُجَاءُ بِكُمْ فَتَشْهَدُوْنَ اَنَّهٗ قَدْ بَلَّغَ ثُمَّ قَرَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَالِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا –

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن حضرت نوح کو حاضر خدمت کیا جائے گا اور انہیں کہا جائے گا کیا تم نے (اللہ کا) پیغام پہنچا دیا تھا۔ عرض کریں گے اے پروردگار ہاں ان کی امت سے سوال ہو گا کیا تمہیں حکم دے دیا گیا تھا وہ کہیں گے کہ ہمارے ہاں کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔ (حضرت نوح سے) کہا جائے گا تمہارا گواہ کون ہے؟ حضرت نوح فرمائیں گے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر تمہیں حاضر کیا جائے گا تو تم شہادت دو گے کہ حضرت نوح نے حکم پہنچا دیا تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت کی تمہیں اس لئے امت وسطیٰ بنایا ہے کہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ رسول (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تم پر گواہ ہوں۔ (۲:۱۴۳)

مشکوٰۃ جلد سوم باب احساب ۵۲۱۷ بحوالہ بخاری)

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ دَفَعَ اللّٰہُ اِلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ یَھُوْدِیًا اَوْنَصْرَانِیًّا فَیَقُوْلُ ھٰذَا فِکَاکُکَ مِنَ النَّارِ ۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کے تحویل میں ایک یہودی یا نصرانی دے کر فرمائے گا یہ دوزخ سے تیرا فدیہ ہے۔

(مسلم کتاب توبہ حدیث ۶۸۸۳)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَنِ الْمُفْلِسُ قَالُوْا الْمُفْلِسُ فِیْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ لَا دِرْھَمَ لَہٗ وَلَا مَتَاعَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُفْلِسُ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَاتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِصَلٰوۃٍ وَصِیَامٍ وَزَکٰوۃٍ وَیَاتِیْ قَدْ شَتَمَ ھٰذَا

وَقَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَکَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيَقْعُدُ فَيَقْتَصُّ هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُقْتَصَّ مَا عَلَيْهِ مِنَ الْخَطَايَا اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِى النَّارِ –

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ صحابہ بولے یا رسول اللہ! ہمارے ہاں وہ مفلس ہے جس کے پاس نہ تو درہم ہیں اور نہ ہی کوئی متاع۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کے پاس نماز، روزہ، زکوٰۃ ہو گا حالانکہ اس نے کسی گالی دی ہو گی، کسی پر تہمت لگائی ہو گی کسی کا مال ہڑپ کیا ہو گا اور کسی کا ناحق خون بہایا ہو گا اور کسی کو مارا ہو گا، پس وہ شخص بیٹھا ہو گا اور وہ لوگ (ان گناہوں کے) صلے میں اس کی نیکیاں لے کر چلتے بنیں گے اگر گناہوں کا بدلہ چکانے سے پہلے نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو ان حضرات کے گناہ اسے منتقل کر دیئے جائیں گے اور اسے دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔ (مسلم، ترمذی جلد دوم کتاب قیامت ۳۰۸)

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَايُسْأَلُ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ النَّعِيْمِ اَنْ يُّقَالَ لَهٗ اَلَمْ نُصَحِّحْ جِسْمَکَ وَنُرَوِّکَ مِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ –

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن بندے سے سب سے اول نعمتوں کے متعلق محاسبہ کیا جائے گا اور احسان جتلایا جائے گا کیا میں نے تیرے بدن کو صحیح نہیں رکھا اور تجھے ٹھنڈے پانی سے سیراب نہیں کیا۔ (ترمذی)

عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْکُمْ مِنْ رَجُلٍ اِلَّا سَیُکَلِّمُہٗ رَبُّہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَلَیْسَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَہٗ تَرْجُمَانٌ ثُمَّ یَنْظُرُ اَیْمَنَ مِنْہُ فَلَا یَرٰی شَیْئًا اِلَّا شَیْئًا قَدَّمَہٗ ثُمَّ یَنْظُرُ شَأَمَ مِنْہُ فَلَا یَرٰی شَیْئًا اِلَّا شَیْئًا قَدَّمَہٗ ثُمَّ یَنْظُرُ تِلْقَاءَ وَجْھِہٖ فَتَسْتَقْبِلُہُ النَّارُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ اَنْ یَقِیَ وَجْھَہُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ فَلْیَفْعَلْ۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم میں سے ہر ایک کے ساتھ (براہ راست) گفتگو فرمائے گا اور درمیان میں کوئی ترجمانی کرنے والا نہ ہوگا پھر بندہ اپنے دائیں جانب نظر دوڑائے گا تو فقط اپنے کیے ہوئے اعمال کے سوا کچھ نظر نہ آئے گا پھر بائیں جانب نظر دوڑائے گا تو اپنے دنیا میں آگے بھیجے ہوئے اعمال ہی دیکھے گا اور اگلی جانب آگ نظر آئے گی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گر تم اپنے آپ کو اس آگ سے محفوظ کر سکتے ہو تو محفوظ کرو اگرچہ کھجور (کو ہی اللہ کے راستے میں) دینے سے ہی ہو۔ (ترمذی جلد دوم کتاب صفت قیامت ۳۰۵)

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَعَدَنِیْ رَبِّیْ اَنْ یُدْخِلَ الْجَنَّۃَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعِیْنَ اَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَیْھِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ کُلِّ اَلْفٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا وَثَلٰثُ حَثَیَاتٍ رَبِّیْ۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ میرے پروردگار نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میری امت میں سے ستر ہزار لوگ بغیر حساب و عذاب جنت میں داخل کرے گا اور ہر ہزار کے ہمراہ ستر ہزار ہوں گے اور اس کے علاوہ میرے رب کے تین اور

چلو۔ (ترمذی)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتُؤَدَّنَ الْحُقُوْقُ اِلٰی اَھْلِھَا حَتّٰی تُقَادَ الشَّاۃُ الْجَلْحَآءُ مِنَ الشَّاۃِ الْقَرْنَاءِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن حق والوں کو ان کا حق ضرور عطا کیا جائے گا حتیٰ کہ سینگوں کے بغیر بکری' سینگ والی بکری کے بدلے میں دے دی جائے گی۔ (ترمذی)

عَنْ اَبِیْ بَرْزَۃَ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَزُوْلُ قَدَ مَا عَبْدٍ حَتّٰی یُسْئَالَ عَنْ عُمُرِہٖ فِیْمَا اَفْنَاہُ وَعَنْ عِلْمِہٖ فِیْمَا فَعَلَ وَعَنْ مَالِہٖ مِنْ اَیْنَ اِکْتَسَبَہٗ وَفِیْمَا اَنْفَقَہٗ وَعَنْ جِسْمِہٖ فِیْمَا اَبْلَاہُ۔

حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تک بندہ اپنے پروردگار کے حضور کھڑا رہے گا یہاں تک کہ اس سے یہ سوال نہ کرلیا جائے کہ اس نے اپنی زندگی کیسے گزاری' اپنے علم کے مطابق کیا عمل کیا مال کیسے کمایا اور کہاں پر صرف کیا اور اپنا بدن کس فعل میں بوسیدہ کیا۔ (ترمذی جلد دوم کتاب صفت قیامت ۳۰۷)

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزُوْلُ قَدَ مَا ابْنَ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنْ عِنْدِ رَبِّہٖ حَتّٰی یُسْئَالَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِہٖ فِیْمَا اَفْنَاہُ وَعَنْ شَبَابِہٖ فِیْمَا اَبْلَاہُ وَعَنْ مَالِہٖ مِنْ اَیْنَ اِکْتَسَبَہٗ وَفِیْمَا اَنْفَقَہٗ وَمَا ذَا عَمِلَ فِیْمَا عَلِمَہٗ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا قیامت کے روز ابن آدم اس وقت تک اپنے رب کے حضور کھڑا رہے گا یہاں تک کہ اس سے پانچ چیزوں کے متعلق پوچھ نہ لیا جائے (i) کہ اس نے زندگی کس فعل میں گزاری (ii) اپنے شباب کو کہاں فنا کیا (iii) مال کس طرح کمایا اور (iv) کس جگہ خرچ کیا (v) اور اپنے علم کے مطابق کیا فعل کیا؟

(ترمذی جلد دوم کتاب صفت قیامت ۳۰۶)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رحِمَ اللّٰهُ عَبْدًا کَانَتْ لِاَخِیْهِ عِنْدَهٗ مَظْلِمَةٌ فِیْ عِرْضٍ اَوْ مَالٍ فَجَائَهٗ فَاسْتَحَلَّهٗ قَبْلَ اَنْ یُّؤْخَذَ وَلَیْسَ ثَمَّ دِیْنَارٌ وَّلَا دِرْهَمٌ فَاِنْ کَانَتْ لَهٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَاِنْ لَّمْ تَکُنْ لَهٗ حَسَنَاتٌ حَمَّلُوْا عَلَیْهِ مِنْ سَیِّاٰتِهِمْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم کرے جس کے ہاں اپنے بھائی کی عزت اور مال کا حق ہے اور وہ (حساب کے روز) چھننے سے پہلے حق والے سے معافی طلب کر کے چھٹکارا حاصل کر لے کیونکہ اس مقام پر (قیامت کو) نہ تو دینار چلیں گے اور نہ درہم اگر اس کی نیکیاں ہوں گی تو نیکیوں میں حساب دیا جائے گا اور اگر صالح اعمال نہیں ہوں گے تو ان متاثرہ لوگوں کے گناہ اسے منتقل کر دیئے جائیں گے۔ (ترمذی جلد دوم کتاب قیامت ۳۰۹)

عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ یَزِیْدَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُحْشَرُ النَّاسُ فِیْ صَعِیْدٍ وَّاحِدٍ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَیُنَادِیْ مُنَادٍ فَیَقُوْلُ اَیْنَ الَّذِیْنَ کَانَتْ تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ فَیَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِیْلٌ فَیَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَیْرِ حِسَابٍ ثُمَّ یُؤْمَرُ بِسَائِرِ النَّاسِ اِلَی الْحِسَابِ۔

حضرت اسماء بنت یزید سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو قیامت کے دن ایک ہی چٹیل میدان میں اکٹھا کیا جائے گا پس ایک ندا کرنے والا اعلان کرے گا وہ لوگ کہاں ہیں جنہوں نے اپنی کروٹوں کو بستروں سے علیدہ رکھا۔ وہ کھڑے ہوں گے اور بہت قلیل ہی ہوں گے ان کو بغیر حساب جنت میں داخل کر دیا جائے گا اس کے بعد تمام لوگوں کو حساب کی جانب جانے کا حکم ہوگا۔ (بیہقی، مشکوٰۃ جلد سوم ۵۳۲۸)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ ِ الْخُدْرِیْ اَنَّہٗ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخْبِرْنِیْ مَنْ یَّقْوٰی عَلَی الْقِیَامِ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ الَّذِیْ قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ فَقَالَ یُخَفَّفُ عَلَی الْمُؤْمِنِ حَتّٰی یَکُوْنَ عَلَیْہِ کَالصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ ـ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی مجھے خبر دیجئے اس قیام کی قیامت کے دن کس میں طاقت ہوگی جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (۶:۸۳) کہ وہ مومن پر خفیف کر دیا جائے گا حتیٰ کہ وہ (قیام) اس کیلئے اس طرح ہوگا جس طرح فرض نماز کا۔ (بیہقی، مشکوٰۃ جلد سوم ۵۳۲۶)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ ِ الْخُدْرِیِّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُہٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ مَاطُوْلُ ھٰذَا الْیَوْمِ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّہٗ لَیُخَفَّفُ عَلَی الْمُؤْمِنِ حَتّٰی یَکُوْنَ اَھْوَنَ عَلَیْہِ مِنَ الصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ یُصَلِّیْھَا فِی الدُّنْیَا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس دن کے متعلق پوچھا جس کی مقدار پچاس ہزار ہے کہ اس دن کی

لمبائی کتنی ہوگی؟ فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ وہ مومن پر اتنا ہلکا بنا دیا جائے گا کہ اس پر فرض نماز سے بھی سہل ہوگا جتنے وقت میں وہ دنیا میں پڑھے۔ (بیہقی 'مشکوٰۃ جلد سوم ۵۳۲۷)

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ اَنَّ الْمَعْرُوْفَ وَالْمُنْکَرَ خَلِیْقَتَانِ تُنْصَبَانِ لِلنَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَاَمَّا الْمَعْرُوْفُ فَیُبَشِّرُ اَصْحَابَہٗ وَیُوْعِدُھُمُ الْخَیْرَ وَاَمَّا الْمُنْکَرُ فَیَقُوْلُ اِلَیْکُمْ وَمَا یَسْتَطِیْعُوْنَ لَہٗ اِلَّا لُزُوْمًا۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے نیکی اور برائی دونوں قیامت کے دن لوگوں کیلئے کھڑی کی جائیں گی۔ نیکی اپنے فاعل کو خوشی کا مژدہ دے گی اور ان سے بھلائی کا وعدہ کرے گی جب کہ برائی دہائی دے گی دور ہو جاؤ! اور تم میں اس کے ساتھ چمٹنے کی قوت نہ ہوگی۔

(مشکوٰۃ جلد دوم کتاب الاداب ۲۹۲۵ بحوالہ بیہقی و احمد)

عَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ بَعْضِ صَلٰوتِہٖ اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَسِیْرًا قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ مَاالْحِسَابُ الْیَسِیْرُ قَالَ اَنْ یَّنْظُرَ فِیْ کِتَابِہٖ فَیُجَاوِزُ عَنْہُ اَنَّہٗ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ یَوْمَئِذٍ یَاعَآئِشَۃُ ھَلَکَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نماز میں یہ دعا مانگتے ہوئے سنا اے اللہ! مجھ سے نرمی سے حساب لینا میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ! آسان حساب سے کیا مراد

ہے؟ ارشاد فرمایا جب کہ اس کی کتاب دیکھ کر اعراض فرمائے اے عائشہ اس کیلئے ہلاکت ہوگئی جس سے بوقت حساب پوچھ گچھ کی گئی۔

(مشکوٰۃ جلد سوم کتاب الحشر ۵۳۲۵ بحوالہ احمد)

۹۶۰- اعمال نامہ

اعمال نامہ انسان کے اچھے اور برے اعمال کا آئینہ ہے جو روزانہ انسان کرتا ہے اور اس کے فرشتے اسے لکھ کر محفوظ کر لیتے ہیں یہ اعمال نامہ ہر شخص کو قیامت کے روز دیا جائے گا تا کہ وہ خود دیکھ لے کہ اس نے کیا اچھا کیا ہے اور کیا برا کیا ہے کیونکہ اعمال نامے میں ہر انسان کے دنیا میں کیئے گئے تمام اعمال درج ہوں گے اس کے بارے میں آیات حسب ذیل ہیں۔

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْآ اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ o (پ۱۴ آل عمران ۱۸۱)

بے شک اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا یہ کہنا سن لیا جنہوں نے یہ کہا کہ اللہ فقیر ہے اور ہم غنی ہیں جو بات انہوں نے کہی ہے اسے اور ان کا نبیوں کو ناحق قتل کرنا لکھ رکھیں گے اور ہم کہیں گے کہ آگ کے عذاب کا مزہ چکھو۔

وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِىْ تَقُوْلُ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا o (پ۵ نساء ۸۱)

اور کہتے ہیں کہ ہم اطاعت کرتے ہیں مگر جب آپ کے پاس سے چلے جاتے ہیں تو ان میں سے ایک جماعت جو بات انہوں نے کہی تھی اس کے خلاف

رات کو منصوبے بناتی ہے جو منصوبے وہ بناتے ہیں اللہ انہیں لکھ لیتا ہے آپ ان سے درگزر کریں اور اللہ پر بھروسہ کریں اور اللہ کارسازی کے لئے کافی ہے۔

مَا کَانَ لِاَھْلِ الْمَدِیْنَةِ وَمَنْ حَوْلَھُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ یَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ وَلَا یَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِھِمْ عَنْ نَّفْسِہٖ ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ لَا یُصِیْبُھُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا یَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا یَّغِیْظُ الْکُفَّارَ وَلَا یَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّیْلًا اِلَّا کُتِبَ لَھُمْ بِہٖ عَمَلٌ صَالِحٌ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ وَلَا یُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِیْرَةً وَّلَا کَبِیْرَةً وَّلَا یَقْطَعُوْنَ وَادِیًا اِلَّا کُتِبَ لَھُمْ لِیَجْزِیَھُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ (پ ۱۱ توبہ ۱۲۰ تا ۱۲۱)

اہل مدینہ اور مدینہ کے گردونواح میں جو بدو رہتے تھے ان کے لئے مناسب نہ تھا کہ وہ اللہ کے رسول سے پیچھے رہ جائیں اور نہ یہ کہ اپنی جانوں کو ان کی جان سے ترجیح دیں یہ اس لئے کہ نہیں پہنچتی انہیں کوئی اللہ کی راہ میں پیاس اور نہ کوئی تکلیف اور نہ بھوک اور نہ وہ کسی چلنے کی جگہ پر چلتے ہیں جس سے کافر غصے میں آ جائیں اور نہ وہ دشمن سے کچھ حاصل کرتے ہیں مگر یہ کہ ان مصائب کے عوض میں ان کے لئے نیک عمل لکھ دیا جاتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا' اور جو وہ اللہ کی راہ میں چھوٹی یا بڑی رقم خرچ کرتے ہیں یا کوئی وادی عبور کرتے ہیں سب کچھ ان کے لئے لکھ لیا جاتا ہے تاکہ اللہ انہیں بہترین جزا دے ان کاموں کی جو وہ کرتے ہیں۔

وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْ ۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْھُمْ اِذَا لَھُمْ مَّکْرٌ فِیْٓ اٰیَاتِنَا قُلِ اللّٰہُ اَسْرَعُ مَکْرًا اِنَّ رُسُلَنَا یَکْتُبُوْنَ مَا تَمْکُرُوْنَ ۝

(پ ۱۱ یونس ۲۱)

اور جب ہم لوگوں کو مصیبت کے بعد اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ ہماری آیتوں کے بارے میں مکروفریب کرنے لگتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ اللہ کی تدبیر میں بہت تیزی ہے بے شک ہمارے فرشتے لکھ لیتے ہیں جو تم مکروفریب کرتے ہو۔

وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ؕ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰهُ مَنْشُوْرًا ۝ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ۝ (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۱۳ تا ۱۴)

اور ہم نے ہر انسان کا لکھا ہوا قسمت نامہ اس کی گردن میں ڈال دیا اور قیامت کے دن ہم ایک تحریر نکالیں گے جسے وہ واضح طور پر اپنے سامنے پائے گا اپنا اعمال نامہ پڑھ لے آج تو اپنا حساب خود لینے کے لئے کافی ہے۔

يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ ۚ فَمَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝ (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۷۱)

جس دن ہم تمام لوگوں کو ان کے اماموں کیساتھ بلائیں گے پس جس کو اس کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ اپنے اعمال نامے کو پڑھیں گے اور ان میں ذرہ بھر ظلم نہیں پائیں گے۔

وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ؕ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ۝

(پ ۱۵ کہف ۴۹)

ان کے سامنے اعمال نامہ ہوگا آپ دیکھیں گے کہ اس سے مجرم ڈر رہے ہوں گے اور وہ کہیں گے ہائے افسوس اس کتاب کو کیا ہو گیا ہے اس میں نہ کسی

چھوٹے اور نہ کسی بڑے گناہ کو چھوڑا گیا ہے جس کا شمار نہ کر لیا گیا ہو جو کچھ انہوں نے کیا وہ سب اپنے سامنے حاضر پالیں گے اور تمہارا رب کسی پر زیادتی نہیں کرتا۔

كَلَّا ؕ سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ○ وَّنَرِثُهٗ مَا يَقُوْلُ وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا ○ (پ ۱۶ مریم ۷۹-۸۰)

ہرگز نہیں جو وہ کہتا ہے ہم اسے لکھ لیں گے اور اس کے لئے عذاب کی طوالت کو بڑھا دیں گے اور جو کچھ وہ کہتا ہے اس کے وارث ہم ہوں گے اور وہ ہمارے پاس اکیلا آئے گا۔ (پ ۱۶ مریم ۷۹-۸۰)

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ○ (پ ۱۷ انبیاء ۹۴)

پس جو کوئی صالح عمل کرے اور وہ مومن ہو تو ہم اس کی محنت کو رائیگاں نہیں کریں گے اور ہم بے شک اس کے لئے لکھنے والے ہیں۔

اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ؕ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ○ (پ ۲۲ یٰسین ۱۲)

بے شک ہم فوت شدہ کو زندہ کریں گے اور ان کے آگے اور پیچھے کی باتوں کو لکھ لیتے ہیں اور ہم نے ہر چیز کو روشن کتاب میں محفوظ کر رکھا ہے۔

وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ؕ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ؕ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْئَلُوْنَ ○ (پ ۲۵ زخرف ۱۹)

اور انہوں نے فرشتوں کو جو رحمان کے بندے ہیں عورتیں قرار دے دیا کیا یہ ان کی تخلیق کے وقت حاضر تھے اب ان کی گواہی لکھ لی جائے گی اور اس کا انہیں جواب دینا ہوگا۔

اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ○ اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ

وَنَجْوٰهُمْ ؕ بَلٰی وَرُسُلُنَا لَدَیْهِمْ یَكْتُبُوْنَ٥ (پ ۲۵ زخرف ۷۹-۸۰)

کیا انہوں نے اپنے کسی کام کے کرنے کا فیصلہ کر رکھا ہے تو ہم بھی اپنے فیصلے کو پکا کر لیتے ہیں کیا یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کے پوشیدہ رازوں اور سرگوشیوں کو نہیں سنتے ہاں ہم سنتے ہیں اور ہمارے فرشتے ان کے پاس موجود رہتے ہیں جو ان کی باتیں لکھتے رہتے ہیں۔

وَتَرٰی كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِیَةً ۫ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰۤی اِلٰی كِتٰبِهَا ؕ اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ٥ هٰذَا كِتٰبُنَا یَنْطِقُ عَلَیْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ٥ (پ ۲۵ جاثیہ ۲۸-۲۹)

آپ ہر امت کو گھٹنوں کے بل گرا دیکھیں گے ہر امت کو اپنے اعمال نامے کی طرف بلایا جائے گا آج کے دن تمہیں اس کا بدلہ دیا جائے گا جو کچھ تم کیا کرتے تھے ہمارا یہ لکھا ہوا اعمال نامہ تمہارے بارے میں حق بیان کر دے گا جو کچھ تم کرتے تھے ہم اسے لکھواتے رہے۔

قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِیْظٌ٥ بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِیْۤ اَمْرٍ مَّرِیْجٍ٥ (پ ۲۶ ق ۴-۵)

ان کے جسم کو جتنا زمین کھا کر کم کر دیتی ہے وہ ہمیں معلوم ہے اور ہمارے پاس کتاب میں سب کچھ محفوظ ہے، بلکہ انہوں نے حق کو جھٹلایا حق آ جانے کے باوجود وہ ایک معمہ میں مبتلا ہیں۔

اِذْ یَتَلَقَّی الْمُتَلَقِّیٰنِ عَنِ الْیَمِیْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِیْدٌ٥ مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ٥ (پ۲۶ ق ۱۷-۱۸)

جب انسان کوئی فعل کرتا ہے تو لکھنے والے لکھ لیتے ہیں جو اس کی دائیں جانب اور بائیں جانب بیٹھے ہوتے ہیں، وہ اپنی زبان سے کوئی بات نہیں نکالتا کہ

ایک لکھنے والا نگران اس کے پاس ہی ہوتا ہے۔

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍo وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِo وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌo (پ ۲۷ قمر ۵۱ تا ۵۳)

اور ہم نے بہت سے منکروں کو ہلاک کر دیا ہے تو کیا کوئی نصیحت قبول کرنے والا ہے' اور جو کچھ انہوں نے کیا ہے وہ نوشتوں میں درج ہے' اور ہر چھوٹی اور بڑی بات تحریر شدہ ہے۔

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْo

(پ ۲۹ حاقہ ۲۵)

اور جس کو اس کا اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا کاش کہ مجھے میرا اعمال نامہ نہ دیا جاتا۔

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍo وَمَآ اَدْرٰكَ مَا سِجِّيْنٌo كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌo (پ ۳۰ مطففین ۷ تا ۹)

بے شک بدکاروں کا اعمال نامہ سجین میں اور اس کا ادراک نہیں کہ سجین کیا ہے' یہ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے۔

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَo وَمَآ اَدْرٰكَ مَا عِلِّيُّوْنَo كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌo يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَo (پ ۳۰ مطففین ۱۸ تا ۲۱)

ہاں ہاں بے شک نیک لوگوں کے اعمال نامے علیین میں ہوں گے' اور اس کا ادراک کیا ہے کہ علیین کیا ہے' وہ ایک مہر کیا ہوا نوشتہ ہے' جس پر اللہ کے مقربین حاضر رہتے ہیں۔

يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۵ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْo فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗo وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗo

(پ ۳۰ زلزال ۶ تا ۹)

اس روز لوگ مختلف کیفیات میں اپنے رب کی طرف آئیں گے تاکہ ان کو ان کے اعمال دکھا دیں، پس جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا، اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہوگی وہ بھی اسے دیکھ لے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالُوْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ هَلْ نَرٰی رَبَّنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قَالَ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ الشَّمْسِ فِی الظَّهِیْرَةِ لَیْسَتَ فِیْ سَحَابَةٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ لَیْس فِیْ سَحَابَةٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ رَبِّکُمْ اِلَّا کَمَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ اَحَدِهِمَا قَالَ فَیَلْقَی الْعَبْدَ فَیَقُوْلُ اَیْ فُلْ اَلَمْ اُکْرِمْکَ وَاُسَوِّدْکَ وَاُزَوِّجْکَ وَاُسَخِّرْ لَکَ الْخَیْلَ وَالْاِبِلَ وَاَذَرْکَ تَرَاسُ وَتَرْبَعُ فَیَقُوْلُ بَلٰی قَالَ فَیَقُوْلُ اَفَظَنَنْتَ اَنَّکَ مُلَاقِیَّ فَیَقُوْلُ لَا فَیَقُوْلُ فَاِنِّیْ قَدْ اَنْسَاکَ کَمَا نَسِیْتَنِیْ ثُمَّ یَلْقَی الثَّانِیْ فَذَکَرَ مِثْلَهٗ ثُمَّ یَلْقَی الثَّالِثَ فَیَقُوْلُ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِکَ فَیَقُوْلُ یَارَبِّ اٰمَنْتُ بِکَ وَبِکِتَابِکَ وَبِرُسُلِکَ وَصَلَّیْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَیُثْنِیْ بِخَیْرٍ مَا اسْتَطَاعَ فَیَقُوْلُ هٰهُنَا اِذاً ثُمَّ یُقَالُ الْاٰنَ نَبْعَثُ شَاهِدًا عَلَیْکَ وَیَتَفَکَّرُ فِیْ نَفْسِهٖ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْهَدُ عَلَیَّ فَیُخْتَمُ عَلٰی فِیْهِ وَیُقَالُ لِفَخِذِهٖ اِنْطِقِیْ فَتَنْطِقُ فَخِذُهٗ وَلَحْمُهٗ وَعِظَامُهٗ بِعَمَلِهٖ وَذٰلِکَ لِیُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهٖ وَذَالِکَ الْمُنَافِقُ وَذَالِکَ الَّذِیْ سَخِطَ اللّٰہُ عَلَیْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار کی زیارت کریں گے؟ آپ نے فرمایا کہ دوپہر کے وقت بادلوں کے بغیر سورج کو دیکھنے میں کوئی

تردد ہوتا ہے۔ ہم نے عرض کیا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا اس ذات کریمہ کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم اپنے پروردگار کی زیارت میں کوئی تردد نہ کرو گے جس طرح اپنے کسی فرد کو دیکھنے میں کوئی تامل نہیں کرتے پس آپ نے فرمایا کہ (اللہ تعالیٰ) اپنے کسی بندے سے ملاقات کرے گا اور دریافت فرمائے گا کیا میں نے تجھے عزت نہ عطا کی سرداری نہ بخشی' بیوی نہ دی؟ اور اونٹ اور گھوڑے تیرے پیروکار کیئے اور سرداری عطا کی کہ تو چوتھائی حصہ وصول کرتا رہا۔ بندہ عرض کرے گا کیوں نہیں۔ (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا کیا تو میرے ساتھ ملاقات کا خیال رکھتا تھا؟ عرض کرے گا نہیں (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا میں نے تجھے پس پشت ڈالے رکھا جیسے تو نے مجھے بھلائے رکھا۔ پھر (اللہ تعالیٰ) دوسرے سے ملے گا اور اسی طرح کی گفتگو ہوگی پھر تیسرے سے ملے گا اور اس بھی اسی طرح کی بات ہوگی وہ کہے گا اے پروردگار! میں تیری ذات پر ایمان لایا اور تیری کتاب پر اور تیرے رسول پر اور نماز ادا کی اور روزے رکھے اور خیرات کی استطاعت کے مطابق اپنی خوبیاں بیان کرے گا۔ (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا کہ ذرا توقف کرو ہم ابھی تجھ پر گواہ پیش کرتے ہیں وہ دل میں تصور کرے گا کہ مجھ پر کون گواہی دے گا پس اس کے منہ کو مہر بند کرایا جائے گا اور اس کی ران کو بولنے کا حکم دیا جائے گا تو اس کی ران کا گوشت اور ہڈیاں اس کے اعمال کی گواہی دیں گے تاکہ وہ اپنا عذر خود ضائع کرے اس لئے کہ وہ منافق ہے اور اللہ تعالیٰ کا اس پر قہر ہے۔

(شرح مسلم جلد ۷ کتاب زہد و رقاق ۳۰۷)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِکَ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا اَضْحَکُ قَالَ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهٗ يَقُوْلُ يَا رَبِّ اَلَمْ تُجِرْنِيْ مِنَ الظُّلْمِ قَالَ

يَقُوْلُ بلى قَالَ فيقُوْلُ فَاِنِّىْ لا اُجِيْزُ عَلٰى نَفْسِىْ اِلَّا شَاهِدًا مِّنِّىْ قَالَ فَيَقُوْلُ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيْدًا وَبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ شُهُوْدًا قَالَ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ فَيُقَالُ لِاَرْكَانِهٖ اِنْطِقِىْ قَالَ فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِهٖ ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْكَلَامِ قَالَ فَيَقُوْلُ بُعْدًا لَّكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ اُنَاضِلُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں تھے کہ آپ مسکرائے اور فرمایا کہ تمہیں معلوم ہے کہ میں کیوں مسکرا رہا ہوں؟ ہم نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں فرمایا کہ تخاطب کی بناء پر جو بندہ اپنے رب سے کرے گا اور عرض کرے گا اے میرے پروردگار! کیا تو نے مجھے ظلم کے باوجود امان عطا نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیوں نہیں، عرض گزار ہوگا میں روا نہیں سمجھتا کہ شہادت دینے والا مجھ سے ہو اللہ تعالیٰ فرمائے گا آج تیری جان ہی تجھ پر کافی ہے اور کراماً کاتبین کی گواہی بھی ہوگی۔ راوی کہتے ہیں کہ اس کے منہ کو مہر بند کر دیا جائے گا اور اس کے اعضاء کو بولنے کا حکم دیا جائے گا تو وہ اعمال بتائیں گے پھر اسے بولنے کی طاقت دے دی جائے گی تو یوں کہے گا تمہارا ناس ہو میں تو تمہاری جانب سے جھگڑا کر رہا تھا۔ (شرح مسلم جلد ۷ کتاب الزہد ۳۰۸)

عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلٰثَ عَرْضَاتٍ فَاَمَّا عَرْضَتَانِ فَجِدَالٌ وَمَعَاذِيْرُ وَاَمَّا الْعَرْضَةُ الثَّالِثَةُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَطِيْرُ الصُّحُفُ فِى الْاَيْدِىْ فَاٰخِذٌ بِيَمِيْنِهٖ وَاٰخِذٌ بِشِمَالِهٖ۔

حسن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگوں کو تین مرتبہ حاضر کیا جائے گا پس دو حاضریاں تو جھگڑنے اور عذر کرنے کیلئے ہوں گی اور تیسری حاضری کے وقت نامہ اعمال اڑائے جائیں گے جن کو کوئی دائیں ہاتھ میں اور کوئی بائیں ہاتھ میں تھامے گا۔ (ترمذی جلد دوم کتاب صفۃ القیامت ۳۱۷)

عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْکُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَیُکَلِّمُہٗ رَبُّہٗ لَیْسَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَہٗ تَرْجُمَانٌ وَلَا حِجَابٌ یَحْجُبُہٗ فَیَنْظُرُ اَیْمَنَ مِنْہُ فَلَا یَرٰی اِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِہٖ وَیَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْہُ فَلَا یَرٰی اِلَّا مَا قَدَّمَ وَیَنْظُرُ بَیْنَ یَدَیْہِ فَلَا یَرٰی اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْھِہٖ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں مگر وہ اپنے پروردگار سے ہم کلام ہوگا جب کہ اس کے اور اس کے پروردگار کے درمیان کوئی ترجمانی کرنے والا نہ ہوگا اور نہ کوئی پردہ جو اسے پوشیدہ کردے پس جب وہ اپنے دائیں طرف دیکھے گا تو اپنے اعمال کے سوا کچھ نظر نہ آئے گا اور اگر بائیں طرف دیکھے گا تو اپنے اعمال کے سوا کچھ نظر نہ آئے گا اور سامنے نظر دوڑائے تو آگ کے سوا کچھ نہیں دیکھے گا' پس آگ سے نجات حاصل کرو اگرچہ کھجور کا ایک حصہ ہی صدقہ دے کر۔ (بخاری جلد سوم کتاب الرقاق حدیث ۱۴۶۰)

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یُدْنِی الْمُؤْمِنَ فَیَضَعُ عَلَیْہِ کَنَفَہٗ وَیَسْتُرُہٗ فَیَقُوْلُ اَتَعْرِفُ ذَنْبَ کَذَا اَتَعْرِفُ ذَنْبَ کَذَا فَیَقُوْلُ نَعَمْ اَیْ رَبِّ حَتّٰی قَرَّرَہٗ بِذُنُوْبِہٖ وَرَاٰی فِیْ نَفْسِہٖ اَنَّہٗ قَدْ ھَلَکَ قَالَ سَتَرْتُھَا عَلَیْکَ فِی الدُّنْیَا وَاَنَا

اَغْفِرُهَا لَکَ الْیَوْمَ فَیُعْطٰی کِتَابَ حَسَنَاتِہٖ وَاَمَّا الْکُفَّارُ وَالْمُنَافِقُوْنَ فَیُنَادٰی بِہِمْ عَلٰی رُؤُسِ الْخَلَائِقِ ھٰؤُلَآءِ الَّذِیْنَ کَذَبُوْا عَلٰی رَبِّہِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰہِ عَلَی الظَّالِمِیْنَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مومن کو اللہ جل شانہ اپنا قرب عطا کرے گا اور اس پر اپنا پردہ ڈال کر اسے پوشیدہ کرے گا اور حکم فرمائے گا کیا تجھے فلاں گناہ یاد ہے؟ کیا تجھے فلاں گناہ یاد ہے؟ وہ عرض گزار ہوگا اے پروردگار! ہاں' حتیٰ کہ اپنے تمام گناہوں کا اقرار کرے گا اور اپنے دل میں تصور کرے گا کہ میں ہلاک ہوگیا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے دنیا میں تجھ سے چشم پوشی برتی اور آج تیرے گناہوں کو بخش دیتا ہوں لہٰذا اسے نیکیوں کی کتاب عطا کی جائے گی حالانکہ کافروں اور منافقین کے بارے میں تمام مخلوقات کے سامنے منادی کی جائے گی کہ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ باندھا۔ پس جان رکھو کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔

(مشکوٰۃ جلد سوم کتاب الفتن باب حساب ۵۳۱۵ بحوالہ بخاری ومسلم)

عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّہَا ذَکَرَتِ النَّارَ فَبَکَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یُبْکِیْکِ قَالَتْ ذَکَرْتُ النَّارَ فَبَکَیْتُ فَھَلْ تَذْکُرُوْنَ اَھْلِیْکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَّا فِیْ ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا یَذْکُرُوْا اَحَدٌ اَحَدًا عِنْدَ الْمِیْزَانِ حَتّٰی یَعْلَمَ اَیَخِفُّ مِیْزَانُہٗ اَوْ یَثْقُلُ وَعِنْدَ الْکِتَابِ حِیْنَ یُقَالُ ھَاؤُمُ اقْرَؤُوْا کِتَابِیَہْ حَتّٰی یُعْلَمَ اَیْنَ یَقَعُ کِتَابُہٗ اَفِیْ یَمِیْنِہٖ اَمْ فِیْ شِمَالِہٖ اَمْ مِنْ وَرَآءِ ظَھْرِہٖ عِنْدَ الصِّرَاطِ اِذَا وُضِعَ بَیْنَ ظَھْرَیْ جَھَنَّمَ۔

حسن سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آگ کا

بیان کیا اور رونے لگیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کس وجہ سے روتی ہو؟ آپ کی خدمت میں عرض کرنے لگیں میں نے دوزخ کا بیان کیا۔ پس رونا آ گیا۔ (پھر عرض کیا) کیا آپ اپنے اہل و عیال کو روز قیامت یاد رکھیں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین جگہیں ایسی ہیں جہاں پر کوئی کسی کو یاد نہ کرے گا۔ (i) میزان کے قریب حتیٰ کہ یہ معلوم ہو جائے کہ اس کی نیکیاں ہلکی ہیں یا بھاری (ii) نامہ اعمال کی پیشی کے وقت جب کہا جائے گا کہ اپنا اعمال نامہ پڑھو جب تک کہ معلوم نہ ہو جائے کہ وہ کس سمت سے ملے گا دائیں ہاتھ میں، یا بائیں ہاتھ میں یا پیٹھ کے پیچھے سے (iii) پل صراط کے قریب جب کہ پل صراط دوزخ کی پشت پر رکھا جائے گا۔ (ابو داؤد جلد سوم کتاب اتباع سنت باب ذکر میزان ۱۳۲۸)

عَنْ عَمْرٍ وَاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطَبَ یَوْمًا فَقَالَ فِیْ خُطْبَتِہٖ اَلَا اِنَّ الدُّنْیَا عَرَضٌ حَاضِرٌ یَّاْکُلُ مِنْہُ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ اَلَا وَاِنَّ الْاٰخِرَۃَ اَجَلٌ صَادِقٌ وَّیَقْضِیْ فِیْھَا مَلِکٌ قَادِرٌ اَلَا وَاِنَّ الْخَیْرَ کُلَّہٗ بِحَذَافِیْرِہٖ فِی الْجَنَّۃِ اَلَا وَاِنَّ الشَّرَّ کُلَّہٗ بِحَذَافِیْرِہٖ فِی النَّارِ اَلَا فَاعْلَمُوْا وَاَنْتُمْ مِّنَ اللّٰہِ عَلٰی حَذَرٍ وَّاعْلَمُوْا اَنَّکُمْ مُعْرُوْضُوْنَ عَلٰی اَعْمَالِکُمْ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ ـ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ دیا اور اپنے خطبہ میں فرمایا خبردار دنیا حاضر و موجود مال ہے جس میں سے صالح و بد کھاتے ہیں اور آخرت صادق وعدہ ہے جس میں صاحب قدرت حقیقی بادشاہ فیصلہ فرمائے گا خبردار نیکی و بھلائی اپنی تمام ضروریات سمیت بہشت میں ہے اور خبردار تمہاری بھلائی خوف الٰہی میں ہے۔ خبردار تم اپنے اعمال کے

سامنے حاضر کیئے جاؤ گے تو جس نے ذرا سی بھی نیکی کمائی ہو گی اسے پا لے گا اور جس نے معمولی سی برائی کمائی ہو گی اس کا مشاہدہ کرے گا۔

(مشکوٰۃ جلد دوم کتاب الرقاق ۴۹۸۶)

۹۷ - قیامت کے دن کا ترازو

میزان ترازو کو کہتے ہیں قیامت کے دن اس ترازو کے ذریعے اچھے اور برے اعمال کا وزن کیا جائے گا جس شخص کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگا وہ کامیاب و کامران ہو کر جنت میں جائے گا جس کا برائیوں والا پلڑا وزنی ہو گا اگر اللہ نے اسے معاف نہ کیا تو اسے سزا ملے گی۔ اعمال کے تولنے کے لئے قیامت میں جو میزان قائم کی جائے گی اس کے بارے میں اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے ہر مسلمان کے لئے میزان کو حق جاننا ضروری ہے۔

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ۨ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ٥ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ٥ (پ ۸ اعراف ۸-۹)

اور اس دن اعمال کا وزن ہونا برحق ہے پس جن کے اعمال کا وزن بھاری ہو گا تو وہ فلاح پانے والے ہوں گے اور جن کے وزن کے پلڑے ہلکے ہوں گے تو وہی لوگ ہیں جنہوں نے خود کو خسارے میں ڈالا کیونکہ وہ ہماری آیتوں کے ساتھ ظلم کرتے تھے۔

وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ۚ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ۚ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ٥

(پ ۱۷ انبیاء ۴۷)

اور ہم قیامت کے دن میزان عدل رکھیں گے تو کسی شخص کی بھی حق تلفی نہ کی جائے گی اور اگر ایک رائی کے دانے کے برابر بھی کسی کا عمل ہوگا تو ہم اسے لے آئیں گے اور ہم حساب لینے کے لئے کافی ہیں۔

فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ٥ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِیْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ٥

(پ ۱۸ مومنون ۱۰۲-۱۰۳)

پس جن کے اعمال کا پلہ وزنی ہوگا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہوں گے اور جن کے اعمال کا پلہ ہلکا ہوگا تو یہی لوگ ہوں گے جنہوں نے خود اپنی جانوں پر خسارہ اٹھایا وہ جہنم میں جائیں گے وہاں ہمیشہ رہیں گے۔

اَللّٰهُ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِیْزَانَ وَمَا یُدْرِیْکَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِیْبٌ٥ (پ ۲۵ شوریٰ ۱۷)

اللہ وہ ہے جس نے کتاب کو حق کے ساتھ نازل کیا ہے اور میزان کو بھی اتارا ہے اور اس بات کا ادراک نہیں ہے شاید کہ قیامت کا آ جانا قریب ہو۔

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ٥ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ٥ فَاُمُّهٗ هَاوِیَةٌ٥ وَمَا اَدْرٰکَ مَاهِیَهْ٥ نَارٌ حَامِیَةٌ٥

(پ ۳۰ قارعہ ۶-۱۱)

پس جس کی میزان کے پلڑے بھاری ہوں گے، پس وہ من پسند عیش میں ہوگا، اور جس کی میزان کے پلڑے ہلکے ہوں گے، تو اس کی جائے قرار ہاویہ ہوگی، اور آپ کو کیا معلوم کہ ہاویہ کیا ہے، ہاویہ شعلے مارتی ہوئی آگ ہے۔

قیامت کے روز نیکیاں اور بدیاں تولے جانے کے بارے میں احادیث حسب ذیل ہیں۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ نَاسًا قَالُوْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ذَھَبَ اَھْلُ الدُّثُوْرِ بِالْاُجُوْرِ یُصَلُّوْنَ کَمَا نُصَلِّیْ وَیَصُوْمُوْنَ کَمَا نَصُوْمُ وَیَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْلِ اَمْوَالِھِمْ قَالَ اَوَلَیْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لَکُمْ مَا تَّصَدَّقُوْنَ بِہٖ اِنَّ بِکُلِّ تَسْبِیْحَۃٍ صَدَقَۃً وَکُلِّ تَکْبِیْرَۃٍ صَدَقَۃً وَکُلِّ تَحْمِیْدَۃٍ صَدَقَۃً وَکُلِّ تَھْلِیْلَۃٍ صَدَقَۃً وَّاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَۃً وَّنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَۃً وَفِیْ بُضْعِ اَحَدِکُمْ صَدَقَۃً قَالُوْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیَاتِیْ اَحَدُنَا شَھْوَتَہٗ وَیَکُوْنُ لَہٗ فِیْھَا اَجْرٌ؟ قَالَ اَرَاَیْتُمْ لَوْ وَضَعَھَا فِیْ حَرَامٍ اَکَانَ عَلَیْہِ وِزْرٌ؟ فَکَذٰلِکَ اِذَا وَضَعَھَا فِی الْحَلَالِ کَانَ لَہٗ اَجْرٌ۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے بعض صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اہل دولت ثواب حاصل کر گئے۔ وہ ہماری مثل نماز ادا کرتے ہیں ہماری مثل روزے رکھتے ہیں اور اپنا اضافی مال صدقہ کرتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے وہ چیز عطا نہیں کی جسے تم صدقہ کرو (وہ یہ کہ) سبحان اللہ کا ورد کرنا' (اللہ اکبر) اور لا الٰہ الا اللہ کا ورد کرنا صدقہ ہے نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا بھی صدقہ ہے' بیوی سے ہم بستر ہونا بھی صدقہ ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم میں سے کوئی شہوت کو پورا کرے تو اسے ثواب عطا ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا بتاؤ' جب کوئی حرام شرم گاہ پر جائے تو اسے گناہ ہوتا ہے تو اسی طرح حلال شرم گاہ میں جماع کرنے والا اجر کا مستحق ہے۔ (ریاض الصالحین بحوالہ مسلم)

عَنْ عَآئِشَۃَ اَنَّھَا ذَکَرَتِ النَّارَ فَبَکَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یُبْکِیْکِ قَالَتْ ذَکَرْتُ النَّارَ فَبَکَیْتُ فَھَلْ تَذْکُرُوْنَ اَھْلِیْکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ اَمَّا فِیْ ثَلٰثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا یَذْکُرُ اَحَدٌ اَحَدًا عِنْدَ الْمِیْزَانِ حَتّٰی یَعْلَمَ اَیَخِفُّ مِیْزَانُهٗ اَمْ یَثْقُلُ وَعِنْدَ الْکِتَابِ حِیْنَ یُقَالُ هَاءُ مُ اقْرَءُ وْا کِتَابِیَهْ حَتّٰی یَعْلَمَ اَیْنَ یَقَعُ کِتَابُهٗ اَفِیْ یَمِیْنِهٖ اَمْ فِیْ شِمَالِهٖ اَمْ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِهٖ وَعِنْدَ الصِّرَاطِ اِذَا وُضِعَ بَیْنَ ظَهْرَیْ جَهَنَّمَ ـ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دوزخ کا ذکر کیا اور رونے لگیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تجھے کس بات نے رونے پر مجبور کیا ہے عرض کرنے لگیں میں نے دوزخ کا تذکرہ کیا تو رونا آ گیا پھر عرض گزار ہوئیں کیا آپ قیامت کے روز اپنے اہل خانہ کو یاد فرمائیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین جگہوں پر کوئی کسی کو یاد نہ کرے گا ترازو پر جب تک معلوم نہ کر لے کہ تول کم رہی یا زیادہ۔ (ii) نامہ اعمال کے وقت جب حکم دیا جائے گا کہ آؤ میری کتاب کا مطالعہ کرو۔ پھر جب تک کہ یہ معلوم نہ کر لے کہ اس کی کتاب کہاں سے ملی ہے دائیں ہاتھ میں یا بائیں میں یا پشت کے پیچھے سے (iii) پل صراط کے وقت جب اسے دوزخ کی پشت پر ڈال دیا جائے گا۔

(ابو داؤد جلد سوم کتاب اتباع سنت ذکر میزان ۱۳۲۸)

عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَعَدَ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِیْ مَمْلُوْکِیْنَ یُکَذِّبُوْنَنِیْ وَیَخُوْنُوْنَنِیْ وَیَعْصُوْنَنِیْ وَاَشْتِمُهُمْ وَاَضْرِبُهُمْ فَکَیْفَ اَنَا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ یُحْسَبُ مَا خَانُوْکَ وَعَصَوْکَ وَکَذَّبُوْکَ وَعِقَابُکَ اِیَّاهُمْ فَاِنْ کَانَ عِقَابُکَ اِیَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوْبِهِمْ کَانَ کَفَافًا لَا لَکَ وَلَا عَلَیْکَ وَاِنْ کَانَ عِقَابُکَ اِیَّاهُمْ دُوْنَ ذَنْبِهِمْ کَانَ فَضْلًا لَّکَ

وَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوْبِهِمْ اُقْتُصَّ لَهُمْ مِنْكَ الْفَضْلُ فَتَنَحَّى الرَّجُلُ وَجَعَلَ يَهْتِفُ وَيَبْكِيْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تَقْرَاءُ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى نَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَابِهَا وَكَفٰى بِنَا حَاسِبِيْنَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَجِدُلِیْ وَلِهٰؤُلَاءِ شَيْئًا خَيْرًا مِّنْ مُفَارَقَتِهِمْ اُشْهِدُكَ اَنَّهُمْ كُلُّهُمْ اَحْرَارٌ"۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص آ کر بیٹھ گیا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے دو غلام ہیں جو مجھ سے جھوٹ بولتے اور خیانت کرتے ہیں اور میری حکم عدولی کرتے ہیں میں انہیں گالیاں دیتا اور سزا دیتا ہوں۔ ان کے ساتھ میرے اس معاملے کا کیا حال ہو گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قیامت کا دن آئے گا تو اس سے حساب اس بات کا لیا جائے گا جو اس نے تمہارے ساتھ خیانت اور نافرمانی کی اور تم سے دغا کیا اور تمہاری سزا کا بھی حساب لیا جائے گا اگر تمہاری سزا اس کی غلطیوں جتنی ہوگی تو برابر ہو جائے گی نہ تمہیں اجر ملے گا اور نہ عذاب اگر تمہارا سزا دینا اس کے گناہوں سے کم رہا تو بقیہ حصے کا تمہیں حق دیا جائے گا اور اگر تمہارا سزا دینا اس کے گناہوں سے زیادہ ہو گیا تو اضافی سزا کا تجھ سے بدلہ لیا جائے گا۔ وہ شخص ایک جانب ہو کر رونے چلانے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ارشاد فرمایا کیا تم اس ارشاد باری تعالیٰ کو نہیں پڑھتے ہو۔" پس ہم قیامت کے دن انصاف کے ترازو کو بلند کریں گے اور کسی نفس پر ظلم نہ ہو گا اور اگر کسی نے رائی کے دانے کے مساوی بھی عمل کیا ہو گا تو

اس کے لئے حاضر ہوگا اور ہم حساب لینے والے کافی ہیں۔ (۲۱:۴۱) وہ شخص عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ان دونوں کو فارغ کر دینے سے زیادہ کسی اور شے میں بہتری معلوم نہیں ہوتی۔ میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ وہ سب آزاد ہیں۔ (مشکوٰۃ جلد سوم باب حساب حدیث ۵۳۲۴ بحوالہ ترمذی)

عَنْ اَبَاھُرَیْرَۃَ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ قَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللہِ اقْضِ لِیْ بِکِتَابِ اللہِ فَقَامَ خَصْمُہٗ فَقَالَ صَدَقَ یَا رَسُوْلَ اللہِ اقْضِ لَہٗ بِکِتَابِ اللہِ وَائْذَنْ لِیْ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْ فَقَالَ اِنَّ ابْنِیْ کَانَ عَسِیْفًا عَلٰی ھٰذَا وَالْعَسِیْفُ الْاَجِیْرُ فَزَنٰی بِاِمْرَاَتِہٖ فَاَخْبَرُوْنِیْ اَنَّ عَلٰی ابْنِی الرَّجْمَ فَافْتَدَیْتُ مِنْہُ بِمِائَۃٍ مِنَ الْغَنَمِ وَوَلِیْدَۃٍ ثُمَّ سَاَلْتُ اَھْلَ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِیْ اَنَّ عَلٰی اِمْرَاَتِہِ الرَّجْمَ وَاِنَّمَا عَلٰی ابْنِیْ جَلْدُ مِائَۃٍ وَّتَغْرِیْبُ عَامٍ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَاَقْضِیَنَّ بَیْنَکُمَا بِکِتَابِ اللہِ اَمَّا الْوَلِیْدَۃُ وَالْغَنَمُ فَرُدُّوْھَا وَاَمَّا ابْنُکَ فَعَلَیْہِ جَلْدُ مِائَۃٍ وَتَغْرِیْبُ عَامٍ وَاَمَّا اَنْتَ یَا اُنَیْسُ لِرَجُلٍ مِّنْ اَسْلَمَ فَاغْدُ عَلٰی اُمْرَأَۃِ ھٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْھَا فَغَدَا عَلَیْھَا اُنَیْسٌ فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَھَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک اعرابی نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے متعلق فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق فرما دیجئے۔ پھر اس کا مخالف عرض گزار ہوا۔ اس نے سچ بات کہی' اس کا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق فرما دیں اور مجھے عرض کرنے کی اجازت عطا فرما چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے

فرمایا کہ کہو اس نے عرض کیا کہ میرا بیٹا اس کے پاس مزدوری کرتا تھا۔ اس نے اس کی بیوی کے ساتھ بدفعلی کی۔ مجھے یہ بات بتائی گئی کہ تیرا بیٹا سنگسار کیا جائے میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی اس کے فدیے میں دے دی۔ اس کے بعد میں نے صاحب علم سے دریافت کیا تو انہوں نے مجھے کہا کہ عورت کو سنگسار کیا جائے گا اور تیرے بیٹے کو سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک برس کیلئے جلا وطن کیا جائے گا۔ آپ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کی رو سے ہی فیصلہ فرماؤں گا۔ لونڈی اور بکریاں تمہیں واپس کر دی جائیں گی اور تمہارے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک برس تک جلا وطن کیا جائے گا اے انیس یہ قبیلہ مسلم کے ایک شخص ہے۔ تم صبح اس عورت کے پاس جانا اگر وہ اعتراف کرے تو اسے سنگسار کر دینا چنانچہ اگلے دن حضرت انیس اس عورت کے پاس گئے اس نے اعتراف کیا تو اسے سنگسار کر دیا گیا۔ (بخاری جلد سوم کتاب اخبار الاماد حدیث ۲۱۲۲)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَلِمَتَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کو دو کلمے بہت محبوب زبان پر آسان اور میزان پر وزنی ہیں وہ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے اللہ تعالیٰ پاک ہے بہت عظمت والا ہے۔ (بخاری جلد سوم کتاب التوحید ۲۴۰۸)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَدُاللّٰهِ مَلْاٰی لَا یَغِیْضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّآءُ اللَّیْلَ وَالنَّهَارَ وَقَالَ اَرَاَیْتُمْ مَا اَنْفَقَ

مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَغِضْ مَا فِيْ يَدِهٖ وَقَالَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ وَبِيَدِهِ الْاُخْرٰى الْمِيْزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا دست قدرت بھرا پڑا ہے اور رات دن کا خرچ بھی اس میں کمی نہیں کرتا اور آپ نے فرمایا کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب سے آسمانوں اور زمین کی تخلیق کی ہے اس وقت سے اتنا خرچ کیا ہے مگر جو اس کے دست قدرت میں موجود ہے اس میں ذرا کمی واقع نہیں ہوئی۔ نیز فرمایا کہ اس کا عرش پانی پر تھا دوسرے دست قدرت میں میزان تھی جسے وہ بلند و نیچے کرتا تھا۔

(بخاری جلد سوم کتاب التوحید حدیث ۲۲۶۴)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِيْ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا اَظَلَمَكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُوْنَ فَيَقُوْلُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ اَفَلَكَ عُذْرٌ قَالَ لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ بَلٰى اِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً وَاِنَّهٗ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَتُخْرَجُ بِطَاقَةٌ فِيْهَا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَيَقُوْلُ اُحْضُرْ وَزْنَكَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ فَيَقُوْلُ اِنَّكَ لَا تُظْلَمُ قَالَ فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِيْ كَفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِيْ كَفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ فَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَيْئٌ.

حضرت عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن میری امت کے ایک شخص کو پوری مخلوق کے سامنے اپنے حضور بلائے گا۔ پس اس کے سامنے ننانوے دفتر رکھے جائیں گے حالانکہ ہر دفتر نگاہ تک ہوگا۔ پھر اس سے دریافت فرمائے گا کیا تو ان میں سے کسی بات سے منکر ہوتا ہے؟ کیا میرے معمور شدہ تحریر کرنے والوں نے تجھ پر زیادتی کی ہے؟ عرض کرے گا اے پروردگار! نہیں اللہ فرمائے گا تیری کیا معذرت ہے عرض گزار ہوگا اے پروردگار! کوئی نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیوں نہیں تیری ہمارے پاس ایک نیکی موجود ہے اور آج کسی پر ظلم نہ ہوگا۔ پس ایک رقعہ نکالا جائے گا جس میں اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تحریر ہوگا حکم ہوگا کہ ترازو پر حاضر ہو جاؤ۔ عرض کرے گا اے پروردگار اتنے دفتروں کے سامنے یہ رقعہ کیا ہے۔ اسے حکم دیا جائے گا تجھ پر ظلم نہیں ہوگا پس اعمال نامہ کے دفتر کم ہو جائیں گے اور چٹھی وزنی ہو جائے گی کیونکہ اللہ کے نام سے بھاری کوئی چیز نہیں ہے۔

(مشکوٰۃ جلد سوم باب حساب بحوالہ ترمذی و ابن ماجہ ۵۳۲۲)



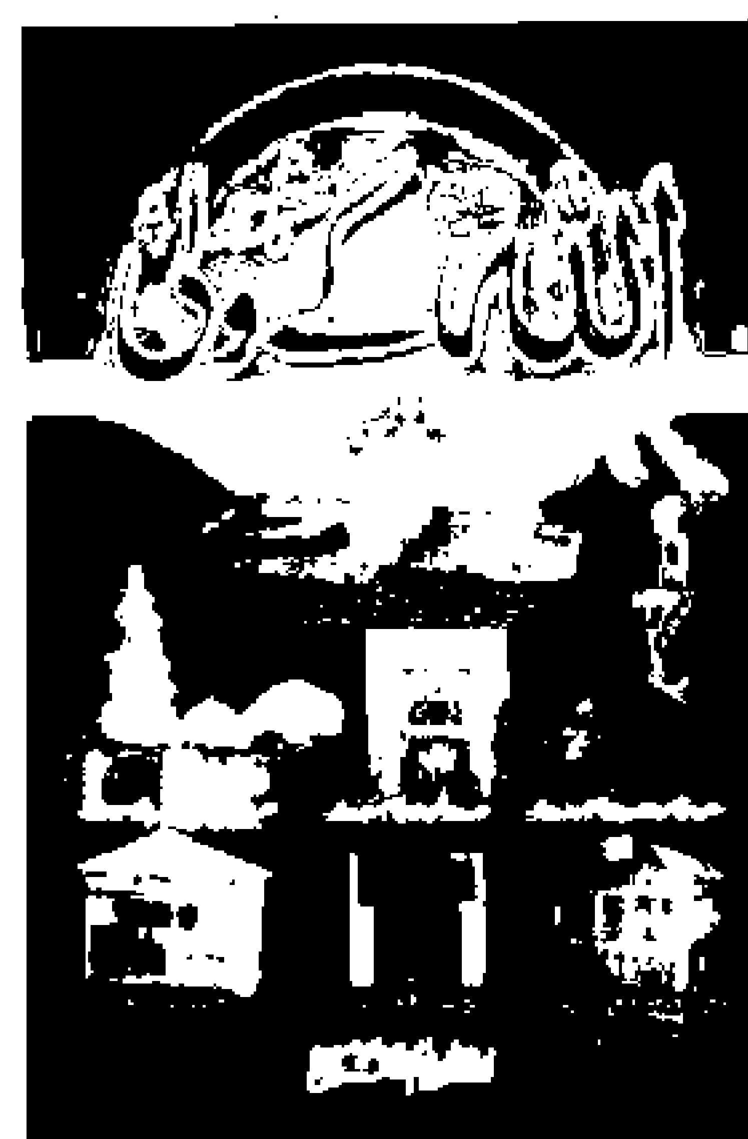




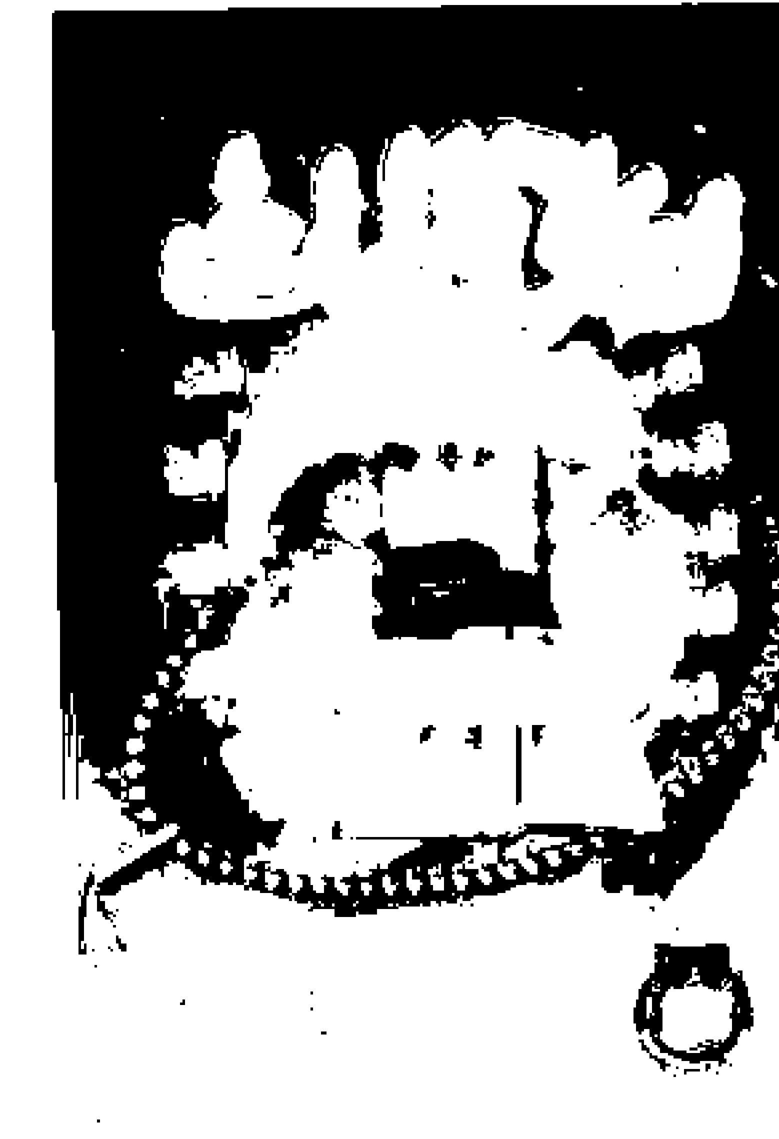


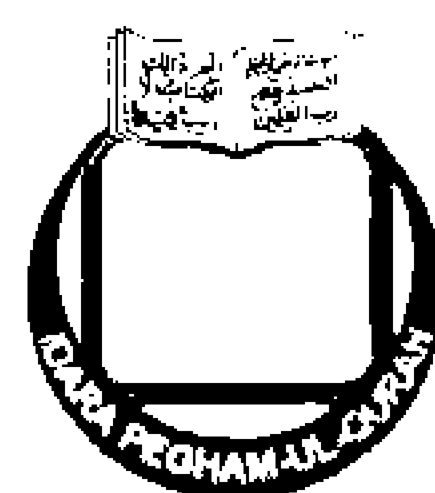












ادارہ پیغام القرآن